روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:13
طلوع آفتاب	06:26
زوال آفتاب	12:32
غروب آفتاب	06:37

آج کی حدیث

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور کدّو گوشت کا شوربہ پیش کیا، میں نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالہ کے سب جانبوں سے کدّو کے ٹکڑے تلاش فرما کر نوش فرمارہے تھے، اس وقت سے مجھے بھی کدّو مرغوب ہوگیا۔ (ترمذی)

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 261, Sunday- 20 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ⊛ شمارہ نمبر ۲۶۱ ⊛ اتوار، ۲۰ر ستمبر ۲۰۲۶ء، ۸ر ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ ⊛ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

ممبئی ایئرپورٹ کے قریب مسجد پر تنازع

ایم ایم آر ڈی اے نے کہا اجازت نہیں لی گئی، ہٹانے کی ہدایت

ممبئی: چھترپتی شیواجی مہاراج انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ٹرمینل-2 کے قریب مسجد نما تعمیر کو لے کر تنازع کھڑا ہوگیا ہے۔ ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ایم آر ڈی اے) نے 8 ستمبر کو جاری خط میں کہا کہ اس تعمیر کے لیے اس کی جانب سے کوئی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ اتھارٹی نے ایئرپورٹ آپریٹر MIAL کو قانونی طریقہ کار کے تحت اس ڈھانچے کو ہٹانے کے لیے ضروری کارروائی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ یہ معاملہ بی جے پی رہنما کریٹ سومیا کی شکایت کے بعد سامنے آیا۔ سومیا نے 3 ستمبر کو موقع کا دورہ کیا تھا اور تعمیر کو مبینہ طور پر غیر مجاز قرار دیتے ہوئے ذمہ دار افراد کے خلاف ایف آئی آر کا مطالبہ بھی کیا۔ ایم ایم آر ڈی اے کے مطابق ایئرپورٹ کے اس نوٹیفائیڈ علاقے کے ترقیاتی منصوبے میں عوامی عبادت گاہ کے لیے کوئی پلاٹ مختص نہیں ہے۔ تاہم، حکام نے واضح کیا ہے کہ کسی بھی کارروائی میں مقررہ قانونی اور انتظامی طریقہ کار پر عمل کرنا ہوگا۔ مارچ 2026 میں بمبئی ہائی کورٹ نے ایئرپورٹ کے قریب نماز کے لیے عارضی جگہ مختص کرنے کی درخواست بھی سکیورٹی خدشات کی بنیاد پر مسترد کردی تھی۔ عدالت کے سامنے پیش رپورٹ میں سات مقامات کا جائزہ لینے کے بعد انہیں سکیورٹی، بھیڑ اور ایئرپورٹ ڈیولپمنٹ پلان کے باعث ناموزوں قرار دیا گیا تھا۔ بی جے پی کے رہنما اور سابق رکن پارلیمنٹ کرٹ سومیا کی مہم کے بعد چھترپتی شیواجی مہاراج انٹرنیشنل ایئرپورٹ (سی ایس ایم آئی اے) کے ٹرمینل 2 سے ملحقہ مسجد کے پانی کا کنکشن منقطع کرنے کی ہدایت جاری کردی ہے۔ یہ نوٹس ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ایم ایم آر ڈی اے) کی جانب سے اس مسجد کو غیر قانونی مذہبی ڈھانچہ قرار دینے اور ایئرپورٹ حکام کو اسے ہٹانے کا کہنے کے چند دن بعد سامنے آیا ہے۔ بی ایم سی کی جانب سے ایئرپورٹ کے ایگزیکٹو انجینئر کو جاری کردہ نوٹس میں کہا گیا ہے کہ متعلقہ حکام یا تو بلدیاتی ادارے کو مسجد کے واٹر کنکشن کی منظوری کے کاغذات پیش کریں یا سات دن کے اندر پانی کی فراہمی منقطع کردیں۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں ممبئی میونسپل کارپوریشن ایکٹ کے تحت مزید کارروائی کی تنبیہ کی گئی ہے۔ یہ سارا تنازعہ اس وقت شروع ہوا جب بی جے پی رہنما کرت سومیا نے 8 ستمبر کو ایک شکایت درج کروائی تھی جس میں ایئرپورٹ کے بین الاقوامی ٹرمینل کے ٹیکسی اسٹینڈ کے قریب واقع اس مسجد کو ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ یہ مسجد ایئرپورٹ کی زمین پر بغیر کسی ضروری اجازت کے چلائی جارہی ہے۔ سومیا کا الزام ہے کہ ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ لمیٹڈ (ایم آئی اے ایل) کے کارگو ڈویژن کے ایک ایسوسی ایٹ آفیسر محمد سرور اور ایک دیگر اہلکار این آر سری نواسن اس غیر قانونی زمین پر قبضے اور تعمیر میں ملوث ہیں۔ انہوں نے اس واقعے کو 'جعلی زمین پر قبضہ' اور 'غیر قانونی تعمیر' قرار دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ یہ کارروائی مبینہ طور پر 'لینڈ جہاد مافیا' کی طرف سے کی گئی ہے۔ اس معاملے میں انہوں نے جمعہ کے روز سہار پولیس اسٹیشن میں بھی ایک شکایت درج کروانے کی کوشش کی تھی۔ ادھر ایم ایم آر ڈی اے نے بھی اس بات کی ذمہ داری ایم آئی اے ایل پر عائد کی ہے جو ایئرپورٹ چلاتی ہے، اور کہا ہے کہ ایئرپورٹ کے علاقے کے لیے عبوری ترقیاتی پلان (آئی ڈی پی) میں کسی عبادت گاہ کی گنجائش نہیں ہے۔ واضح رہے کہ کرت سومیا کی جانب سے مسلم اداروں کو نشانہ بنانے کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے؛ اس سے قبل جولائی میں انہوں نے گوونڈی کے ایک اسکول کے خلاف بھی ایسی ہی مہم چلائی تھی جسے عدالت نے بعد میں جزوی انہدام سے روکا تھا۔ اس کے علاوہ وہ ماضی میں اسکول جہاد، ووٹ جہاد اور 2026 میں مبینہ غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف بھی جارحانہ مہمات چلاتے رہے ہیں۔ ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ٹرمینل 2 (T2) کے پاس واقع ایک مسجد پر حالیہ دنوں میں شدید تنازع کھڑا ہوگیا ہے۔ یہ معاملہ ستمبر 2026 میں اس وقت سامنے آیا جب بی جے پی کے رہنما اور سابق رکن پارلیمنٹ کیریٹ سومیا نے ایئرپورٹ کے ٹیکسی اسٹینڈ کے قریب بنی اس مسجد کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اسے ہٹانے کا مطالبہ کیا۔

ایران نے اسرائیل کی خفیہ ایجنسی 'موساد' تک حساس معلومات فراہم کرنے کے جرم میں اپنے شہری حسین پدران کو سزائے موت دے دی

ایرانی عدلیہ کا کہنا ہے کہ "حسین پدران نے صوبہ اصفہان میں موجود حساس فوجی ٹھکانوں سے متعلق خفیہ معلومات غیر ملکی خفیہ ایجنسیوں کو بھیجی تھیں،

جن میں امریکہ اور اسرائیل کی خفیہ ایجنسیاں شامل تھیں۔" ایران نے اسرائیل کو حساس فوجی معلومات فراہم کرنے کے جرم میں اپنے ایک شہری کو پھانسی دے دی ہے۔ ایرانی عدلیہ کی ویب سائٹ کے مطابق حسین پدران پر جاسوسی اور اسرائیل کے حق میں خفیہ معلومات فراہم کرنے کے الزام تھے۔ الزام ہے کہ اس نے صوبہ اصفہان میں موجود حساس فوجی ٹھکانوں سے متعلق معلومات اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد تک پہنچائی تھی۔ عدلیہ نے بتایا کہ حسین پدران کو گرفتار کیا گیا تھا، جس کے بعد اس کے خلاف قانونی کارروائی ہوئی۔ معاملے میں عدالت نے اسے قصوروار ٹھہرایا۔ نچلی عدالت کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج دیا گیا۔ سپریم کورٹ نے نچلی عدالت کے فیصلے کو برقرار رکھا، جس کے بعد اسے پھانسی دے دی گئی۔ ایرانی عدلیہ کا کہنا ہے کہ حسین پدران نے صوبہ اصفہان میں موجود حساس فوجی ٹھکانوں سے متعلق خفیہ معلومات غیر ملکی خفیہ ایجنسیوں کو بھیجی تھیں، جن میں امریکہ اور اسرائیل کی خفیہ ایجنسیاں شامل تھیں۔ ایرانی افسران کا دعویٰ ہے کہ اس نے اس معلومات کے بدلے مالی فائدہ بھی حاصل کیا۔ عدلیہ نے کہا کہ پوچھ گچھ کے دوران پدران نے خود بھی اس عمل میں مالی فائدہ ملنے کی بات قبول کی تھی۔ حالانکہ یہ تمام دعوے ایرانی عدلیہ کی جانب سے کیے گئے ہیں۔ ایرانی عدلیہ کے مطابق 12 دن تک جاری رہنے والی جنگ کے دوران ملک کے کئی حساس فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ ایران کا الزام ہے کہ ان حملوں میں کچھ مقامی لوگوں یا کرایے کے لوگوں نے بھی مدد کی تھی۔ ایرانی افسران نے بتایا کہ تحقیقات کے دوران ایسے لوگوں کا کردار سامنے آیا جو حساس معلومات غیر ملکی ایجنسیوں تک پہنچا رہے تھے۔ اسی تحقیقات میں حسین پدران کا نام بھی سامنے آیا۔ ایرانی عدلیہ کا کہنا ہے کہ حسین پدران نے حساس اور خفیہ معلومات اسرائیلی اور امریکی خفیہ اداروں کو بھیجی تھیں۔ اس پر خاص طور سے فوجی ٹھکانوں سے متعلق معلومات فراہم کرنے کا الزام عائد کیا گیا۔ معاملے میں جاسوسی اور غیر ملکی طاقت کے لیے خفیہ معلومات فراہم کرنے کے الزام عائد کیے گئے۔ قانونی عمل مکمل ہونے کے بعد سزا کی تصدیق ہوئی۔

مرکزی حکومت نے 14 نئے ججوں کی تقرری کو دی منظوری

دہلی ہائی کورٹ کے لیے 7 ناموں پر مہر

دہلی ہائی کورٹ میں 7 ججوں کی تقرری کی گئی۔ نودیتا اننل شرما اور نشا سہائے سکسینہ کو مستقل جج مقرر کیا، اور سنجے شرما، بھرت پراشر، ادیتی چودھری، دنیش بھٹ، ارون بھاردواج کو ایڈیشنل جج مقرر کیا گیا ہے۔ مرکزی حکومت نے ہفتہ کے روز مختلف ہائی کورٹ میں 14 ججوں کی تقرری کو منظوری دی ہے۔ مرکزی وزیر قانون و انصاف (آزادانہ چارج) ارجن رام میگھوال نے اس کی اطلاع دی۔ ارجن رام میگھوال نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ججوں کی فہرست جاری کرتے ہوئے لکھا کہ ہندوستانی آئین کے ذریعہ عطا کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اور ہندوستان کے چیف جسٹس سے مشورہ کے بعد صدر جمہوریہ عدالتی افسران کو ہائی کورٹس میں جج/ ایڈیشنل جج کے طور پر مقرر کرتی ہیں۔ دہلی ہائی کورٹ میں کل 7 ججوں کی تقرری کی گئی ہے۔ نودیتا اننل شرما اور نشا سہائے سکسینہ کو مستقل جج مقرر کیا گیا ہے۔ وہیں سنجے شرما، بھرت پراشر، ادیتی چودھری، دنیش بھٹ اور ارون بھاردواج کو ایڈیشنل جج مقرر کیا گیا ہے۔ ارون بھاردواج فی الحال دہلی ہائی کورٹ کے رجسٹرار جنرل ہیں۔ اس سے قبل 10 ستمبر کو سپریم کورٹ کالجیم نے دہلی ہائی کورٹ کے ججوں کے لیے 8 عدالتی افسران کے ناموں کی سفارش بھیجی تھی۔ حالانکہ مرکزی حکومت نے ان میں سے صرف 7 ناموں کو منظوری دی ہے۔ دہلی ہائی کورٹ میں ججوں کی کل منظور شدہ تعداد 60 ہے۔ فی الحال وہاں 44 جج کام کر رہے ہیں، یعنی 16 عہدے خالی ہیں۔ جھارکھنڈ ہائی کورٹ میں 3 نئے جج مقرر کیے گئے ہیں، جن میں منوج پرساد، اکھل کمار اور رام شرما شامل ہیں۔ جھارکھنڈ ہائی کورٹ میں ججوں کی منظور شدہ تعداد 25 ہے۔ اب تک یہاں 13 جج کام کررہے تھے اور 12 عہدے خالی تھے۔ نئی تقرریوں کے بعد ہائی کورٹ میں کام کرنے والے ججوں کی تعداد بڑھ کر 16 ہوجائے گی۔ حکومت نے ہفتے کے روز نیش پال بورنی کی جموں و کشمیر اینڈ لداخ ہائی کورٹ کے جج کے طور پر تقرری کا اعلان کیا۔ سپریم کورٹ کالجیم نے 10 ستمبر کو ہونے والے اجلاس میں ہائی کورٹ کے جج کے طور پر ان کی تقرری کے لیے ان کے نام کی سفارش کی تھی۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت نے کرناٹک ہائی کورٹ میں 3 عدالتی افسران کو ایڈیشنل جج کے طور پر مقرر کرنے کی منظوری دی۔ جن 3 عدالتی افسران کو ترقی دی گئی ہے۔

شمالی کوریا نے 'آئی اے ای اے' کی قرارداد مسترد کی، جوہری طاقت برقرار رکھنے کا عزم

شمالی کوریا نے کہا کہ وہ بیرونی چیلنجز اور خطرات کو روکنے کے لیے اپنی فوجی صلاحیت کے ذریعے ملک کی خود مختاری اور مفادات کا دفاع کرتا رہے گا۔

شمالی کوریا نے اپنے جوہری پروگرام کے خلاف 'بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی' (آئی اے ای اے) کی حالیہ قرارداد کو مسترد کردیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اپنی جوہری صلاحیت برقرار رکھنے اور اس کی قابل اعتماد حیثیت یقینی بنانے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ شمالی کوریا کے لیڈر کم جونگ ان کی بہن اور سینئر آفیسر کم یو جونگ نے امریکہ اور دیگر ممالک سے مبینہ جوہری خطرے کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بیان دیا۔ آئی اے ای اے نے جمعرات کے روز ویانا میں اپنی 70 ویں جنرل کانفرنس کے دوران ایک قرارداد منظور کی تھی۔ اس میں دہرایا گیا کہ جوہری عدم پھیلاؤ کے معاہدے (این پی ٹی) کے تحت شمالی کوریا کو جوہری ہتھیار رکھنے والے ملک کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ ایجنسی نے پیونگ یانگ سے جوہری سرگرمیاں فوری طور پر روکنے کا بھی مطالبہ کیا تھا۔ کم یو جونگ نے شمالی کوریا کے سرکاری میڈیا 'کے سی این اے' کے ذریعے جاری بیان میں کہا کہ آئی اے ای اے کی قرارداد پیونگ یانگ کے خلاف ہے۔ ایجنسی شمالی کوریا کی سلامتی کی صورتحال میں بیرونی جوہری خطرات کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے جوہری پروگرام پر سوال اٹھا رہی ہے۔ انہوں نے امریکہ کی جانب سے یورپ میں جوہری ہتھیاروں کی تعیناتی اور اشتراک، جنوبی کوریا اور جاپان کے ساتھ 'توسیع شدہ جوہری ڈیٹرنس سسٹم' اور جنوبی کوریا کو جوہری آبدوز کی ٹیکنالوجی فراہم کرنے کے منصوبوں کا حوالہ دیا۔ کم نے ان معاملات کو آئی اے ای اے کے مبینہ دوہرے معیار کی مثال قرار دیا۔ کم یو جونگ کے تبصرے کو 'کے سی این اے' کے حوالے سے 'یونہاپ' نیوز ایجنسی نے شائع کیا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ شمالی کوریا اپنی خودمختاری اور سلامتی کے حق کو امریکہ یا مغرب کی رواداری پر منحصر نہیں کرے گا۔ قومی سلامتی کے لیے یہ یقینی بنانا سب سے اہم ہے کہ کسی بھی صورتحال میں شمالی کوریا کی جوہری طاقت کی قابل اعتماد حیثیت پر کوئی سوال نہ اٹھے۔ شمالی کوریا کی وزارت خارجہ نے بھی آئی اے ای اے کی قرارداد پر تنقید کی۔ وزارت کے ترجمان نے کہا کہ جوہری ہتھیار رکھنے والے ملک کے طور پر شمالی کوریا کی حیثیت کو امریکہ، مغربی ممالک یا آئی اے ای اے کی منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔ وزارت کے مطابق یہ حیثیت اس کی حقیقی نیوکلیئر ڈیٹرنس اور ملک کے قانون میں درج دفعات سے یقینی بنتی ہے۔ شمالی کوریا نے کہا کہ وہ بیرونی چیلنجز اور خطرات کو روکنے کے لیے اپنی فوجی صلاحیت کے ذریعے ملک کی خودمختاری اور مفادات کا دفاع کرتا رہے گا۔

مختصر مگر اہم خبریں

بھارت کے آزاد تجارتی معاہدے نوجوانوں کیلئے روزگار کے نئے مواقع پیدا کر رہے ہیں: مودی

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتے کے روز کہا کہ بھارت کی جانب سے مختلف ممالک کے ساتھ کیے گئے آزاد تجارتی معاہدے نوجوانوں کے لیے کیریئر اور روزگار کے مواقع کے نئے دروازے کھول رہے ہیں۔ ایک روزگار میلے سے ورچوئل (آن لائن) خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ بھارت کے نوجوانوں کی صلاحیتوں اور ہنر نے پوری دنیا کا اعتماد جیتا ہے، اور دنیا کو بھارتی جدت کاروں، کاروباری افراد اور ملک کی نوجوان قوت سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ انہوں نے کہا، بھارت نے 40 آزاد تجارتی معاہدے کیے ہیں۔ یہ معاہدے ہمارے نوجوانوں کے لیے امکانات کے نئے دروازے کھول رہے ہیں۔ اس طرح کے تجارتی معاہدے ہمارے کاروباری افراد کے لیے نئی شراکت داری کی راہ ہموار کرتے ہیں، نئی منڈیوں تک رسائی کے راستے کھولتے ہیں اور ہمارے نوجوانوں کے لیے کیریئر کے نئے مواقع پیدا کرتے ہیں۔" اس تقریب میں وزیر اعظم نے نئے منتخب ہونے والے نوجوانوں میں 51 ہزار سے زائد تقرری نامے (اپائنٹمنٹ لیٹرز) ورچوئل طریقے سے تقسیم کیے؛ یہ نوجوان مختلف سرکاری محکموں اور اداروں میں خدمات کا آغاز کریں گے۔ حال ہی میں منعقدہ برکس سربراہی اجلاس کا حوالہ دیتے ہوئے مودی نے کہا کہ بھارت کی کوشش رہی ہے کہ برکس کے تحت تعاون صرف حکومتوں تک ہی محدود نہ رہے۔ انہوں نے کہا، "ہمارے کاروباری افراد، ہمارے کسان، ہماری خواتین اور ہمارے نوجوان ہی سب کو اس شراکت داری میں فعال حصہ دار بننا چاہیے۔" ملک کے اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ اس میں بھارت کی نوجوان قوت کی جھلک نظر آتی ہے اور اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم اب صرف بڑے شہروں تک محدود نہیں رہا بلکہ دیگر شہروں تک بھی پھیل چکا ہے۔

حملوں کے دوران ریاض میں چند گھنٹوں کے اندر دوسری وارننگ جاری

ریاض: سعودی عرب کے سول ڈیفنس نے ہفتے کی صبح، 19 ستمبر کو، ہنگامی حالات کے لیے 'قومی ابتدائی انتباہی پلیٹ فارم' کے ذریعے ریاض اور الخرج گورنریٹ میں ممکنہ خطرے کے پیش نظر دوسری وارننگ جاری کی۔ بعد ازاں ان علاقوں میں خطرہ ٹل گیا۔ اس تازہ ترین الرٹ سے قبل بھی اتھارٹی ریاض اور الخرج گورنریٹ کے لیے وارننگ جاری کرچکی تھی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ایک بیان میں، سول ڈیفنس نے رہائشیوں پر زور دیا کہ وہ حفاظتی ہدایات پر عمل کریں اور مجمع لگانے یا ویڈیو بنانے سے گریز کریں۔ اپنی حفاظت کے لیے، رہائشیوں کو پرسکون رہنے، سول ڈیفنس کی سرکاری ہدایات پر عمل کرنے اور محفوظ مقام پر منتقل ہونے کی ہدایت کی گئی۔ انہیں یہ بھی مشورہ دیا گیا کہ وہ مجمع لگانے اور ویڈیو بنانے سے گریز کریں۔ سول ڈیفنس نے کہا کہ ہنگامی صورتحال میں لوگ 998 پر کال کریں۔ فلائٹ ٹریکنگ کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوا کہ ریاض انٹرنیشنل ایئرپورٹ جانے والی پروازوں کا رخ موڑ دیا گیا یا انہیں روک دیا گیا؛ یہ اقدام بیلسٹک میزائلوں کی اس حالیہ لہر کے دوران کیا گیا جو مبینہ طور پر 'انصار اللہ' (حوثی گروپ) کی جانب سے سعودی دارالحکومت کے قریب اہداف کی طرف داغے گئے تھے۔ پروازوں میں خلل کی اطلاعات کے باوجود، مقامی سول ڈیفنس حکام نے ریاض کے رہائشیوں کے لیے خطرہ ٹل جانے کا اعلان کیا اور حملوں کی فوٹیج آن لائن شیئر کرنے کے خلاف خبردار کیا۔ اس سے قبل، اتھارٹی جدہ، طائف، ابھا، جازان صوبے، ینبع، العلا گورنریٹ اور فرسان گورنریٹ میں بھی وارننگ جاری کرچکی تھی۔ بعد ازاں ان علاقوں میں بھی خطرہ ٹل گیا تھا۔ اس قسم کے ابتدائی انتباہی الرٹس عام طور پر تب جاری کیے جاتے ہیں جب سعودی عرب کے علاقوں کو یمن میں موجود حوثی گروپ کی جانب سے ممکنہ حملوں یا خطرات کا سامنا ہو۔ سعودی حکام نے بدھ، 16 ستمبر کو بتایا تھا کہ ان کے فضائی دفاعی نظام نے مکہ کے جنوب میں ایک حوثی ڈرون کو اس وقت فضا میں ہی تباہ کردیا جب وہ مقدس شہر کی ممنوعہ فضائی حدود میں داخل ہونے والا تھا۔

یوپی آئی چارجز اور اسمارٹ اسکول منصوبے: حکومت پر مایاوتی کی سخت تنقید

حکومت کو عوامی فلاحی پالیسیوں پر زائد توجہ دینی چاہیئے، سوشل میڈیا ایکس پر اظہار خیال

لکھنؤ: بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی سربراہ مایاوتی نے 15 اکتوبر سے نافذ ہونے والے نئے یو پی آئی چارجز اور اتر پردیش حکومت کے 14429 پرائمری اسکولوں کو اسمارٹ اسکول بنانے کے منصوبے پر حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی اور بے روزگاری سے دوچار عام لوگوں پر اضافی مالی بوجھ ڈالنے کے بجائے حکومت کو عوامی فلاح کی پالیسیوں پر زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ مایاوتی نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ پہلے یو پی آئی کے ذریعے ڈیجیٹل لین دین کو فروغ دینے کے بعد اب اس پر چارجز عائد کرنے کے نظام سے لوگوں میں بے چینی اور ناراضی پیدا ہونا فطری ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو عوام پر اضافی مالی بوجھ ڈالنے والے نظام کو قبول کرنے سے پہلے اس کے اثرات پر غور کرنا چاہیے۔ واضح رہے کہ نئے ضابطے کے تحت 15 اکتوبر سے 2000 روپے سے زیادہ کے مخصوص کاروباری یو پی آئی لین دین پر 0.4 فیصد مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ نافذ ہوگا۔ وزارت خزانہ کے مطابق یہ فیس صارفین سے نہیں لی جائے گی اور ذاتی سطح پر ہونے والے یو پی آئی لین دین کے ساتھ تقریباً 96 فیصد مرچنٹ لین دین اس چارجز سے مستثنیٰ رہیں گے۔ سرکاری وضاحت کے مطابق ایم ڈی آر حکومت یا این پی سی آئی کی جانب سے وصول کیا جانے والا ٹیکس یا فیس نہیں ہے بلکہ ادائیگی کے نظام سے وابستہ اداروں، بشمول بینکوں اور ادائیگی کی ایپ فراہم کرنے والوں، کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔ بی ایس پی سربراہ نے کہا کہ ملک کی بڑی آبادی مہنگائی، غریبی اور بے روزگاری سے متاثر ہے۔ ایسے میں حکومت کی پالیسیاں ایسی ہونی چاہئیں جن سے عام لوگوں کو راحت ملے اور ان کی معاشی مشکلات کم ہوں۔ انہوں نے اتر پردیش حکومت کے 14429 پرائمری اسکولوں کو اسمارٹ اسکول بنانے کے منصوبے پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً 300 کروڑ روپے کے اس منصوبے کے تحت بچوں کو ڈیجیٹل سہولیات فراہم کرنے سے پہلے اسکولوں میں بنیادی سہولیات یقینی بنائی جانی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ اسکولوں میں بچوں کے سر پر چھت، بیٹھنے کیلئے بنچ اور کرسیاں، کتابیں، بیت الخلا، کھیل کا میدان اور صفائی ستھرائی جیسی بنیادی سہولیات مکمل طور پر دستیاب ہونی چاہئیں۔ مایاوتی نے حکومت سے اس پہل پر ہمدردانہ غور کرنے کا مطالبہ کیا۔ اتر پردیش کابینہ نے منگل کو 14429 پرائمری اسکولوں کو اسمارٹ اسکول کے طور پر تیار کرنے کی تجویز کو منظوری دی تھی۔ اس کیلئے 300 کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے اور ہر اسکول کیلئے تقریباً 2.07 لاکھ روپے کی رقم مقرر کی گئی ہے۔

جیل میں عمران خان کے ساتھ ہو رہے سلوک پر برطانیہ کے سابق وزیر اعظم بورس جانسن فکرمند

بورس جانسن نے الزام عائد کیا کہ عمران خان سیاسی فیصلوں میں فوج کے اثر و رسوخ کے خلاف تھے۔ اسی وجہ سے ان کے خلاف کئی قانونی مقدمات سامنے آئے۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کی حمایت میں برطانیہ کے سابق وزیر اعظم بورس جانسن سامنے آئے ہیں۔ انہوں نے برطانوی اخبار 'ڈیلی میل' میں ایک مضمون لکھا ہے۔ اس میں جانسن نے کہا کہ عمران خان پاکستان کی ایک چھوٹی سی جیل کوٹھری میں قید ہیں۔ وہاں انہیں ورزش، مطالعہ کے لیے مواد سمیت دیگر سرگرمیوں کے لیے محدود سہولتیں حاصل ہیں۔ اس مضمون میں جانسن نے برطانیہ سے اپنے اثر و رسوخ کا استعمال کرتے ہوئے عمران خان کی رہائی میں مدد کرنے کی اپیل کی ہے۔ بورس نے عمران خان کے خلاف چل رہے قانونی مقدمات کے حوالے سے بھی اپنی رائے پیش کی۔ ان کے مطابق کئی مقدمات سیاسی محرکات پر مبنی ہیں۔ جانسن کا کہنا ہے کہ ان مقدمات کی بڑی وجہ بدعنوانی نہیں، بلکہ پاکستانی فوج کی مخالفت ہے۔ ان کے مطابق عمران خان سیاسی فیصلوں میں فوج کے اثر و رسوخ کے خلاف تھے۔ اسی وجہ سے ان کے خلاف کئی قانونی مقدمات سامنے آئے۔ جانسن کے مضمون میں پاکستان کی فوج کے حوالے سے بھی کچھ اہم دعوے کیے گئے ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ فوج کو خوف ہے کہ اگر عمران خان جیل سے باہر آتے ہیں تو وہ دوبارہ اقتدار میں واپس آسکتے ہیں۔ اسی وجہ سے جانسن نے برطانیہ کے کردار کی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ کو اپنے اثر و رسوخ کا استعمال کرتے ہوئے عمران خان کی رہائی میں مدد کرنی چاہیے۔ بورس نے مضمون میں یہ بھی کہا کہ وہ عمران خان کو پسند کرتے ہیں۔ تاہم، دونوں کے خیالات ہر معاملے پر یکساں نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ روس، طالبان اور امریکہ کے حوالے سے عمران خان کے موقف سے متفق نہیں تھے۔ یعنی انہوں نے عمران خان کے لیے حمایت کا اظہار کیا، لیکن ان کی کچھ پالیسیوں سے اپنے عدم اتفاق کو بھی سامنے رکھا۔

کیجری وال اور ان کی فیملی سمیت ۳۲ر لاکھ ووٹرس کو نوٹس، ۴۷ر لاکھ ووٹرس 'اے ایس ڈی ڈی' زمرہ میں شامل

بی ایل او کی جانب سے گھر گھر جا کر کیے گئے تصدیق کے عمل کے دوران 'اے ایس ڈی ڈی' (غیر حاضر، منتقل شدہ، فوت شدہ اور ڈپلیکیٹ) زمرے کے تحت 47,56,722 ووٹرس کی شناخت کی گئی ہے

دہلی میں جاری ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی 'ایس آئی آر' کے تحت سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال اور ان کے خاندان کے 4 افراد سمیت تقریباً 32 لاکھ ووٹرس کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ یہ نوٹس ان ووٹرس کے زمرے میں آتے ہیں جن کا گزشتہ ایس آئی آر سے میپ نہیں ہوسکا، یعنی ان کی معلومات گزشتہ ایس آئی آر کے دوران تیار کی گئی ووٹر لسٹ سے ملائی نہیں جاسکیں۔ علاوہ ازیں بی ایل او کی جانب سے گھر گھر جا کر کیے گئے تصدیق کے عمل کے دوران 'اے ایس ڈی ڈی' (غیر حاضر، منتقل شدہ، فوت شدہ اور ڈپلیکیٹ) زمرے کے تحت 722,56,47 ووٹرس کی شناخت کی گئی ہے۔ انتخابی حکام کے مطابق اروند کیجریوال کے علاوہ ان کی اہلیہ سنیتا کیجریوال، والد گووند رام کیجریوال، والدہ گیتا دیوی اور بیٹے پلکت کیجریوال کو بھی نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ وہیں دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کو بھی ان کے والدین کی عمر سے متعلق تضاد کا حوالہ دیتے ہوئے نوٹس بھیجا گیا ہے۔ دہلی چیف الیکٹورل افسر کے دفتر کی جانب سے جاری پریس نوٹ کے مطابق اب تک 31 لاکھ 63 ہزار 930 نوٹس تیار کیے جاچکے ہیں اور انہیں متعلقہ ووٹرس تک پہنچایا جارہا ہے۔ یہ نوٹس ان ووٹرس کو جاری کیے گئے ہیں جن کا گزشتہ ایس آئی آر کی ووٹر لسٹ سے لنک نہیں ہوسکا ہے یا لنکنگ میں منطقی تضادات پائے گئے ہیں۔ ایس آئی آر کے تحت دہلی کی مسودہ ووٹر لسٹ 31 اگست 2026 کو شائع کی جاچکی ہے۔ مسودہ ووٹر لسٹ میں مجموعی طور پر 97 لاکھ 53 ہزار 577 ووٹرس ہیں۔ ان میں 49 لاکھ 88 ہزار 993 مرد، 47 لاکھ 64 ہزار 137 خواتین اور 447 تھرڈ جینڈر ووٹرس شامل ہیں۔ بی ایل او کی جانب سے گھر گھر جا کر کیے گئے تصدیقی عمل کے دوران 47 لاکھ 56 ہزار 722 ووٹروں کو غیر حاضر، منتقل شدہ، فوت شدہ اور ڈپلیکیٹ یعنی 'اے ایس ڈی ڈی' زمرہ میں نشان زد کیا گیا ہے۔ ان میں 43 لاکھ 32 ہزار 775 مستقل طور پر منتقل شدہ اور غیر حاضر یا دیگر زمرے میں شامل ووٹرس ہیں، جبکہ 2 لاکھ 82 ہزار 412 فوت شدہ ووٹرس اور 1 لاکھ 41 ہزار 535 ووٹرس ایک سے زیادہ مقامات پر درج یا ڈپلیکیٹ پائے گئے ہیں۔ انتخابی حکام نے واضح کیا ہے کہ مسودہ ووٹر لسٹ میں نام نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ووٹر نااہل ہے یا اس کا نام حذف کرنے کا فیصلہ ہوچکا ہے۔ اہل افراد مقررہ طریقۂ کار پر عمل کرتے ہوئے اپنا دعویٰ پیش کرسکتے ہیں۔ دہلی کے انتخابی حکام کے مطابق جن ووٹرس کا نام مسودہ ووٹر لسٹ میں نہیں ہے، لیکن وہ خود کو اہل ووٹر سمجھتے ہیں، وہ 30 ستمبر 2026 تک فارم-6 اور ضروری دستاویزات کے ساتھ نام شامل کرنے کا دعویٰ کرسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں فارم-7 کے ذریعہ موجودہ فہرست میں نام شامل کرنے پر اعتراض یا نام حذف کرنے کے لیے درخواست دی جاسکتی ہے۔ رہائش کی جگہ تبدیل ہونے، اندراج میں اصلاح یا ای پی آئی سی تبدیل کرنے کے لیے فارم-8 کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دعوے اور اعتراضات آف لائن ای آر او، اے ای آر او، بی ایل او یا مقررہ پولنگ مراکز پر جمع کرائے جاسکتے ہیں۔ آن لائن درخواست ووٹرس سروسز پورٹل اور 'ای سی آئی این ای ٹی' موبائل ایپ کے ذریعہ بھی دی جاسکتی ہے۔ دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کو ایس آئی آر کے دوران نوٹس جاری کیے جانے کے حوالہ سے سوشل میڈیا پر چل رہی خبروں پر انتخابی افسر نے پریس نوٹ جاری کر کے صورت حال واضح کی۔ انھوں نے بتایا کہ ایس آئی آر-2026 کے دوران اے سی-14 شالیمار باغ کی ووٹر لسٹ میں ریکھا گپتا کے اندراج کو 'اینومریشن فارم' میں دی گئی معلومات کی بنیاد پر 'لاجیکل ڈسکریپنسی' کے زمرے میں نشان زد کیا گیا تھا۔

فلسطین کی حمایت میں پتنگ بازی طلبا کے گھر پر پولس تلاشی وہراسائی کا الزام

ہرشدا اور بیتل کے گھر پر نصف شب تک واکولہ پولس کی کارروائی، کسی کو غیر قانونی طریقے سے حراست میں نہیں لیا گیا؛ ڈی سی پی موہیت کمار گرگ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) فلسطینی بچوں کی حمایت میں پتنگ بازی کرنا تین طلبا کو مہنگا پڑا ممبئی یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلبا کے مکان پر اچانک پولس نے چھاپہ مارا اور تلاشی 9 گھنٹے کی تلاشی کے بعد پولس کو بیرنگ لوٹنا پڑا اس دوران طلبا کو پولس نے ہراساں کیا یہ الزام دو طالبات بیتل اور ہرشدا نے عائد کیا ہے۔ ۱۵ ستمبر کو فلسطینی بچوں سے اظہار ہمدردی کے لیے طلبا نے بطور احتجاج آسمان میں پتنگ بازی کی تھی جس کے بعد کارروائی کرتے ہوئے گھر پر چھاپہ مارا۔ آئی پی ایس پی (IPSP) نے الزام لگایا ہے کہ ممبئی پولیس نے فلسطین کے حامی تین کارکنوں کو حراست میں لیا اور ایک خاتون رضا کار کے گھر کی نو گھنٹے سے زائد عرصے تک بغیر وارنٹ تلاشی لی یہ کارروائی فلسطینی بچوں سے اظہارِ یکجہتی کے لیے پتنگ اڑانے کی مہم میں ان کی شرکت کی وجہ سے کی گئی ۔ انڈین پیپلز ان سولیڈیریٹی ود فلسطین (IPSP) نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ممبئی پولیس کے اہلکاروں نے مبینہ طور پر فلسطین کے حامی تین کارکنوں کو حراست میں لیا اور ایک خاتون رضا کار کے گھر کی بغیر وارنٹ تلاشی لی۔ یہ کارروائی فلسطینی بچوں سے اظہارِ یکجہتی کے لیے منعقدہ پتنگ اڑانے کی مہم میں ان کی شرکت کے سلسلے میں کی گئی۔ آئی پی ایس پی کے مطابق، ممبئی میں موجود ان کارکنوں نے حال ہی میں 'گلوبل غزہ کائٹ ویک اینڈ' (عالمی غزہ پتنگ ویک اینڈ) میں حصہ لیا تھا، جو غزہ کے بچوں سے یکجہتی کے اظہار کے لیے ایک بین الاقوامی مہم ہے۔ گروپ نے الزام لگایا کہ سادہ لباس میں ملبوس افراد، جنہوں نے خود کو پولیس اہلکار ظاہر کیا، آئی پی ایس پی کی رضا کار ہرشدا کی رہائش گاہ میں داخل ہوئے، انہیں ہراساں کیا اور زبردستی حراست میں لے لیا۔ بیان میں الزام لگایا گیا کہ بعد ازاں وردی پوش پولیس اہلکار واپس آئے اور بغیر کسی وارنٹ، تحریری نوٹس یا تلاشی کے مجاز کسی دستاویز کو پیش کیے بغیر ان کے گھر کی تلاشی لی۔ آئی پی ایس پی کے مطابق پولیس نے ان کا کچھ سامان بھی ضبط کر لیا۔ گروپ نے بتایا کہ غزہ پتنگ مہم میں حصہ لینے والے دو دیگر رضا کاروں کو بھی ممبئی پولیس نے حراست میں لیا اور ان سے پوچھ گچھ کی۔ اطلاع میں، آئی پی ایس پی نے کہا کہ تلاشی کا عمل شروع ہونے کے نو گھنٹے بعد بھی پولیس اہلکار ہرشدا کی رہائش گاہ پر موجود رہے۔ گروپ نے کہا، فلسطینی بچوں سے اظہارِ یکجہتی کے لیے محض پتنگ اڑانے پر کسی شخص کی رہائش گاہ کی تلاشی لینے میں 9 گھنٹے سے زائد کا وقت لگ گیا جس کے بعد پولس ٹیم واپس چلی گئی ہرشدا نے الزام عائد کیا ہے کہ تلاشی کے دوران ان کے ساتھ پولس نے بدسلوکی کی اور بغیر کسی سرچ وارنٹ کے گھر پر تلاشی لی گئی سامان کو اتھل پتھل کیا گیا اب بھی سامان بکھرا ہوا ہے ایک دوسری طالبہ بیتل نے کہا کہ تلاشی کے دوران پولس کا رویہ انتہائی ناروا تھا اس کے ساتھ ہی انہوں نے ویڈیو ریکارڈنگ کرنے پر بھی اعتراض کیا تھا ایک طالب علم ورون نے کہا کہ تلاشی کے دوران وہ بھی گھر پر موجود تھا اس نے جب موبائل سے اس سارے معاملہ کو ریکارڈ کیا تو پولس اہلکار نے اسے دوسرے ساتھی کے ساتھ ہتھکڑی میں قید کر دیا اور موبائل جیب سے چھین لیا۔ پولس کی کارروائی پر طلبا نے ناراضگی کا اظہار کیا جبکہ اس معاملہ میں ہرشدا کو مکان خالی کرنے کی ہدایت مکان مالک نے بھی کی ہے جس کے بعد اب طلبا کو پریشانی کا سامنا ہے۔ طلبا نے پولس کارروائی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ فلسطین کی حمایت میں پتنگ بازی کرنا کیا جرم ہے؟ اس معاملہ میں طلبا نے یہ آزادی اظہار رائے اور جمہوری حقوق کو دبانے کا الزام عائد کیا ہے۔ ڈی سی پی موہیت کمار گرگ نے بتایا کہ اس معاملے میں قانون کے تحت طے شدہ طریقہ کار کے مطابق تحقیقات جاری ہے۔ کسی کو بھی غیر قانونی طور پر حراست میں نہیں لیا گیا ہے۔

بی ایم سی کی کچی آبادیوں جھوپڑپٹیوں

غیر مجاز تعمیرات کے خلاف یکم اکتوبر سے ۳۱ / دسمبر تک خصوصی مہم

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) 14 فٹ یا اس سے زیادہ اونچائی والے کچی آبادی کے ڈھانچوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) انتظامیہ کچی آبادیوں جھوپڑپٹیوں میں غیر مجاز تعمیرات کے خلاف یکم اکتوبر سے 31 دسمبر 2026 تک ایک خصوصی مہم کا انعقاد کر رہی ہے۔ اس اقدام کے تحت، کچی آبادیوں میں موجود ایسے ڈھانچوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی جن کی اونچائی 14 فٹ یا اس سے زیادہ ہے۔ بی ایم سی انتظامیہ ان کچی آبادیوں میں مقیم رہائشیوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ ایسی غیر مجاز تعمیرات کو رضا کارانہ اور فوری طور پر ہٹا دے بصورتِ دیگر، سخت کارروائی کی جائے گی۔ غیر مجاز تعمیرات کے خلاف یہ کارروائی بی ایم سی کمشنر محترمہ اشونی بھڈے کی ہدایات، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) پرجکتا ورما-لوانگرے کی رہنمائی اور جوائنٹ کمشنر (ویجیلنس) دیویندر سنگھ کی قیادت میں کی جا رہی ہے۔ اسی تناظر میں کچی آبادیوں سے غیر مجاز تعمیرات کو ہٹانے کی مہم منعقد کی جا رہی ہے۔ ممبئی کے علاقے (ممبئی شہر اور مضافات) میں کچی آبادیوں کے کل 150,23,2 ڈھانچے موجود ہیں۔ ان میں سے یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ 111,39 ڈھانچوں کی اونچائی 14 فٹ یا اس سے زیادہ ہے۔ ان میں سے 348,3 ڈھانچے سٹی ڈویژن میں، 536,4 مغربی مضافات میں اور 227,31 مشرقی مضافات میں واقع ہیں۔ دریں اثنا، 584,4 جھگیوں کے خلاف مسماری کی کارروائی پہلے ہی کی جا چکی ہے اور 611 دیگر کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن انتظامیہ نے واضح طور پر کہا ہے کہ باقی جھگیوں میں رہنے والے رہائشی متعلقہ ڈھانچوں کو رضا کارانہ اور فوری طور پر مسمار کر دیں بصورتِ دیگر، ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ، میونسپل کارپوریشن کے مختلف انتظامی شعبے (وارڈز) گریٹر ممبئی بھر میں غیر مجاز تعمیرات کے خلاف مسلسل کارروائی کر رہے ہیں۔ 24 اگست اور 15 ستمبر 2026 کے درمیان، کل 128 غیر مجاز تعمیرات کو مسمار کرنے کی کارروائی کی گئی، جبکہ مزید 140 کے خلاف کارروائی کا منصوبہ زیرِ غور ہے۔ انتظامیہ شہریوں پر زور دیتی ہے کہ وہ غیر مجاز تعمیرات نہ کریں اور اگر ایسی تعمیرات پہلے سے موجود ہیں تو انہیں رضا کارانہ طور پر اور فوری طور پر ہٹا دیں ایسا نہ کرنے کی صورت میں سخت کارروائی کی جائے گی۔

لاڈلی بہن اسکیم میں ۵ / ہزار کروڑ روپے کا گھوٹالہ ہوا: سپریہ سُلے

این سی پی (شرد پوار) کی لیڈر نے دعویٰ کیا کہ خواتین کی اس اسکیم کی رقم مردوں کے کھاتوں میں بھی منتقل کی گئی۔

این سی پی (شرد پوار) کی قائم مقام صدر اور رکن پارلیمان سپریہ سُلے نے دعویٰ کیا ہے کہ ریاستی حکومت کی لاڈلی بہن اسکیم میں بڑا گھوٹالہ ہوا ہے۔ انہوں نے آر ٹی آئی کا حوالہ دے کر حکومت کو گھیرتے ہوئے کئی سوالات قائم کئے ہیں۔ انہوں نے تقریباً ۵/ ہزار کروڑ روپے کی تقسیم کی تحقیقات کرنے، حقیقی اعداد و شمار جاری کرنے اور اس معاملے پر وائٹ پیپر جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ حق معلومات (آر ٹی آئی) کے ذریعے سامنے آنے والی معلومات کی بنیاد پر سپریا سُلے نے 'مکھیہ منتری ماجھی لاڈکی بہن' یوجنا کے تناظر میں مہایوتی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ کے ذریعے حکومت سے وضاحت طلب کی۔ ان کا کہنا ہے کہ اس منصوبے میں بدانتظامی اور عوام کے پیسے کی مبینہ بربادی سامنے آئی ہے۔ سپریا سُلے کے مطابق، نااہل مستفیدین کے بینک کھاتوں میں جمع تقریباً ۵/ ہزار کروڑ روپے واپس لینے کے بجائے معاف کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ یہ ٹیکس دہندگان کی محنت کی کمائی ہے، تو انتظامی لاپروائی کا خمیازہ عوام کیوں بھگتیں؟ سپریا سُلے نے کہا کہ آر ٹی آئی کے ذریعے حاصل معلومات کے مطابق ۸۲/ لاکھ مستفیدین کو فہرست سے خارج کیے جانے کی اطلاع ہے، جبکہ دوسری جانب متعلقہ وزیر ۹۲/ لاکھ مستفیدین کو خارج کیے جانے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ انہوں نے سوال قائم کیا کہ ایک ہی اسکیم میں ۱۰/ لاکھ مستفیدین کا یہ فرق کیسے ہو سکتا ہے؟ انہوں نے حکومت سے اس بارے میں حقیقی اعداد و شمار عوام کے سامنے رکھنے کا مطالبہ کیا۔ رکن پارلیمان نے مزید سوال کیا کہ جب اسکریننگ اور تصدیق کا نظام موجود تھا تو ۱۶/ لاکھ نااہل افراد، حتیٰ کہ مردوں کے بینک کھاتوں میں بھی رقم جمع ہونے تک سرکاری نظام کیا کر رہا تھا؟ سپریا سلے کے مطابق، اس بدنظمی کی وجہ سے بہت سی ضرورتمند خواتین اس اسکیم کے فائدے سے محروم رہ گئی ہیں۔ سپریا سولے نے مطالبہ کیا کہ 'لاڈکی بہن یوجنا' کے حوالے سے کسی بھی قسم کی پردہ پوشی کیے بغیر واضح اور درست اعداد و شمار عوام کے سامنے رکھے جائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس اسکیم پر فوری طور پر وہائٹ پیپر جاری کیا جائے۔ ساتھ ہی نااہل افراد کے کھاتوں میں جانے والے ۵/ ہزار کروڑ روپے کی رقم کی غیر جانب دارانہ تحقیقات کی جائیں اور اصل حقیقت عوام کے سامنے لائی جائے۔

گاؤں گاؤں اور بستی بستی مکاتب کا مضبوط نظام قائم نہ کیا گیا

تو ہم اپنا دینی و ملّی وجود کھو دیں گے: حافظ ندیم صدیقی

ناسک: بچوں کی دینی و بنیادی تعلیم و تربیت صرف مکاتب یا مدارس کے اساتذہ کا فریضہ نہیں ہے، بلکہ اس اہم مقصد کے حصول کے لیے والدین، ائمہ، علماء اور معلمین کو متحد ہو کر اپنا فعال کردار ادا کرنا ہوگا۔ موجودہ دور کے نازک حالات اور امت کو درپیش چیلنجوں، بالخصوص فتنۂ قادیانیت اور شکیلیت کے سدِ باب کے لیے علمائے کرام کو زبانی جمع خرچ سے آگے بڑھ کر میدانِ عمل میں اترنا پڑے گا۔ ان خیالات کا اظہار جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر حافظ ندیم احمد صدیقی نے حاجی شبیر احمد حج ٹریننگ سینٹر میں جمعیۃ علماء مالیگاؤں و ضلع ناسک کے زیر اہتمام منعقدہ ایک پروقار ضلعی تعلیمی کانفرنس سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اپنے صدارتی خطبے میں حافظ ندیم احمد صدیقی نے ملک کے موجودہ تعلیمی منظرنامے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج ہمارے متعدد تعلیمی ادارے حکومتی گرانٹ اور اساتذہ کی منظوری کے تحفظ کی خاطر غیر اسلامی و شرکیہ اعمال سے خود کو دور رکھنے میں ناکام ثابت ہو رہے ہیں۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر گاؤں گاؤں اور بستی بستی میں مکاتب کا مضبوط نظام قائم نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ ہم اپنا دینی اور ملّی وجود کھو دیں گے۔ مرٹھواڑہ کے حالیہ سروے کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے انکشاف کیا کہ سوا سو سے زائد دیہات ایسے ہیں جہاں نہ کوئی مکتب قائم ہے اور نہ ہی نماز کے لیے امام میسر ہیں۔ انہوں نے عملی جدوجہد کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ صرف سوشل میڈیا تک محدود رہنے کے بجائے زمینی سطح پر کام کرنے، تعلیم بالغاں کا انتظام کرنے اور نوجوان نسل کو دین سے جوڑنے کے لیے ٹھوس لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے دینی تعلیمی بورڈ کے ریاستی صدر مولانا مفتی روشن شاہ قاسمی نے کہا کہ بنیادی دینی تعلیم ہر بچے کا بنیادی حق ہے، اس لیے بچوں اور خواتین میں دینی شعور بیدار کرنے اور گھر گھر سروے کر کے تعلیمی نیٹ ورک کو وسعت دینے کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ جن علاقوں میں مکاتب موجود نہیں ہیں وہاں ترجیحی بنیادوں پر نئے مکاتب قائم کیے جائیں، جبکہ دینی تعلیمی بورڈ کے رکن مولانا نصیر الدین اشاعتی نے بھی دینی تعلیمی بیداری کو وقت کا اہم ترین تقاضا قرار دیا۔ پروگرام کے آغاز میں جمعیۃ علماء مالیگاؤں کے صدر مولانا آصف شعبان نے ضلع ناسک کے دیہی علاقوں میں پچھلے ایک ماہ کے دوران کئے گئے تعلیمی سروے کی تفصیلی رپورٹ پیش کی، جبکہ حافظ انیس اظہر نے ابتدائی کلمات ادا کرتے ہوئے اس پہل کو بروقت قدم قرار دیا۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض مولانا جمال ناصر ایوبی اور حافظ انیس اظہر نے مشترکہ طور پر انجام دیئے۔ صدارت کی تحریک و تائید مفتی عطاء الرحمن انوری اور مفتی اسلم جامعی نے کی، جبکہ ناظم تنظیم جمعیۃ علماء مالیگاؤں قاری اخلاق احمد جمالی اور ان کے رفقاء نے تمام مہمانوں کا پُرتپاک استقبال کیا۔ اس موقع پر قاری شمس الحق قاسمی (ادگیر)، قاری قاضی احمد (سودے گاؤں)، مولانا عبدالحکیم قاسمی (سٹانہ)، مولانا عقیل ملی و سید جاوید (ناندگاؤں)، مولانا توصیف عالمگیری (منماڑ)، حافظ محمد طیب (عنبڑ، ناسک)، مولانا شعیب انوری (سنر)، مولانا سلیم اشاعتی (سڈکو، ناسک)، مولانا عبدالاحد اسعدی و غفران سیٹھ پوپٹ (دھولیہ) کے علاوہ مالیگاؤں و ضلع ناسک کے مختلف مقامات، خصوصاً چاندوڑ، کلون، جھوڑگا، ایولہ اور آس پاس کے دیہاتوں کے معزز و سرکردہ افراد کی بڑی تعداد موجود تھی۔

پونے میں بچوں پر 'ایچ ایف ایم ڈی' کا خطرہ منڈلا رہا

یہاں چھوٹے بچوں میں ہاتھ، پاؤں اور منہ کی متعدی بیماری (ہینڈ، فوٹ اینڈ ماؤتھ ڈیسز - ایچ ایف ایم ڈی) کے کیسز تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ خاص طور پر ۲/ سے ۷/ سال کی عمر کے بچوں میں یہ بیماری زیادہ دیکھی جا رہی ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق اس سال پہلی مرتبہ ایسے کیسز بھی سامنے آئے ہیں جن میں ایک ہی بچے کو یہ انفیکشن دو یا تین مرتبہ ہوا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ موسم کی تبدیلی اور اسکول/ ڈے کیئر سینٹرز میں بچوں کے ایک دوسرے کے قریب رہنے کی وجہ سے یہ بیماری تیزی سے پھیل رہی ہے۔ یہ بیماری انتہائی متعدی ہے۔ زیادہ تر بچے آرام اور علامات کے مطابق علاج سے صحت یاب ہو جاتے ہیں، تاہم کچھ سنگین کیسز یا کمزور بچوں کو اسپتال میں داخل کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ 'لائیو ہندوستان' کی رپورٹ کے مطابق سینئر ماہر اطفال ڈاکٹر جینت نوارنگے نے بتایا کہ گزشتہ پانچ ہفتے میں شہر کے بچوں میں ایچ ایف ایم ڈی کے کیسز میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ہر ہفتے ۴/ سے ۵/ نئے کیسز سامنے آ رہے ہیں۔ ایک ماہ کے دوران میرے پاس تقریباً ۳۰/ بچے علاج کیلئے آئے۔ ڈاکٹر نوارنگے نے بتایا کہ اس بیماری کے لیے کوئی مخصوص دوا موجود نہیں ہے۔ ڈاکٹر نوارنگے کے مطابق یہ بیماری عام طور پر ۵/ سال سے کم عمر بچوں میں ہوتی ہے، تاہم بڑے بچے اور بالغ افراد بھی اس کا شکار ہو سکتے ہیں۔ زیادہ تر کیسز میں بیماری سنگین نہیں ہوتی لیکن یہ بہت آسانی سے پھیلتی ہے۔ بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کیلئے بچوں کو بار بار ہاتھ دھونے چاہئیں۔ گھر کی سطحوں، کھلونوں اور استعمال کی دیگر اشیا کو صاف اور جراثیم سے پاک رکھنا چاہیے۔ بیمار بچے سے فاصلہ رکھنا بھی ضروری ہے۔ نوبل ہاسپٹلز اینڈ ریسرچ سینٹر کے شعبۂ تعلیم کے سربراہ اور سینئر این آئی سی یو کنسلٹنٹ ڈاکٹر انیل کھامکر نے بتایا کہ پونے میں یہ بیماری عام طور پر جون سے اکتوبر اور دسمبر سے جنوری کے درمیان زیادہ پائی جاتی ہے۔ ان کے مطابق ابتدا میں بچے کو بخار اور سستی محسوس ہوتی ہے، جس کے بعد منہ میں چھالے اور جسم پر دانے نمودار ہوتے ہیں۔ یہ دانے عام طور پر ہاتھوں، پیروں اور منہ کے اندر ہوتے ہیں، تاہم کہنی، کولہوں اور گھٹنوں پر بھی نمودار ہو سکتے ہیں۔ ان دانوں میں جلن، خارش اور درد ہو سکتا ہے۔ منہ اور گلے میں چھالوں کی وجہ سے بچے کو کھانے پینے میں دشواری ہوتی ہے۔ پونے ریجن کے محکمۂ صحت کے ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر بھگوان پوار نے کہا کہ ۳/ سے ۷/ سال کی عمر کے بچے اس بیماری سے سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسکول انتظامیہ کو فوری طور پر احتیاطی اقدامات کرنے چاہئیں۔ اسکول اور والدین کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ جن بچوں میں ایچ ایف ایم ڈی کی علامات نظر آئیں، انہیں فوری طور پر دوسرے بچوں سے الگ رکھا جائے اور ڈاکٹر سے معائنہ کرایا جائے۔

انڈین کلاسیکل اور ویسٹرن میوزک پر پی ایچ ڈی کرنے والے

کوہ نور میوزک اکیڈمی مالیگاؤں کے ڈائریکٹر ابوالفیصل شفیق احمد کا تاریخی اعزاز

مالیگاؤں: (نامہ نگار) موسیقی محض سروں کا مجموعہ نہیں بلکہ روح کا ترنم، فکر کی جولان گاہ اور صدیوں کی تہذیبی میراث کی پاسبانی کا نام ہے۔ مالیگاؤں کی زرخیز اور تاریخی سرزمین نے ہمیشہ ایسے گوہر نایاب پیدا کیے ہیں جن کی چمک نے نا صرف مقامی بلکہ عالمی سطح پر اپنے ہنر کے نقوش ثبت کیے ہیں۔ اسی درخشندہ سلسلے کی ایک معتبر اور صاحب طرز شخصیت کوہ نور میوزک اکیڈمی کے ڈائریکٹر ابوالفیصل شفیق احمد ہیں، جنہوں نے انڈین کلاسیکل میوزک اور ویسٹرن میوزک کے مابین ایک فکری اور تحقیقی پل تعمیر کرتے ہوئے پی ایچ ڈی کی اعلیٰ ترین علمی سند حاصل کی ہے۔ اس تاریخی کامیابی کے ساتھ ساتھ انہیں ان کی مسلسل فنی خدمات کے اعتراف میں معتبر آئیفیا ایوارڈ 2026 سے بھی نوازا گیا ہے۔ ایک ہی برس میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری اور باوقار فنی اعزاز کا حصول ان کے غیر معمولی شغف، ریاضت اور فن سے لازوال وابستگی کا بین ثبوت ہے۔ اس بے مثال کامیابی پر شائقینِ موسیقی اور شہر کی موقر شخصیات میں مسرت و افتخار کی لہر دوڑ گئی۔ گزشتہ شب معروف موسیقار رمضان فیمس کے صاحبزادے اور شہر کی معروف سیاسی سماجی و فنی شخصیت انیس رمضان ہاشم انصاری (سماجی کارکن)، جابر انصاری (سماجی کارکن) اور خیال اثر نے کوہ نور میوزک اکیڈمی پہنچ کر انہیں شال اور پرکشش گلدستہ پیش کیا اور انتہائی پُرتپاک استقبال کیا۔ اس موقع پر تہنیتی کلمات ادا کرتے ہوئے انیس رمضان نے کہا کہ موسیقی کی دنیا میں ابوالفیصل کی یہ علمی و تحقیقی کامیابی ایک ایسے سحر انگیز سفر کی داستان ہے جس میں فن، تحقیق، تعلیم، روایت، انتھک محنت اور بزرگوں کی مستجاب دعاؤں کا دلنشین امتزاج نظر آتا ہے۔ ممتاز شاعر و صحافی خیال اثر نے اس کامیابی کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ "انڈین کلاسیکل میوزک اور ویسٹرن میوزک جیسے دو مختلف اور دقیق شعبوں میں یک وقت پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے والے ابوالفیصل مہاراشٹر کے پہلے فنکار ہیں۔ یہ کامیابی محض ایک تعلیمی سند نہیں بلکہ مالیگاؤں کی دیرینہ تہذیبی و فنی روایت کا وہ روشن باب ہے جو نسل در نسل موسیقی کو اپنی شناخت اور خدمت کا ذریعہ بناتا رہا ہے۔" اپنی اس طویل اور صبر آزما تحقیقی جدوجہد پر روشنی ڈالتے ہوئے ابوالفیصل شفیق احمد نے بتایا کہ ان کے سفرِ تحقیق کا آغاز 2019 میں ہوا تھا۔ تاہم، اس علمی راستے میں عالمگیر کورونا وبا، طویل لاک ڈاؤن کی حبس زدہ فضا اور ذاتی طبیعت کی ناسازی جیسے کوہِ گراں حائل ہوئے۔ لیکن اپنے پختہ عزم، بلند حوصلے اور علمی جستجو کی بدولت انہوں نے حالات کی تمام تر دشواریوں کو شکست دی اور بالآخر 2026 میں اپنی تحقیق کا کامیاب اختتام کر کے اس دشوار گزاری کو ایک تاریخی فتح میں بدل دیا۔

مالیگاؤں پولس کی بڑی کارروائی، 400 کلو گوشت کیساتھ عمران شیخ گرفتار

کار سمیت 1 لاکھ 80 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں شہر اور اطراف کے علاقوں میں امن و امان برقرار رکھنے اور غیر قانونی سرگرمیوں پر قابو پانے کے لیے ناسک دیہی پولیس کی جانب سے کارروائیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی ضمن میں مالیگاؤں کے چالیس گاؤں پھاٹا علاقے میں پولیس نے ناکہ بندی کے دوران گوشت کی مبینہ غیر قانونی نقل و حمل کا معاملہ بے نقاب کرتے ہوئے ایک شخص کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کارروائی کے دوران ایک سوئفٹ ڈیزائر کار کی تلاشی لی گئی، جس میں تقریباً 400 کلوگرام گئوونش سے مشابہ گوشت برآمد ہوا۔ پولیس نے گوشت اور نقل و حمل کے لیے استعمال کی جانے والی کار سمیت تقریباً 1 لاکھ 80 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا ہے۔ گرفتار کیے گئے شخص کی شناخت مالیگاؤں کے رہائشی عمران ہارون شیخ کے طور پر کی گئی ہے۔ پولیس نے اسے حراست میں لے کر معاملے کی مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔ پولیس اس بات کا بھی پتہ لگا رہی ہے کہ مذکورہ گوشت کہاں سے لایا گیا تھا اور اسے کہاں منتقل کیا جانا تھا۔ ناسک دیہی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر ڈی۔ ایس۔ سوامی اور ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس سورج گنجال کی ہدایت پر خصوصی کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ مالیگاؤں تعلقہ پولیس اسٹیشن کے انچارج پولیس انسپکٹر رگھوناتھ شیگر کی رہنمائی میں پولیس ٹیم نے چالیس گاؤں پھاٹا علاقے میں ناکہ بندی کی تھی۔ اس کارروائی میں پولیس سب انسپکٹر تشار بھدانے، پولیس حوالدار بنکر اور پولیس اہلکار کولی و مالی نے حصہ لیا۔ پولیس نے بتایا کہ تہوار کے دوران امن و امان میں خلل ڈالنے یا غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ گرفتار شخص کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے، جبکہ ضبط کیے گئے گوشت کے ماخذ اور اس کی منتقلی سے متعلق مزید تفتیش جاری ہے۔

ممبئی 3 آتشیں اسلحہ اور 11 زندہ کارتوس برآمد، ملزمین گرفتار

ممبئی پولیس کے شمالی زون 3 کے تحت غیر قانونی آتشیں اسلحہ رکھنے والے افراد کے خلاف کی گئی تین الگ الگ کارروائیوں میں دہیسر، ونرائی اور کرار پولیس تھانوں نے 3 ملزمان سے 3 پستول اور 11 زندہ کارتوس برآمد کر کے متعلقہ دفعات کے تحت اسلحہ ایکٹ اور مہاراشٹر پولیس ایکٹ کے تحت کارروائی کی ہے۔ کرار پولیس تھانہ میں ۱۸ ستمبر کو ماتونگ گڑھ وکاس منڈل، مالاڈ ٹیکڑی، مالاڈ (مشرق) یہاں واجد علی اسرار ملک، عمر 26 سال کے قبضے سے 1 دیسی پستول اور 2 زندہ کارتوس، کل قیمت -/36,000 روپے برآمد کی گئی۔ اس معاملے میں دفعہ 25، 3 اسلحہ ایکٹ دفعہ 37(1)(ا)، 135 مہاراشٹر پولیس ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اسی طرح دہیسر اور ونرائی پولیس تھانہ میں بھی غیر قانونی آتشیں اسلحہ کے خلاف کی گئی الگ کارروائیوں میں سندیپ رماشنکر اپادھیائے اور روہت اویناش ساونت کے قبضے سے کل 2 پستول اور 9 زندہ کارتوس، اندازاً قیمت -/1,03,000 روپے برآمد کی گئی۔ اس معاملے میں متعلقہ پولیس تھانوں میں اسلحہ ایکٹ دفعہ 3، 25 بمعہ مہاراشٹر پولیس ایکٹ دفعہ 37(1)(ا)، 135 کے تحت مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ ان تین کارروائیوں میں 3 پستول اور 11 زندہ کارتوس برآمد کیے گئے ہیں۔ مذکورہ آتشیں اسلحہ ملزمان نے کہاں سے اور کس کے ذریعے حاصل کیا، اسے اپنے پاس رکھنے کے پیچھے مقصد نیز ان کا دیگر جرائم میں استعمال ہوا ہے یا کیسے، اس بارے میں متعلقہ پولیس تھانوں کے ذریعہ گہرائی سے تفتیش کی جا رہی ہے۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

مالیگاؤں کارپوریشن اسکولوں میں پوتر پورٹل کے ذریعے اساتذہ کرام کی تقرری کی جائیں

مئیر نسرین شیخ سے اکھل بھارتیہ اردو شکشک کا دوسرے مرحلے کی بھرتی میں اسامیاں شامل کرنے کا مطالبہ

مالیگاؤں: (خیال اثر) مالیگاؤں مہانگر پالیکا میونسپل کارپوریشن کے تحت چلنے والے اردو اور مراٹھی میڈیم کے اسکولوں میں اساتذہ کی شدید قلت اور انتظامیہ کی مبینہ لاپرواہی کے خلاف اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ نے فرنٹ پر آکر احتجاج درج کرایا ہے تنظیم کے ریاستی جنرل سکریٹری ساجد نثار احمد کی سرپرستی میں ایک وفد نے کارپوریشن مئیر نسرین شیخ سے ملاقات کرتے ہوئے ایک انتہائی اہم اور ہنگامی خط سونپا ہے، جس میں ٹیچر بھرتی 2024 کے دوسرے مرحلے میں کارپوریشن کی تمام خالی اسامیوں کو پوتر پورٹل پر فوری طور پر اپلوڈ کرنے کا پرزور مطالبہ کیا گیا ہے پہلے مرحلے میں مالیگاؤں کی صفر اسامیاں، امیدواروں میں شدید مایوسی ہیں موصولہ تفصیلات کے مطابق، مہاراشٹر حکومت کی جانب سے شروع کی گئی 201,30 اساتذہ کی میگا بھرتی کے پہلے مرحلے میں اردو میڈیم کے لیے صرف 976 عہدے دیے گئے تھے، جبکہ مالیگاؤں مہانگر پالیکا کا ایک بھی عہدہ اس میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ تنظیم کا الزام ہے کہ کارپوریشن کے پاس روسٹر (Roaster) تیار نہ ہونے اور انتظامی سستی کی وجہ سے اہل اور بے روزگار ڈی ایڈ و بی ایڈ امیدواروں کو بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے اس جانب توجہ دلائی گئی کہ 10 ہزار سے زائد طلباء کا مستقبل داؤ پر ہے، ایڈمنسٹریٹو آفیسر کو دیے گئے خط میں انکشاف کیا گیا ہے کہ مالیگاؤں مہانگر پالیکا کے تحت 49 اسکولوں میں 122,10 طلباء زیر تعلیم ہیں، جنہیں پڑھانے کے لیے صرف 504 اساتذہ کی منظوری ہے۔ اساتذہ کی بڑی تعداد میں خالی اسامیوں کی وجہ سے معصوم طلباء کی پڑھائی بری طرح متاثر ہو رہی ہے اور ان کا تعلیمی معیار گرتا جا رہا ہے۔ تنظیم کے اہم مطالبات اور انتباہ اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ نے انتظامیہ کے سامنے درج ذیل مطالبات رکھے ہیں مالیگاؤں کارپوریشن کے تحت تمام اسکولوں کے خالی عہدوں کی فوری انتظامی جانچ کی جائے۔ اردو میڈیم کا روسٹر سبجیکٹ وائز اور ریزرویشن وائز فوری مکمل کیا جائے۔ جن اسکولوں کے روسٹر تیار ہیں، ان کی معلومات پوتر پورٹل پر فوری اپلوڈ کی جائے تاکہ دوسرے مرحلے کی بھرتی میں ان عہدوں کو شامل کیا جا سکے۔ ریاستی جنرل سکریٹری ساجد نثار احمد نے اپنا موقف رکھا "انتظامیہ کی سستی کا خمیازہ غریب طلباء اور سالوں سے نوکری کا انتظار کرنے والے بے روزگار امیدوار بھگت رہے ہیں اگر کارپوریشن نے دوسرے مرحلے کی بھرتی کے لیے فوری کارروائی نہیں کی، تو تنظیم بڑے پیمانے پر احتجاجی تحریک شروع کرنے پر مجبور ہوگی۔" مہانگر پالیکا مئیر نسرین شیخ نے خط موصول کرتے ہوئے یقین دہانی کرائی ہے کہ اس معاملے پر جلد از جلد کارروائی کی جائے گی اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ کو کارپوریشن برسرِ اقتدار سے بہتر کل کی امید ہے اس ملاقات میں نسرین شیخ مئیر نے وفد کی باتوں کو بغور سنا تیقن دیا جلد ہی برسرِ اقتدار کارروائی مکمل کرے گا اس موقع پر اسٹوڈنٹ ونگ کے صدر عزیز الرحمن نوفل، شیخ صدام سر نائب صدر، زرینہ میڈم، یاسمین میڈم، ثناء میڈم موجود تھے۔

طالبان کی جانب سے پاکستان کو سرحدی خلاف ورزیوں کے خلاف انتباہ

پاکستان کو افغانستان میں حملوں کے جواز کے طور پر 'دفاعِ خود' کا سہارا انہیں لینا چاہیے۔ طالبان

کابل: سرحد پار کارروائیوں سے متعلق بیان بازی میں شدت کے ساتھ ہی، افغان طالبان نے اسلام آباد کو سخت تنبیہ کی ہے اور خبردار کیا ہے کہ اگر پاکستانی افواج نے انسدادِ دہشت گردی کی کارروائیوں کے بہانے افغانستان کی علاقائی خودمختاری کی خلاف ورزی کی تو انہیں مہلک اور تباہ کن ردِعمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ طالبان کے مرکزی ترجمان ذبیح اللہ مجاہد کا یہ بیان، سرحد پار ممکنہ فوجی کارروائی کے لیے پاکستان کی جانب سے پیش کیے جانے والے دفاعِ خود کے جواز کو براہِ راست چیلنج کرتا ہے۔ اس دعوے کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے کہ افغان سرزمین سرحد پار حملوں کے لیے استعمال ہو رہی ہے، مجاہد نے زور دیا کہ پاکستان کے اندر بڑھتے ہوئے سیکیورٹی چیلنجز بی خاص طور پر تحریکِ طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کی پرتشدد کارروائیاں اور بلوچستان میں بدامنی بی مکمل طور پر اندرونی معاملات ہیں۔ انہوں نے اسلام آباد پر زور دیا کہ وہ اپنے داخلی سیکیورٹی بحران کو اندرونی طور پر حل کرے، نہ کہ الزام دوسروں پر عائد کرے یا افغان علاقے میں یکطرفہ فوجی مداخلت کی کوشش کرے۔ سرحدی علاقے کی انتہائی کشیدہ صورتحال کی عکاسی کرتے ہوئے، طالبان ترجمان کی تنبیہ کے چند گھنٹوں بعد ہی خیبر پختونخوا کے شہر کوہاٹ میں پولیس لائنز کمپلیکس کے اندر واقع ایک مسجد خودکش بم دھماکے کا نشانہ بنی۔ جمعہ کی نماز کے دوران ہونے والے اس شدید دھماکے سے عمارت کا کچھ حصہ منہدم ہو گیا، جس کے نتیجے میں کم از کم 31 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے، جبکہ کمپلیکس میں موجود مسلح حملہ آوروں کے ساتھ فائرنگ کا تبادلہ بھی ہوا۔ کوہاٹ حملے کا وقت سیکیورٹی کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات میں پڑنے والی دراڑ کو نمایاں کرتا ہے۔ جہاں ایک طرف اسلام آباد کو عسکریت پسندوں کے حملوں پر بڑھتے ہوئے داخلی دباؤ کا سامنا ہے، وہیں سرحدی خلاف ورزیوں کے خلاف کابل کا غیر لچکدار مؤقف اس بات کا اشارہ ہے کہ پاکستانی افواج کی جانب سے کوئی بھی یکطرفہ کارروائی ڈیورنڈ لائن پر براہِ راست فوجی تصادم کا خطرہ پیدا کرسکتی ہے۔ واضح رہے کہ طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے پاکستان کو افغانستان کے اندر کسی بھی قسم کی فوجی کارروائی کرنے سے خبردار کیا ہے اور سعودی عرب سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ طالبان اور اسلام آباد کے درمیان تنازعات میں ثالثی کا کردار ادا کرے۔ مجاہد نے 'العربیہ انگلش' کو بتایا کہ طالبان سعودی عرب کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں اور افغانستان کی تعمیرِ نو اور امن و استحکام کے فروغ کی کوششوں میں ریاض کے کردار کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب طالبان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کم کرنے میں بھی کردار ادا کرسکتا ہے۔ سعودی عرب اس سے قبل بھی طالبان اور پاکستان کے درمیان ثالثی کر چکا ہے۔ گزشتہ برس 17 فروری کو، سعودی ثالثی کے نتیجے میں طالبان نے سرحدی جھڑپوں کے دوران پکڑے گئے تین پاکستانی فوجیوں کو رہا کر دیا تھا۔ پاکستان بارہا طالبان پر یہ الزام عائد کرتا رہا ہے کہ وہ تحریکِ طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کے ارکان کو افغانستان میں پناہ دیتے ہیں اور انہیں پاکستان میں حملوں کی منصوبہ بندی اور کارروائیوں کے لیے افغان سرزمین استعمال کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ طالبان اس الزام کی تردید کرتے ہیں۔ مجاہد نے کہا کہ تحریکِ طالبان پاکستان، بلوچ گروہوں اور دیگر تنظیموں، جن کے ساتھ اسلام آباد کا تنازع ہے، نے برسوں تک پاکستان کے اندر کارروائیاں کی ہیں، اور ان گروہوں سے متعلق مسائل کا ذمہ دار افغانستان کو نہیں ٹھہرایا جانا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ طالبان تحریکِ طالبان پاکستان کو پاکستان کے خلاف افغان سرزمین استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتے، اور مزید کہا کہ طالبان کی پالیسی یہ ہے کہ افغان سرزمین کسی دوسرے ملک کے خلاف استعمال نہیں ہونی چاہیے۔ مجاہد نے پاکستان کو خبردار کیا کہ وہ 'دفاعِ خود' کے بہانے افغانستان کے اندر فوجی کارروائیاں نہ کرے۔ طالبان کے ترجمان نے کہا کہ اگر پاکستانی افواج افغانستان میں داخل ہوئیں یا افغان سرزمین پر فوجی کارروائیاں کیں تو طالبان افغانستان کے علاقے کا دفاع کریں گے۔

پاکستان میں صنفی تفریق برقرار۔ ۴۰ لاکھ لڑکیاں اسکول سے باہر

کراچی: سندھ نے صنفی تفریق کے حوالے سے صوبہ گیر سطح پر اپنا پہلا جائزہ لیا ہے جس کے اعداد و شمار پیش رفت کے ساتھ ساتھ کچھ دیرینہ خلا کی بھی عکاسی کرتے ہیں؛ اب بھی لاکھوں لڑکیاں اسکول سے باہر ہیں اور پولیس و عدلیہ میں خواتین کی نمائندگی انتہائی کم ہے۔ صوبائی حکومت کی جانب سے جمعہ کو جاری کردہ صنفی مساوات کی پہلی رپورٹ میں زچہ کی صحت، خواتین کے روزگار اور سیاسی شمولیت میں بہتری کی نشاندہی کی گئی ہے، تاہم خواندگی، اسکولوں میں داخلے، معاشی مواقع، ڈیجیٹل رسائی اور فیصلہ سازی کے عمل میں نمائندگی کے حوالے سے بدستور موجود تفاوت (فرق) کو بھی نمایاں کیا گیا ہے۔ رپورٹ کا اجرا کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ مراد علی شاہ نے تمام صوبائی محکموں کو ہدایت کی کہ وہ اس کے نتائج کی روشنی میں ہدف پر مبنی اصلاحات کریں، صنفی حساسیت پر مبنی طرزِ حکمرانی کو مضبوط بنائیں اور تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، روزگار اور عوامی نمائندگی تک خواتین اور لڑکیوں کی رسائی کو بہتر بنائیں۔ یہ رپورٹ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں انسانی حقوق کے لیے وزیر اعلیٰ کے معاون خصوصی راج ویر سنگھ سوڈھو نے پیش کی۔ اس رپورٹ کو صوبے کے لیے پالیسی سازی کا ایک نیا ذریعہ قرار دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ شاہ نے کہا کہ اس کے نتائج حکومت کو ان شعبوں کی نشاندہی کرنے میں مدد دیں گے جہاں پیش رفت ہوئی ہے اور جہاں فوری اقدامات کی ضرورت ہے، ساتھ ہی یہ شواہد پر مبنی منصوبہ بندی، وسائل کی تقسیم اور ادارہ جاتی اصلاحات میں بھی رہنمائی فراہم کریں گے۔ وزیر اعلیٰ شاہ نے کہا، "صنفی مساوات نہ صرف سماجی انصاف کا معاملہ ہے بلکہ پائیدار ترقی کے لیے ایک بنیادی ضرورت بھی ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ یہ نتائج خواتین اور لڑکیوں کو بااختیار بنانے کے لیے وضع کردہ پالیسیوں اور پروگراموں کو مضبوط بنانے میں معاون ثابت ہوں گے۔ رپورٹ کے مطابق، 2023 میں سندھ کی آبادی 55.69 ملین (5 کروڑ 56 لاکھ 90 ہزار) تک پہنچ گئی، جس میں 2.57 فیصد سالانہ شرح سے اضافہ ہوا۔ اس دوران ہر 100 خواتین کے مقابلے میں مردوں کی تعداد 108.76 تھی۔ صحت کے شعبے میں بھی پیش رفت ریکارڈ کی گئی؛ صوبائی صحت کا بجٹ 2023-24 میں 214.5 ارب روپے سے بڑھ کر 2024-25 میں 267.54 ارب روپے ہو گیا اور اندازہ ہے کہ 2025-26 میں یہ 318.22 ارب روپے تک پہنچ جائے گا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ زچہ کی اموات کی شرح فی ایک لاکھ زندہ پیدائشوں پر 314 سے کم ہو کر 224 رہ گئی، جبکہ نوزائیدہ بچوں کی اموات کی شرح فی ایک ہزار زندہ پیدائشوں پر 24 ریکارڈ کی گئی۔ تاہم، تعلیم ایک بڑا چیلنج بنی رہی۔ مردوں میں شرح خواندگی 68 فیصد اور خواتین میں 47 فیصد رہی، جبکہ دیہی علاقوں میں خواتین کی شرح خواندگی صرف 27.52 فیصد تھی۔ رپورٹ کے مطابق، 5 سے 16 سال کی عمر کی 40 لاکھ 80 ہزار سے زائد لڑکیاں اسکول سے باہر ہیں۔ عدلیہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں میں بھی خواتین کی نمائندگی کم رہی۔ پولیس فورس میں خواتین کا تناسب صرف 4.34 فیصد، پراسیکیوٹرز میں 18.3 فیصد اور ججوں میں 13.7 فیصد ہے۔

ہندوستان کے ساتھ ۱۰۱ر معاہدوں کا جائزہ، بنگلہ دیش نے منسوخی کی تردید کی

مونی نے جمعہ کی دیر رات فون پر اے این آئی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ مختلف اوقات میں ہندوستان کے ساتھ کیے گئے معاہدوں کو منسوخ کرنے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کے چیف وہپ نورالاسلام مونی نے کہا ہے کہ ہندوستان کے ساتھ کیے گئے 101 معاہدوں اور مفاہمت کی یادداشتوں (ایم او یوز) کا جائزہ لینے کا مقصد ان میں موجود کسی بھی تضاد یا خامی کی نشاندہی کرنا اور اسے دور کرنا ہے، تاکہ یہ معاہدے دونوں ملکوں کے مفادات کے مطابق کام کرسکیں۔ مونی نے جمعہ کی دیر رات فون پر اے این آئی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ مختلف اوقات میں ہندوستان کے ساتھ کیے گئے معاہدوں کو منسوخ کرنے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ ان کے مطابق جائزے کے دوران اگر کسی معاہدے میں ایسی شقیں پائی گئیں جو بنگلہ دیش کے مفادات کے خلاف ہوں تو انہیں مذاکرات کے ذریعے دور کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا، "ہم ہندوستان کے ساتھ کیے گئے معاہدوں کا جائزہ لے رہے ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ ان میں کوئی تضاد تو نہیں ہے۔ اگر کوئی تضاد پایا گیا تو اسے دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔" مونی نے مزید کہا کہ بنگلہ دیش کی متعلقہ وزارتیں اور محکمے موجودہ معاہدوں کا الگ الگ جائزہ لیں گے۔ اگر کسی معاہدے میں کوئی تضاد سامنے آیا تو ہی ہندوستان کے ساتھ اس معاملے پر بات چیت کی جائے گی۔ مونی نے گزشتہ ہفتے بھی کہا تھا کہ حکومت سابق عوامی لیگ حکومت کے دور میں ہندوستان کے ساتھ کیے گئے 101 ایم او یوز اور معاہدوں کا جائزہ لے رہی ہے اور اس کا نتیجہ جلد سامنے آئے گا۔ انہوں نے کہا تھا، "ہم 101 معاہدوں کا جائزہ لے رہے ہیں اور آپ کو جلد اس جائزے کا نتیجہ مل جائے گا۔" یہ جائزہ ایسی اطلاعات کے درمیان ہو رہا ہے کہ بنگلہ دیش رابطہ کاری، بنیادی ڈھانچے اور دیگر شعبوں میں ہندوستان کے ساتھ دوطرفہ تعاون سے متعلق معاہدوں کا اپنے قومی مفادات کی روشنی میں جائزہ لے رہا ہے۔ نئی دہلی نے ان اطلاعات کا نوٹس لیا ہے، تاہم ہندوستانی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ اسے ڈھاکہ کی جانب سے اس سلسلے میں ابھی تک کوئی باضابطہ اطلاع نہیں ملی ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعہ کو دو ہفتہ وار پریس بریفنگ میں کہا، "ہم نے بھی اس معاملے سے متعلق کچھ میڈیا رپورٹس دیکھی ہیں، لیکن ہمیں باضابطہ طور پر کچھ نہیں بتایا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہندوستان اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گا۔" ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان پہلے کیے گئے معاہدوں میں رابطہ کاری کا شعبہ بھی شامل ہے۔ ان میں بنگلہ دیش کے چٹوگرام اور مونگلا بندرگاہوں کے ذریعے ہندوستان کی شمال مشرقی ریاستوں کے لیے سامان کی نقل و حمل کی سہولت بھی شامل ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ موجودہ جائزے میں ایسے انتظامات اور ان کی شرائط کو بھی جانچا جا رہا ہے۔ توانائی کا تعاون بھی دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کا ایک اہم شعبہ ہے۔ بنگلہ دیش اپنی بجلی کی ضروریات کے ایک حصے کیلئے درآمدی بجلی اور سرحد پار ایندھن کے انتظامات پر انحصار کرتا ہے۔ دستیاب معلومات کے مطابق بعض بجلی خرید معاہدوں کے تحت ادائیگی میں تاخیر ہوئی ہے اور بنگلہ دیش میں زرمبادلہ کی کمی کے باعث مالی شرائط پر دوبارہ بات چیت کی درخواستیں بھی سامنے آئی ہیں۔

بنگلہ دیش میں خواتین کی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں دور کرنے کی ضرورت

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں تعلیم کے شعبے میں خواتین کی نمایاں پیش رفت کے باوجود معاشی سرگرمیوں اور سیاسی فیصلہ سازی میں ان کی شرکت بدستور محدود ہے۔ گلوبل جینڈر گیپ رپورٹ 2026 کے مطابق بنگلہ دیش جنوبی ایشیا میں پہلے نمبر پر برقرار ہے، لیکن عالمی درجہ بندی میں 55 درجے نیچے آ کر 145 ممالک میں 79 ویں مقام پر پہنچ گیا ہے۔ صنفی مساوات کا مجموعی اسکور بھی 2025 کے 77.5 فیصد سے کم ہو کر 71.2 فیصد رہ گیا۔ تعلیم میں صورتحال نسبتاً بہتر ہے۔ تعلیمی حصول کے شعبے میں صنفی مساوات 96.1 فیصد تک پہنچ چکی ہے اور پرائمری و سیکنڈری سطح پر لڑکوں اور لڑکیوں کے داخلوں میں مکمل مساوات حاصل کی گئی ہے، تاہم اعلیٰ تعلیم میں فرق اب بھی موجود ہے۔ صحت کے شعبے میں صنفی مساوات تقریباً 96 فیصد ہے۔ اس کے برعکس خواتین کی معاشی شرکت ایک بڑی کمزوری بنی ہوئی ہے۔ اقتصادی شرکت اور مواقع کے شعبے میں بنگلہ دیش کا اسکور صرف 41.9 فیصد ہے اور ملک 145 ممالک میں 142 ویں نمبر پر ہے۔ افرادی قوت میں صنفی مساوات بھی 2006 کے 61.1 فیصد سے کم ہو کر 48 فیصد رہ گئی ہے۔ سیاسی میدان میں بھی ملی جلی تصویر سامنے آتی ہے۔

صنفی مساوات میں پاکستان دنیا کے آخری تین ممالک میں شامل

اسلام آباد: ورلڈ اکنامک فورم کی گلوبل جینڈر گیپ رپورٹ 2026 میں پاکستان کو صنفی مساوات کے لحاظ سے دنیا کے آخری تین ممالک میں شمار کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان میں مجموعی صنفی مساوات کی شرح 59.5 فیصد رہی، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً تین فیصد بہتر ہے۔ رپورٹ میں پاکستان 38 کم متوسط آمدنی والے ممالک میں سب سے نیچے رہا، جبکہ رپورٹ میں شامل سات جنوبی ایشیائی ممالک میں بھی اس کی پوزیشن سب سے کم رہی۔ تاہم 2006 کے مقابلے میں پاکستان نے اپنا صنفی فرق 5.2 فیصد پوائنٹس کم کیا ہے اور 2026 میں ایک دہائی کی سب سے بڑی سالانہ بہتری ریکارڈ کی گئی، جس کی بنیادی وجہ تعلیم کے شعبے میں پیش رفت بتائی گئی ہے۔ معاشی شرکت اور مواقع کے شعبے میں پاکستان 144 ویں نمبر پر رہا۔ مردوں کی لیبر فورس میں شرکت 81.46 فیصد کے مقابلے میں خواتین کی شرح صرف 28.21 فیصد رہی۔ اعلیٰ انتظامی اور فیصلہ ساز عہدوں میں خواتین کا حصہ بھی صرف 6.13 فیصد بتایا گیا۔ تعلیم کے شعبے میں صورتحال نسبتاً بہتر ہوئی اور پاکستان 130 ویں نمبر پر پہنچ گیا۔ مردوں کی شرح خواندگی 69.14 فیصد جبکہ خواتین کی 48.52 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ اعلیٰ تعلیم میں مرد اور خواتین کے داخلوں کے درمیان فرق نسبتاً کم ہے۔ سیاسی بااختیاری میں پاکستان 107 ویں نمبر پر رہا۔ پارلیمان میں خواتین کا حصہ 21.69 فیصد جبکہ وزارتی عہدوں پر صرف 3.45 فیصد ہے۔ صحت اور بقا کے شعبے میں پاکستان کی عالمی درجہ بندی 127 ویں رہی۔ رپورٹ میں خواتین کے لیے انصاف، وراثت اور طلاق سے متعلق حقوق میں موجود عدم مساوات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق 24.9 فیصد پاکستانی خواتین اپنی زندگی میں صنفی تشدد کا سامنا کر چکی ہیں۔

پاکستان میں پولیس ہیڈکوارٹر پر حملے میں ہلاکتوں کی تعداد 31 ہو گئی

اسلام آباد: شمالی پاکستان میں پولیس ہیڈکوارٹر پر ہونے والے دھماکے اور مسلح حملے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد کم از کم 31 ہو گئی ہے، جن میں 16 پولیس اہلکار بھی شامل ہیں۔ ایک اعلیٰ پولیس عہدیدار نے ہفتے کے روز اے ایف پی کو بتایا کہ اس واقعے میں 100 سے زائد افراد زخمی بھی ہوئے ہیں جبکہ جائے وقوعہ پر لڑائی کا سلسلہ جاری ہے۔ عہدیدار نے کہا، "عسکریت پسندوں کے حملے اور خودکش بم دھماکے میں اب تک کم از کم 31 افراد ہلاک اور 100 سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ حملہ جمعہ کی سہ پہر اس وقت ہوا جب عسکریت پسندوں نے کوہاٹ میں واقع اولڈ پولیس لائنز کمپلیکس پر دھاوا بول دیا۔ کوہاٹ پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کا ایک شہر ہے جس کی آبادی تقریباً 2 لاکھ 20 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ کمپلیکس ضلعی سطح کے پولیس ہیڈکوارٹر کے طور پر کام کرتا ہے اور یہاں کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ (سی ٹی ڈی)، اسپیشل برانچ اور پولیس کے کئی دیگر یونٹس کے دفاتر موجود ہیں۔ پولیس عہدیدار کے مطابق، کچھ عسکریت پسند کمپلیکس کے اسپیشل برانچ والے حصے میں موجود ہیں۔ پولیس عہدیدار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر اے ایف پی کو بتایا، "کئی عسکریت پسند ابھی تک کوہاٹ پولیس کمپلیکس کے اسپیشل برانچ والے حصے میں چھپے ہوئے ہیں۔" عہدیدار نے مزید کہا، "گزشتہ رات گئے سے ان کے ساتھ فائرنگ کا تبادلہ جاری ہے۔ ان کی درست تعداد ابھی واضح نہیں ہے۔" پاکستان نے خیبر پختونخوا اور جنوبی سرحدی صوبے بلوچستان میں حملوں میں اضافے کی وجہ افغانستان سے آنے والی عسکریت پسندی کو قرار دیا ہے۔ تاہم طالبان حکومت نے اس معاملے میں افغان ملوث ہونے کی تردید کی ہے۔ ان الزامات کے باعث دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان شدید کشیدگی اور مسلح تنازع پیدا ہوا ہے۔ پاکستان نے افغان سرزمین پر مہلک فضائی حملے بھی کیے ہیں اور کہا ہے کہ ان میں عسکریت پسندوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ کابل میں طالبان حکومت اور اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ جون میں مشرقی افغانستان پر پاکستان کے حالیہ فضائی حملوں میں درجنوں شہری ہلاک ہوئے تھے۔

بحیرہ جنوبی چین میں چینی جہاز کی فلپائنی سرکاری بحری جہاز سے ٹکر

منیلا: فلپائن نے الزام عائد کیا ہے کہ چینی کوسٹ گارڈ کے ایک جہاز نے بحیرہ جنوبی چین کے متنازع پانیوں میں فلپائنی حکومت کے بحری جہاز BRP Datu Magat Salamat کو جان بوجھ کر ٹکر ماری، جس سے جہاز کے ایک حصے کو نقصان پہنچا۔ واقعے میں کسی شخص کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔ فلپائنی کوسٹ گارڈ کے مطابق یہ واقعہ صوبہ پالاوان کے ساحل سے تقریباً 54 ناٹیکل میل دور پیش آیا۔ فلپائنی جہاز ماہی گیروں کو ایندھن فراہم کرنے کے مشن پر تھا۔ حکام کا کہنا ہے کہ چینی کوسٹ گارڈ کا جہاز پہلے فلپائنی جہاز کے راستے سے صرف تقریباً 10 میٹر کے فاصلے پر گزرا اور چند منٹ بعد دوبارہ یہی حرکت کرتے ہوئے اس سے ٹکرا گیا۔ ٹکر کے نتیجے میں فلپائنی جہاز کی دائیں جانب ریلنگ، دھاتی ڈھانچے اور ڈیک پر موجود بعض آلات کو نقصان پہنچا اور ملبہ ڈیک پر بکھر گیا۔ فلپائنی کوسٹ گارڈ نے واقعے کی ویڈیو بھی جاری کی ہے۔ چین نے فلپائن کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے حادثے کی ذمہ داری فلپائنی جہاز پر عائد کی ہے۔ چینی حکام کا کہنا ہے کہ فلپائنی جہاز نے بار بار دی جانے والی وارننگز کو نظرانداز کیا، اچانک راستہ تبدیل کیا اور چینی جہاز کے سامنے آ گیا۔

بنگلہ دیش کا توانائی بحران بار بار کیوں لوٹ آتا ہے؟

گیس اور بجلی کی قلت نے نظام کی کمزوریاں بے نقاب کر دیں

ڈھاکہ: بنگلہ دیش ایک بار پھر شدید توانائی بحران کا سامنا کر رہا ہے، جہاں گیس کی قلت کے ساتھ روزانہ کئی گھنٹوں کی لوڈشیڈنگ نے گھریلو صارفین، صنعتوں اور معیشت پر دباؤ بڑھا دیا ہے۔ ماہر اقتصادیات اور توانائی امور کے کارکن انو محمد کے مطابق موجودہ بحران اچانک پیدا نہیں ہوا بلکہ کئی دہائیوں سے اختیار کی جانے والی پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ ان کے مطابق 1990 کی دہائی سے توانائی کے شعبے میں غیر ملکی کمپنیوں اور درآمدات پر انحصار بڑھتا گیا، جبکہ مقامی اداروں اور ملکی توانائی وسائل کی تلاش اور ترقی کو مطلوبہ ترجیح نہیں دی گئی۔ 2010 کے پاور سیکٹر ماسٹر پلان میں ایل این جی، کوئلے اور جوہری توانائی کو نمایاں جگہ ملی، لیکن قابل تجدید توانائی محدود رہی۔ بنگلہ دیش نے درآمدی ایل این جی پر بھی بڑی حد تک انحصار کیا ہے، جس سے عالمی قیمتوں اور سپلائی میں خلل کے اثرات براہ راست ملکی توانائی نظام پر پڑتے ہیں۔ ملک کے دو ایل این جی ٹرمینلز میں سے کسی ایک میں خرابی بھی گیس کی فراہمی کو متاثر کر سکتی ہے۔ انو محمد کا کہنا ہے کہ پیٹرو بنگلہ اور باپیکس جیسے قومی اداروں کی تکنیکی صلاحیت بڑھانے اور ملکی گیس کے ذخائر کی تلاش پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان کے مطابق بھولا کے گیس ذخائر کو قومی گرڈ سے جوڑنے، موجودہ گیس فیلڈز کی پیداوار بڑھانے اور سمندر میں گیس کی تلاش تیز کرنے سے درآمدات پر انحصار کم کیا جا سکتا ہے۔ قابل تجدید توانائی کو بھی ممکنہ حل قرار دیا گیا ہے۔ بنگلہ دیش میں شمسی توانائی کی بڑی گنجائش موجود ہے اور زرعی و صنعتی سرگرمیوں کے دوران دن کے وقت شمسی بجلی کا استعمال توانائی کی طلب کا ایک حصہ پورا کر سکتا ہے۔ تاہم اس کے لیے سرمایہ کاری، مقامی پیداوار، دیکھ بھال اور مؤثر پالیسی فریم ورک ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مضمون میں بنیادی نکتہ یہ سامنے آتا ہے کہ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت میں اضافے کے باوجود بنگلہ دیش کا توانائی نظام درآمدی ایندھن، کمزور مقامی ادارہ جاتی صلاحیت اور ناکافی ملکی گیس کی تلاش کے باعث بار بار بحران کا شکار ہو رہا ہے۔ طویل مدتی حل کے لیے مقامی گیس، مضبوط قومی اداروں اور قابل تجدید توانائی پر زیادہ توجہ دینے کی تجویز دی گئی ہے۔

افغان میڈیکل گریجویٹس کا پاکستان سے واپسی کے حکم کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج

ان کا موقف ہے کہ یہ فیصلہ انہیں طبی پریکٹس کیلئے ضروری لازمی کلینیکل ٹریننگ مکمل کرنے سے غیر قانونی طور پر روکتا ہے

لاہور: پانچ افغان میڈیکل گریجویٹس نے پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی جانب سے انہیں افغانستان واپس بھیجنے کے احکامات کو چیلنج کیا ہے۔ ان کا موقف ہے کہ یہ فیصلہ انہیں طبی پریکٹس کے لیے ضروری لازمی کلینیکل ٹریننگ مکمل کرنے سے غیر قانونی طور پر روکتا ہے۔ یہ گریجویٹس، جو لاہور میں واقع شیخ خلیفہ بن زاید النہیان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج کے سابق طلبہ ہیں، نے لاہور ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی۔ انہوں نے یہ قدم اس وقت اٹھایا جب پاکستان کی ہائر ایجوکیشن کمیشن کے زیر انتظام علامہ اقبال اسکالرشپ پروگرام کے تحت پانچ سالہ ایم بی بی ایس کی ڈگری مکمل کرنے کے باوجود، ایک سالہ ہاؤس جاب یا انٹرنشپ کے لیے اپنی رجسٹریشن کے معاملے پر مہینوں تک غیر یقینی صورتحال برقرار رہی۔ درخواست میں پی ایم ڈی سی، وفاقی حکومت، وزارتِ قومی صحت کی خدمات، ہائر ایجوکیشن کمیشن، یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، پنجاب کے محکمہ صحت اور متعلقہ میڈیکل کالج کو فریق بنایا گیا ہے۔ گریجویٹس کا استدلال ہے کہ ڈگریاں مکمل کرنے کے بعد انہیں واپس بھیجنے کا حکم دینے کا کوئی قانونی اختیار پی ایم ڈی سی کے پاس نہیں ہے، کیونکہ پاکستان کے طبی تعلیم کے قوانین میں ایسی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے۔ درخواست کے مطابق، 31 جولائی اور یکم ستمبر کو جاری ہونے والے پی ایم ڈی سی کے نوٹیفکیشنز میں میڈیکل کالجوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ افغان طلبہ کی افغانستان واپسی میں سہولت فراہم کریں اور موجودہ تعلیمی سیشن کے دوران نئے افغان میڈیکل اور ڈینٹل طلبہ کے داخلے پر پابندی عائد کریں۔ گریجویٹس کا کہنا ہے کہ ان ہدایات نے عملی طور پر ان کی پیشہ ورانہ رجسٹریشن معطل کر دی ہے اور انہیں میڈیکل لائسنس کے حصول کے لیے لازمی انٹرنشپ شروع کرنے سے روک دیا ہے۔ درخواست گزاروں کا موقف ہے کہ یہ احکامات پاکستان کے آئین کے تحت مناسب قانونی عمل، قانون کے سامنے مساوات اور انسانی وقار کی آئینی ضمانتوں کے ساتھ ساتھ ملک کی بین الاقوامی انسانی حقوق کی ذمہ داریوں کی بھی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ وہ یہ بھی دلیل دیتے ہیں کہ یہ اقدامات امتیازی ہیں کیونکہ ان کا ہدف وہ افغان شہری ہیں جو پہلے ہی پاکستان میں طبی تعلیم کے کئی سال مکمل کر چکے ہیں۔ ان کا یہ قانونی چیلنج اس وقت سامنے آیا ہے جب گزشتہ ہفتے لاہور ہائی کورٹ نے لاہور کے مختلف اداروں میں زیرِ تعلیم 13 افغان میڈیکل طلبہ کے لیے پی ایم ڈی سی کی ہدایات کو عارضی طور پر معطل کر دیا تھا۔ عدالت نے انہیں تعلیم جاری رکھنے، امتحانات میں بیٹھنے اور کیس کی کارروائی کے دوران یونیورسٹی ہاسٹلز میں واپس جانے کی اجازت دی تھی۔ جسٹس خالد اسحاق نے حکم دیا کہ مزید سماعتوں تک درخواست گزاروں کے لیے کونسل کے احکامات معطل رہیں گے۔

بلوچستان میں لاپتہ بلوچ طالب علم کی موت کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ

بلوچستان: بلوچ یکجہتی کمیٹی (بی وائی سی) نے 20 سالہ بلوچ طالب علم عمران علی کے مبینہ طور پر جبری طور پر لاپتہ کیے جانے اور بعد میں اس کی موت پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ کمیٹی نے عمران کی موت سے متعلق حالات کی فوری، آزادانہ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ بی وائی سی کی ایکس پر جاری پوسٹ کے مطابق کیچ کے زموران کے رہنے والے اور اسلم کے بیٹے عمران علی کو مبینہ طور پر 27 اگست 2025 کو کوئٹہ سے جبری طور پر لاپتہ کیا گیا تھا۔ پوسٹ کے مطابق عمران تعلیم حاصل کرنے کے لیے کوئٹہ گیا تھا اور 'اے ون سٹی' میں ایک کرائے کے کمرے میں رہ رہا تھا۔ اسی دوران کاؤنٹر ٹیررزم ڈپارٹمنٹ (سی ٹی ڈی) کے اہلکاروں نے مبینہ طور پر اسے حراست میں لے لیا۔ بی وائی سی نے کہا کہ عمران کے لاپتہ ہونے کے بعد اس کے اہل خانہ نے اس کی رہائی کی اپیل کی تھی۔ خاندان کا کہنا تھا کہ اگر عمران نے کوئی جرم کیا ہے تو اسے عدالت کے سامنے پیش کیا جائے اور اسے منصفانہ سماعت کا موقع دیا جائے۔ تاہم، کمیٹی کے مطابق تقریباً ایک سال تک عمران کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ بی وائی سی کی ایکس پوسٹ کے مطابق حکام نے 6 اگست 2026 کو اہل خانہ کو بتایا کہ عمران کی موت مئی میں ہی ہو چکی تھی۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ اس کے خاندان کو اس کی موت کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی گئی اور اس کی لاش بھی خاندان کو بتائے بغیر دفن کر دی گئی۔ کمیٹی نے مزید دعویٰ کیا کہ حراست سے رہا ہونے والے کچھ افراد نے تصدیق کی تھی کہ انہوں نے عمران کو حراست میں دیکھا تھا۔ دوسری جانب، رپورٹس کے مطابق حکام کا کہنا ہے کہ عمران ایک مسلح جھڑپ میں مارا گیا تھا۔ بی وائی سی نے کہا کہ عمران کے پہلے لاپتہ ہونے اور مبینہ حراست کے حالات کو دیکھتے ہوئے اس کی موت کی وجوہات کی فوری، آزادانہ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات ضروری ہیں، جس میں فرانزک جانچ بھی شامل ہونی چاہیے۔ کمیٹی کے مطابق عمران کی لاش سول اسپتال کوئٹہ لائی گئی تھی اور مبینہ طور پر مناسب شناخت اور خاندان کو اطلاع دیے بغیر اسے دفن کر دیا گیا۔ بی وائی سی نے عمران علی کے مبینہ جبری طور پر لاپتہ کیے جانے، تشدد اور ماورائے عدالت قتل کے معاملے پر اقوام متحدہ کے ماہرین کی جانب سے ظاہر کی گئی تشویش کا بھی حوالہ دیا۔ کمیٹی کے مطابق اقوام متحدہ کے ماہرین نے آزادانہ تحقیقات، ذمہ دار افراد کا احتساب اور عمران کی لاش کو احترام کے ساتھ اس کے خاندان کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ بی وائی سی کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ کے ماہرین نے اس معاملے کو بلوچستان میں بلوچ افراد کو مبینہ طور پر غیر قانونی طور پر حراست میں لینے، تشدد کا نشانہ بنانے، جبری طور پر لاپتہ کرنے اور قانونی کارروائی کے بغیر قتل کیے جانے کے وسیع تر رجحان سے جوڑا ہے۔ کمیٹی نے معاملے کی مسلسل بین الاقوامی نگرانی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ عمران علی کے اہل خانہ کو یہ جاننے کا مکمل حق ہے کہ ان کے ساتھ حقیقت میں کیا ہوا۔

صدر شی کے دورہ امریکہ سے چند روز قبل ٹرمپ نے روس سے

توانائی کی درآمدات پر چین کو ہدف بنانے والے بل پر دستخط کر دیئے

واشنگٹن ڈی سی۔ 19 ستمبر۔ ایم این این۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعہ کے روز پابندیوں کے ایک نئے بل پر دستخط کر کے اسے قانون کی شکل دے دی؛ یہ بل روس سے توانائی خریدنے والے بڑے ممالک بی چین اور بھارت بی کو ہدف بناتا ہے۔ یہ پیش رفت چینی صدر شی جن پنگ کے سرکاری دورے پر واشنگٹن آمد سے محض چند روز قبل ہوئی ہے۔ وائٹ ہاؤس نے ایک مختصر بیان جاری کیا جس میں کہا گیا کہ صدر نے "لنڈسے او گراہم سینکشننگ رشیا اینڈ ایران ایکٹ آف 2026 پر دستخط کر دیے ہیں۔ یہ قانون روس پر قانونی پابندیوں، ٹیرف (محصولات) اور دیگر ممانعتوں کی توثیق اور توسیع کرتا ہے اور ایران پر عائد موجودہ پابندیوں کا دائرہ کار بھی بڑھاتا ہے۔ امریکی ایوانِ نمائندگان نے بدھ کے روز 159 کے مقابلے میں 262 ووٹوں کی واضح اکثریت سے اس بل کی منظوری دی تھی۔ اس سے قبل سینیٹ نے گزشتہ ماہ 11 کے مقابلے میں 86 ووٹوں کی بھاری اکثریت سے اس بل کو منظور کیا تھا۔ اس قانون سازی کی حمایت اصل میں آنجہانی ریپبلکن سینیٹر لنڈسے گراہم نے کی تھی (جن کا انتقال جولائی میں ہوا تھا)۔ یہ قانون ٹرمپ کو اختیار دیتا ہے کہ وہ روسی تیل اور قدرتی گیس کے پانچ بڑے خریداروں پر 100 فیصد تک ٹیرف عائد کر سکیں، جس سے خارجہ پالیسی میں ان کے ٹیرف پر مبنی انداز میں ایک اور پہلو کا اضافہ ہو جائے گا۔ یہ بل روس کی توانائی اور دفاعی صنعتوں پر بھی پابندیاں سخت کرے گا، موجودہ پابندیوں سے بچنے کے لیے استعمال ہونے والے روسی ٹینکروں کے بیڑے کو ہدف بنائے گا اور ایران کے خلاف مزید اقدامات متعارف کرائے گا۔ اس بل میں ان ممالک کا واضح طور پر نام نہیں لیا گیا ہے جنہیں ٹیرف کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، لیکن توقع ہے کہ اس کی شقیں چین اور بھارت جیسے بڑے درآمد کنندگان پر اثر انداز ہوں گی۔ جاپان، فرانس، ہنگری اور بیلجیم جیسے ممالک کو ممکنہ طور پر استثنیٰ مل سکتا ہے کیونکہ وہ روس سے توانائی کی کم مقدار درآمد کرتے ہیں اور اس پر انحصار کم کرنے کے لیے اقدامات کر رہے ہیں۔ چین نے جمعرات کو اس اقدام پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بیجنگ مساوات اور باہمی مفاد کی بنیاد پر دیگر ممالک کے ساتھ اقتصادی اور تجارتی تعاون کرتا ہے۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان گو جیاکون نے کہا، چین ایسی لانگ آرم جیورسڈکشن کی مخالفت کرتا ہے جس کی کوئی بنیاد بین الاقوامی قانون یا اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی اجازت میں موجود نہ ہو۔ ورلڈ ایغور کانگریس (WUC) نے امریکی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ چینی صدر شی جن پنگ کے دورۂ امریکہ کے دوران سنکیانگ میں ایغور مسلمانوں اور دیگر ترک مسلم برادریوں کے خلاف مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور نسل کشی کے معاملے کو اعلیٰ سطح پر اٹھایا جائے۔ تنظیم نے کہا کہ چین کے ساتھ سفارتی اور اقتصادی معاملات پر بات چیت کے دوران انسانی حقوق کو نظرانداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ اس نے امریکی حکام پر زور دیا کہ وہ شی جن پنگ کے ساتھ ملاقاتوں میں ایغوروں کی صورتحال کو واضح طور پر مذاکرات کے ایجنڈے میں شامل کریں۔ ورلڈ ایغور کانگریس کا کہنا ہے کہ سنکیانگ میں بڑے پیمانے پر حراست، جبری مشقت، مذہبی اور ثقافتی پابندیوں اور خاندانوں کو الگ کرنے سمیت متعدد سنگین مسائل بدستور موجود ہیں۔ تنظیم نے عالمی برادری سے بھی مطالبہ کیا کہ چین پر انسانی حقوق کی بین الاقوامی ذمہ داریوں کی پاسداری کے لیے دباؤ برقرار رکھا جائے۔ چین ان الزامات کی تردید کرتا رہا ہے اور اس کا موقف ہے کہ سنکیانگ سے متعلق مغربی ممالک اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے الزامات سیاسی نوعیت کے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ہم صرف جہان میں طعام ڈھونڈتے رہے

ہم مسلمان حلال وحرام کے معاملے میں حساس ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، اور یہ حساسیت قابل قدر ہے۔لیکن ہمیں حلال کے تصور کو صرف گوشت کی نوعیت تک محدود نہیں کرنا چاہیے۔حلال کمائی بھی ضروری ہے، حلال طریقۂ تجارت بھی۔اگر کسی چیز میں حرام اجزا نہ ہوں لیکن اسے فروخت کرتے ہوئے دھوکا دیا جائے، وزن کم کیا جائے، معیار چھپایا جائے، خراب چیز کو اچھی ظاہر کیا جائے، یا خریدار کی لاعلمی سے فائدہ اٹھایا جائے، تو ہمیں اپنے تجارتی اخلاق پر بھی غور کرنا ہوگا۔اسلام نے تجارت کو ممنوع نہیں کیا؛ بلکہ دیانت دار تجارت کو عزت دی۔مسئلہ بازار کا وجود نہیں، بازار کے اخلاق کا زوال ہے۔ہمیں یہ سوال بھی کرنا چاہیے: کیا بسیار خوری ہماری زندگی کا حصہ بن گئی ہے؟ کھانا اللہ کی نعمت ہے، مگر ہر نعمت کا شکر اس کے درست استعمال میں ہے۔

مسعود محبوب خان (ممبئی)

ہم صرف جہان میں طعام ڈھونڈتے رہے

یہ مصرع محض ایک شعری جملہ نہیں، بلکہ ہمارے اجتماعی رویّوں کے سامنے رکھا ہوا ایک ایسا آئینہ ہے جس میں اگر ہم ذرا ٹھہر کر اپنا چہرہ دیکھیں تو شاید بہت کچھ ایسا نظر آئے جس سے نظریں چرانا آسان نہ ہو۔ یہ سوال صرف دسترخوان کی وسعت، کھانوں کی کثرت یا بازاروں کی رونق کا نہیں؛ اصل سوال یہ ہے کہ ہماری ترجیحات کیا ہیں، ہماری خواہشات کا مرکز کیا ہے اور ہماری اجتماعی زندگی کا مقصد کیا رہ گیا ہے؟ مسلمانوں کی تاریخ میں کھانا کبھی زندگی کا مقصد نہیں رہا۔ رزق اللہ کی نعمت تھا، کھانا جسم کی ضرورت تھی، اور دسترخوان شکر، سخاوت، صلۂ رحمی اور باہمی محبت کا ذریعہ۔ لیکن جب ضرورت خواہش میں، خواہش عادت میں اور عادت زندگی کے مرکزی مقصد میں تبدیل ہوجائے تو انسان کے سامنے ایک بنیادی سوال کھڑا ہو جاتا ہے: کیا ہم ضرورت کے لیے کھا رہے ہیں یا کھانے کے لیے جی رہے ہیں؟ آج کسی بھی بڑے شہر میں چلیے، خصوصاً ان علاقوں میں جہاں مسلم آبادی زیادہ ہے، تو ایک مخصوص معاشرتی منظرنامہ دکھائی دیتا ہے۔ گلی گلی ہوٹل، چائے کے مراکز، فاسٹ فوڈ کے اسٹال، تلی ہوئی اشیا کی دکانیں، مٹھائی کی بھرمار، رنگ برنگے مشروبات، چائنیز اور دیگر فاسٹ فوڈ کے نام پر نت نئے ذائقوں کی یلغار۔ گویا بازار کا ایک بڑا حصہ ہمارے معدے کی تسکین کے لیے وقف ہو چکا ہے۔ مسئلہ یہ نہیں کہ ہوٹل کیوں ہیں، مٹھائی کی دکانیں کیوں ہیں یا لوگ اپنی پسند کا کھانا کیوں کھاتے ہیں۔ مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب معیار، صحت، اعتدال، دیانت اور حلال وحرام کی حدود پس پشت چلی جائیں۔

بعض مقامات پر ناقص اور غیر معیاری اجزا، غیر صحت بخش تیل، مضرِ صحت رنگ و کیمیکلز، ملاوٹ شدہ اشیا اور حفظانِ صحت کے اصولوں سے بے اعتنائی کی شکایات سامنے آتی رہتی ہیں۔ کہیں دودھ میں ملاوٹ کا مسئلہ ہے، کہیں ناقص گوشت کا، کہیں غیر معیاری مٹھائیوں کا، اور کہیں بار بار استعمال ہونے والے تیل اور حفظانِ صحت کے ناقص انتظامات کا۔ یہ صرف صحت کا مسئلہ نہیں؛ یہ دیانت، ذمّہ داری اور اخلاق کا مسئلہ بھی ہے۔ ہمیں یہ سوال بھی اپنے آپ سے کرنا ہوگا کہ اگر ایک شخص دوسروں کو ایسی چیز فروخت کرتا ہے جس کے بارے میں وہ خود جانتا ہے کہ وہ صحت کے لیے نقصان دہ ہے، تو کیا صرف اس لیے اس کی ذمّہ داری ختم ہوجاتی ہے کہ خریدار نے اپنی مرضی سے اسے خریدا ہے؟ رزق کمانا عبادت بن سکتا ہے، لیکن رزق کمانے کے نام پر دوسروں کی صحت سے کھیلنا عبادت نہیں بن سکتا۔ ہماری ایک بڑی اجتماعی کمزوری یہ بھی بنتی جارہی ہے کہ ذائقہ معیار پر غالب آ گیا ہے۔ جس کھانے میں زیادہ تیل، زیادہ نمک، زیادہ شکر اور زیادہ مصالحہ ہو، وہ زیادہ لذیذ سمجھا جاتا ہے۔ ظاہری رنگ، خوشبو اور فوری ذائقہ ہماری ترجیحات بن گئے ہیں؛ اس بات کی فکر کم ہوتی جارہی ہے کہ اس کھانے کا ہمارے جسم پر طویل مدتی اثر کیا ہوگا۔ بچّوں کے ہاتھ میں گھر کے پھلوں اور سادہ غذاؤں کے بجائے پیکٹ، بوتلیں، تلی ہوئی اشیا اور میٹھے مشروبات زیادہ دکھائی دینے لگے ہیں۔ نوجوانوں کے لیے فاسٹ فوڈ محض کبھی کبھار کی تفریح نہیں رہا، بلکہ روزمرّہ طرزِ زندگی کا حصّہ بنتا جارہا ہے۔ یہاں سوال کسی خاص کھانے یا کسی خاص قوم کے کھانے کا نہیں۔ سوال غذائی شعور کا ہے۔

چائنیز ہو یا دیسی، مشرقی ہو یا مغربی جو چیز غیر معیاری، مضرِ صحت یا ملاوٹ شدہ ہے، وہ صرف اس لیے صحت بخش نہیں ہوجاتی کہ اس کا نام خوش نما ہے۔ ہم مسلمان حلال وحرام کے معاملے میں حساس ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، اور یہ حساسیت قابلِ قدر ہے۔ لیکن ہمیں حلال کے تصور کو صرف گوشت کی نوعیت تک محدود نہیں کرنا چاہیے۔ حلال کمائی بھی ضروری ہے، حلال طریقۂ تجارت بھی۔ اگر کسی چیز میں حرام اجزا نہ ہوں لیکن اسے فروخت کرتے ہوئے دھوکا دیا جائے، وزن کم کیا جائے، معیار چھپایا جائے، خراب چیز کو اچھی ظاہر کیا جائے، یا خریدار کی لاعلمی سے فائدہ اٹھایا جائے، تو ہمیں اپنے تجارتی اخلاق پر بھی غور کرنا ہوگا۔ اسلام نے تجارت کو ممنوع نہیں کیا؛ بلکہ دیانت دار تجارت کو عزّت دی۔ مسئلہ بازار کا وجود نہیں، بازار کے اخلاق کا زوال ہے۔

ہمیں یہ سوال بھی کرنا چاہیے: کیا بسیار خوری ہماری زندگی کا حصہ بن گئی ہے؟ کھانا اللہ کی نعمت ہے، مگر ہر نعمت کا شکر اس کے درست استعمال میں ہے۔ ضرورت سے زیادہ کھانا، مسلسل کھاتے رہنا، محض ذائقے کے پیچھے بھاگنا اور جسم کو ہر وقت مختلف لذتوں کا عادی بنانا بظاہر ایک معمولی بات محسوس ہوسکتی ہے، لیکن یہی عادات رفتہ رفتہ ہماری صحت، توانائی، عبادت، کام اور مجموعی طرزِ زندگی کو متاثر کرسکتی ہیں۔ قرآن مجید نے کھانے پینے کے باب میں ایک نہایت جامع اصول عطا کیا: کھاؤ اور پیو، مگر اسراف نہ کرو۔ غور کیجیے، اسلام نے کھانے سے منع نہیں کیا؛ اسراف سے منع کیا ہے۔ یعنی مسئلہ نعمت سے استفادہ نہیں، بلکہ نعمت میں حد سے تجاوز ہے۔ معاملہ صرف پیسے کا نہیں، وقت کا بھی ہے۔ ہم میں سے کتنے لوگ کھانے کی تلاش میں گھنٹوں صرف کرتے ہیں؟ کہاں کیا نیا مل رہا ہے؟ کس ہوٹل میں کون سی ڈش آئی؟ کس ریسٹورنٹ کی کیا پیش کش ہے؟ کس جگہ کون سا ذائقہ مشہور ہے؟ اگر یہی شوق علم کے لیے ہوتا، کتاب کے لیے ہوتا، تحقیق کے لیے ہوتا، معاشرے کی اصلاح کے لیے ہوتا، مظلوم انسانوں کی مدد کے لیے ہوتا، تو شاید ہماری اجتماعی حالت کچھ اور ہوتی۔ یہاں اصل اعتراض کھانے پر نہیں، ترجیحات کے عدم توازن پر ہے۔ جب ایک قوم کی گفتگو، تفریح، وقت اور پیسہ مسلسل مادی لذتوں کے گرد گھومنے لگے تو اسے اپنے اجتماعی سفر کی سمت پر ضرور غور کرنا چاہیے۔ ایسے ماحول میں علامہ اقبال کے معروف شعر کی یاد آتی ہے۔ ان کی روح سے معذرت کے ساتھ، اگر ہمارے موجودہ طرزِ زندگی پر طنزیہ انداز میں اسے ڈھالیں تو شاید یوں کہا جاسکتا ہے:

حقیقت روایات میں کھو گئی
یہ امت کھانے پینے میں کھو گئی

اقبال جس امت کو خودی، عمل، فکر، کردار، حریت اور مقصدِ زندگی کا شعور دینا چاہتے تھے، وہ امت اگر اپنی توانائی کا بڑا حصہ محض ذائقوں، آسائشوں اور صارفانہ خواہشات کی تکمیل میں صرف کرنے لگے تو یہ ایک سنجیدہ فکری لمحۂ احتساب ہے۔ مسئلہ یہ نہیں کہ ہم اچھا کھانا کیوں چاہتے ہیں؛ مسئلہ یہ ہے کہ کیا اچھا کھانا ہماری زندگی کی سب سے بڑی خواہش بن گیا ہے؟ اسی وقت دنیا کے مختلف خطوں میں بے شمار مسلمان جنگ، غربت، بے گھری، بھوک اور عدمِ تحفظ جیسے مسائل سے دوچار ہیں۔ کہیں خاندان اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور ہیں، کہیں بچے بنیادی ضروریات کے منتظر ہیں اور کہیں انسانوں کے لیے معمول کی زندگی بھی ایک خواب بن چکی ہے۔ ایسے حالات میں ہمیں اپنے اجتماعی رویّوں کا جائزہ لینا چاہیے۔ کسی ضرورت مند کی مدد کرنے کے بجائے محض نمود و نمائش پر خرچ کرنا، کھانے کی زیادتی کو تفریح بنانا، اور پھر اسی معاشرے میں غریب کے خالی دسترخوان کو نظرانداز کر دینا؛ یہ تضاد ہمیں بے چین کیوں نہیں کرتا؟ اسلام کا تصورِ دسترخوان صرف اپنے پیٹ تک محدود نہیں۔ اس میں پڑوسی کا حق بھی ہے، مسکین کا حق بھی، یتیم کا حق بھی، مسافر کا حق بھی اور ضرورت مند کا حق بھی۔ ایک مسلمان کا پیٹ بھرنا نعمت ہے، لیکن کسی بھوکے کا پیٹ بھرنا انسانیت اور اخوت کا تقاضا بھی ہے۔

ہمیں کھانے سے نفرت پیدا کرنے کی نہیں، کھانے کے بارے میں شعور پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ہوٹل بند کرنے کی نہیں، معیار اور دیانت کا مطالبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ذائقے سے محروم ہونے کی نہیں، اعتدال سیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں تجارت چھوڑنے کی نہیں، تجارت کو اخلاق سے جوڑنے کی ضرورت ہے۔ اور ہمیں نعمتوں سے فرار کی نہیں، نعمتوں کے صحیح استعمال اور شکر کا شعور پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہماری مسجدیں آباد ہوں، ہمارے مدارس علم کے مراکز بنیں، ہماری یونیورسٹیاں تحقیق میں آگے بڑھیں، ہماری نوجوان نسل علم، کردار، ہنر اور خدمت میں اپنا مقام پیدا کرے، ہمارے تاجر دیانت کے نمونے بنیں اور ہمارے گھر صحت مند، سادہ اور متوازن طرزِ زندگی اختیار کریں تبھی تب ہماری اجتماعی زندگی میں ایک حقیقی تبدیلی پیدا ہوسکتی ہے۔ آخرکار ہمیں اس بنیادی حقیقت کی طرف واپس آنا ہوگا کہ کھانا زندگی کے لیے ہے، زندگی کھانے کے لیے نہیں۔ انسان صرف جسم نہیں۔ اس کے اندر فکر بھی ہے، روح بھی ہے، ضمیر بھی ہے، ذمّہ داری بھی ہے اور مقصد بھی۔ پیٹ کی ضرورت پوری کرنا ضروری ہے، مگر انسان کی ساری صلاحیت صرف پیٹ کی تسکین پر صرف ہوجائے تو پھر علم، کردار، عبادت، خدمت، عدل، حریت، انسانی ہمدردی اور تعمیرِ معاشرہ کے لیے کیا بچے گا؟ ہمیں اپنے بچّوں کو یہ سکھانا ہوگا کہ اچھا کھانا بری چیز نہیں، مگر کھانے کا غلام بن جانا ضرور ایک مسئلہ ہے۔ ہمیں اپنے تاجروں کو یہ یاد دلانا ہوگا کہ گاہک صرف خریدار نہیں، ایک انسان ہے؛ اس کی صحت بھی امانت ہے۔ ہمیں اپنے معاشرے کو یہ سمجھانا ہوگا کہ رزق صرف وہ نہیں جو ہمارے دسترخوان پر آتا ہے؛ رزق وہ ذمّہ داری بھی ہے جو اللہ نے ہمارے ہاتھ میں دی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہمیں خود سے پوچھنا ہوگا: کیا ہم واقعی صرف اس لیے دنیا میں آئے ہیں کہ مختلف ذائقے تلاش کرتے رہیں؟ اگر نہیں، تو پھر ہمیں اپنے دسترخوان سے نظریں اٹھا کر اپنے مقصدِ زندگی کی طرف بھی دیکھنا ہوگا۔ کیونکہ قومیں صرف اچھے کھانے سے نہیں بنتیں؛ قومیں اچھے کردار، بلند مقاصد، زندہ ضمیر، علم، عمل اور ایثار سے بنتی ہیں۔ اور شاید آج ہمیں سب سے زیادہ ضرورت اسی بات کی ہے کہ ہم طعام کی تلاش سے آگے بڑھ کر حقیقت کی تلاش شروع کریں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA
۲۰ر ستمبر ۲۰۲۶

عالم اسلام کو جنگ میں ڈھکیلنے کی سازش

یمن کے حوثی باغیوں کی جانب سے سعودی عرب کے خلاف حملے شروع کردئے گئے ہیں اور نہ صرف سعودی عرب کی تیل کی تنصیبات اور پائپ لائینس کو نشانہ بنایا جارہا ہے بلکہ ساری دنیا کے مسلمانوں کیلئے کرہ ارض کے مقدس ترین شہر مکہ مکرمہ کو نشانہ بنانے سے بھی گریز نہیں کیا جارہا ہے۔ یہ انتہائی وحشیانہ اور ناقابل برداشت حرکت کہی جاسکتی ہے۔ نہ صرف یہ کہ مکہ مکرمہ کو نشانہ بنا کر حملے کئے گئے تھے بلکہ مدینہ منورہ کے تعلق سے بھی مختلف اندیشوں کا اظہار کیا جارہا ہے۔ حالانکہ حوثیوں کے یہ حملے کامیاب نہیں ہوئے ہیں اور ان کو ناکام بنادیا گیا ہے لیکن یہ حملے کسی بھی قیمت پر قابل قبول نہیں ہوسکتے کیونکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دنیا بھر کے مسلمانوں کیلئے سب سے مقدس ترین مقامات ہیں اور ان پر حملوں کی کوشش کو دنیا بھر کے مسلمان کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کرسکتے۔ سارے مشرق وسطی کی جو صورتحال ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ اندیشے ظاہر کئے جارہے ہیں کہ یہ ایک سازش رچی جارہی ہے تاکہ سارے عالم اسلام کو جنگ میں ڈھکیل دیا جائے۔ اسرائیل سارے خطہ میں سازشوں کا جال بنتا چلا جارہا ہے اور امریکہ اس طرح کی سازشوں کو آگے بڑھانے کا مرتکب بن رہا ہے۔ سب سے پہلے اسرائیل نے امریکہ کو ایران کے خلاف حملے کرنے کیلئے اکسایا ہے۔ ایران پر امریکہ کے ساتھ مل کر حملے کئے ہیں۔ ایران اور امریکہ کے مابین طئے پائے امن معاہدہ کو سبوتاج کرنے کیلئے صدر ٹرمپ کے قتل کی سازش کا دعوی کیا ہے۔ اس کے بعد ٹرمپ نے ایران کے خلاف حملے دوبارہ شروع کردئے۔ علاقہ میں امن قائم ہوتے ہوتے رہ گیا اور ایک بار پھر سے جنگ وجدال کا سلسلہ وسیع ہوگیا ہے۔ ساتھ ہی اسرائیل کی جانب سے جنوبی لبنان اور غزہ پر بھی جنگ بندی کے باوجود حملوں کا سلسلہ جاری رکھا گیا ہے۔ ان دونوں مقامات پر تباہی مچائی جارہی ہے۔ مغربی کنارہ میں غیر قانونی یہودی بستیاں بسانے کے نام پر فلسطینیوں کا عرصہ حیات دوبارہ سے تنگ کیا جارہا ہے اور توسیع پسندانہ عزائم پر کام کیا جارہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی حماس اور حزب اللہ کے خلاف کارروائیوں کے نام پر بھی کئی حملے کئے جارہے ہیں۔ اب حوثیوں کی جانب سے سعودی عرب پر حملوں کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور یہ حملے سعودی عرب کے عام مقامات پر نہیں بلکہ مکہ مکرمہ کو نشانہ بناتے ہوئے بھی کئے گئے ہیں اور اسی وجہ سے یہ شبہات تقویت پانے لگے ہیں کہ ان حملوں کے پس پردہ بھی اسرائیلی سازش کارفرما ہوسکتی ہے اور اسرائیل اپنے توسیع پسندانہ عزائم کی تکمیل کیلئے سارے مشرق وسطی کو جنگ وجدال کی کیفیت میں مبتلاء کرنا چاہتا ہے۔ اس کی سازش ہوسکتی ہے کہ ساری مسلم اور اسلامی دنیا جنگ میں شامل ہوجائے تاکہ وہ نراج کی کیفیت کے دوران اپنے صیہونی عزائم کی تکمیل کرسکے۔ حوثی باغی ہوں یا پھر کوئی اور گروپ یا چاہے کوئی اور ملک ہی کیوں نہ ہو کسی کو بھی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جیسے مقدس ترین شہروں پر حملوں کی اجازت کسی بھی قیمت پر نہیں دی جاسکتی۔ دنیا بھر کے مسلمان ان شہروں کی حرمت کو پامال کرنے کی کوششوں اور سازشوں کو برداشت نہیں کرسکتے اور ان میں غم وغصہ کی لہر پیدا ہوگئی ہے۔ سعودی عرب کا جہاں تک سوال ہے تو وہ اس صورتحال میں بھی صبر و تحمل سے کام لے رہا ہے اور حوثیوں کے خلاف کوئی جوابی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ حوثیوں کو اپنے حملوں کو فوری طور پر روکنا چاہئے اور مسلم اور اسلامی دنیا کے خلاف ہونے والی کسی بھی سازش کو کامیاب ہونے کا سبب نہیں بننا چاہئے۔ حوثی باغیوں کے حملوں پر دنیا بھر کے تقریبا تمام اسلامی اور مسلم ممالک نے شدید برہمی اور ناراضگی کا اظہار کیا ہے اور حملوں کی مذمت کی ہے۔ تمام مسلم ممالک کو سازشی پہلو کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کو ناکام بنانے کیلئے سرگرم ہونا چاہئے اور مقامات مقدسہ کی حفاظت اور سرزمین حجاز کی حفاظت کیلئے آگے آنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح کے حملوں پر فوری طور پر روک لگانے موثر حکمت عملی اختیار کی جانی چاہئے۔

روزنامہ ''ممبئی رابطہ'' میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

ماضی قریب میں امارتِ شرعیہ پر حملہ آور افراد کا نتیجہ برآمد

19 ستمبر کو فیس بک کی دنیا میں گردش کرتی ہوئی، مسلم نما بنام فیصل، ایک ویڈیو پر نظر پڑی۔ ویڈیو کو ابتداء سے انتہاء تک بغور سنا۔ گفتگو کے انداز، الفاظ کے انتخاب اور الزامات کی نوعیت نے ماضی قریب کے بعض واقعات کی یاد تازہ کردی۔ بادی النظر میں یہ وہی پرانی داستان معلوم ہوتی ہے جس کے کردار اور لہجے بدل جاتے ہیں، مگر نشانہ وہی رہتا ہے: امارتِ شرعیہ! میں پورے وثوق سے یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ ویڈیو میں گفتگو کرنے والا شخص فیصل احمد بھارتیہ جنتا پارٹی کا باقاعدہ آدمی ہے؛ نہ میرے پاس اس کی رکنیت کا کوئی ثبوت ہے۔ البتہ ویڈیو سننے کے بعد اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ اس کی گفتگو کو محض کسی سیاسی جماعت کے نمائندے کی گفتگو سمجھ لینا بھی شاید درست نہ ہوگا۔ اس کے لہجے میں جوش زیادہ ہے، ثبوت کم؛ الزامات کی فہرست طویل ہے، مگر ان کی دستاویزی بنیاد کا کوئی واضح حوالہ سامنے نہیں آتا۔ ماضی قریب میں رمضان کے دوران امارتِ شرعیہ کے خلاف جو اعتراضات اور بیانات سامنے آئے تھے، آج کی گفتگو میں ان میں سے کئی نکات نئے پیرائے میں سنائی دیتے ہیں۔ مولانا انیس الرحمن صاحب، مولانا شبلی نعمانی صاحب، مولوی ابوطالب رحمانی صاحب اور بعض دیگر حضرات کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراضات کے ساتھ موجودہ گفتگو کی مماثلت اس سوال کو ضرور جنم دیتی ہے کہ کیا یہ محض اتفاق ہے یا اسی پرانے تنازع کی بازگشت؟ اعتراضات کا دائرہ بھی خاصا وسیع ہے: کبھی شہریت کا سوال، کبھی مالی معاملات کا الزام، کبھی ٹرسٹ، کبھی بیرونی فنڈنگ، کبھی قومی سلامتی کا حوالہ اور کبھی ایسی نسبتیں جن کے لیے کم از کم کوئی معتبر دستاویز سامنے آنی چاہیے۔ ایک دینی وملی ادارے کے بارے میں سنگین الزامات محض زبان کی روانی سے نہیں، ثبوت کی قوت سے ثابت ہوتے ہیں۔ اگر کسی کے پاس واقعی کوئی دستاویزی ثبوت موجود ہے تو اسے سامنے لایا جائے، متعلقہ اداروں سے رجوع کیا جائے اور قانون کو اپنا راستہ اختیار کرنے دیا جائے۔ لیکن محض ایک بند کمرے میں چند صحافیوں کو بلا کر کیمرے کے سامنے الزامات کی بوچھار کر دینا، اور انہیں اس انداز میں پیش کرنا گویا فیصلہ صادر ہو چکا ہے، نہ تحقیق ہے نہ احتساب؛ یہ محض شور ہے۔ اور شور جتنا بھی بلند ہو، حقیقت کی جگہ نہیں لے سکتا۔ امارتِ شرعیہ پر اعتراض کرنے والوں سے صرف اتنا سوال ہے کہ اگر قانونی اعتراض ہے تو عدالت اور متعلقہ اداروں کا دروازہ کھٹکھٹایئے، اگر انتظامی شکایت ہے تو دستوری طریقۂ کار اختیار کیجیے، اور اگر مالی معاملات پر سوال ہے تو حساب اور دستاویز طلب کیجیے۔ اختلافِ رائے سے ہمیں کوئی شکایت نہیں؛ اختلاف تو علمی زندگی کی علامت ہے۔ مگر اختلاف اور افترا، تنقید اور کردارکشی، احتساب اور الزام تراشی میں واضح فرق ہے۔ پوری عمارت پر کیچڑ اچھال دینا کسی اصلاح کا نام نہیں۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ جب بھی امارتِ شرعیہ کسی بڑے ملی مسئلے میں سرگرم ہوتی ہے، کسی نہ کسی گوشے سے اس کے داخلی نظام کو متنازع بنانے والی آوازیں بلند ہونے لگتی ہیں۔ یہ محض اتفاق ہے یا کوئی خاص ذہنی ترتیب؟ اس کا فیصلہ قارئین پر چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ امارتِ شرعیہ کسی فرد کی ملکیت نہیں کہ کسی شخص کے بیان سے اس کی تاریخ مٹ جائے، اور نہ کسی عارضی تنازع سے اس کی دہائیوں پر محیط خدمات ختم ہوجائیں گی۔ ادارے افراد سے بڑے ہوتے ہیں اور تاریخ وقتی شور سے زیادہ دیرپا ہوتی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم جذبات کے بجائے شعور سے کام لیں۔ ہر ویڈیو کو دلیل نہ سمجھیں، ہر الزام کو حقیقت نہ مانیں اور ہر بلند آواز کو سچ کی آواز نہ سمجھیں۔ جو دعویٰ کرے، اس سے دلیل طلب کیجیے؛ جو الزام لگائے، اس سے ثبوت مانگیے؛ اور جو کسی ادارے کی ساکھ پر سوال اٹھائے، اس سے یہ بھی پوچھیے کہ اس کے دعوے کے اثبات کے لیے اس کے پاس کیا معتبر مواد موجود ہے۔ امارتِ شرعیہ کے خلاف ماضی میں جو کچھ کہا گیا، اس کے نتائج وقت نے سب کے سامنے رکھ دیے۔ آج اگر وہی اعتراضات نئے الفاظ میں واپس آرہے ہیں تو یہ بھی وقت کا ایک امتحان ہے۔ امارتِ شرعیہ کا جواب شور سے نہیں، شعور سے ہوگا؛ الزام سے نہیں، دلیل سے ہوگا؛ اور وقتی ہنگامے سے نہیں، اس کے طویل ملی ودینی سفر سے ہوگا۔ باقی تاریخ گواہ ہے، وقت منصف ہے، اور حقیقت کو زیادہ دیر تک پردے میں رکھنا کسی کے اختیار میں نہیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

بعض ڈیجیٹل پلیٹ فارم اپنی مخصوص خدمات کے لیے الگ Platform Fee یا Service Fee وصول کرسکتے ہیں لیکن اسے یو پی آئی کی بنیادی ٹرانزیکشن فیس سمجھنا درست نہیں۔ مثال کے طور پر Google Pay اپنی بعض موبائل ریچارج خدمات پر پلیٹ فارم فیس کے وجود کی وضاحت کرتا ہے، جبکہ وہ خود واضح کرتا ہے کہ یو پی آئی کے ذریعے موبائل ریچارج کی ادائیگی پر الگ Convenience Fee نہیں ہے۔ لہٰذا یو پی آئی فیس کے معاملے میں جذباتی یا سنسنی خیز دعووں کے بجائے اصل ساخت کو سمجھنا ضروری ہے۔ ایک طرف ہندوستان نے گزشتہ برسوں میں یو پی آئی کو اس قدر وسیع کیا کہ روزمرہ لین دین کا بڑا حصہ چند سیکنڈ میں موبائل فون کے ذریعے مکمل ہونے لگا، دوسری طرف اس پورے ڈیجیٹل ڈھانچے کو چلانے، محفوظ رکھنے، سرور، سائبر سکیورٹی، بینکاری نظام اور ادائیگی کے بنیادی ڈھانچے کو برقرار رکھنے کے اخراجات بھی موجود ہیں۔

یو پی آئی لین دین پر فیس: جانیں کیا ہے تلخ حقیقت

افتخار احمد قادری

یو پی آئی یعنی یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس ہندوستان میں ڈیجیٹل لین دین کا ایسا مضبوط اور مقبول ذریعہ بن چکا ہے جس نے نقد رقم کے روایتی نظام کو بڑی حد تک بدل کر رکھ دیا ہے۔ عام صارف سے لے کر بڑے کاروباری اداروں تک، بازار سے لے کر آن لائن تجارت تک، آج کروڑوں افراد روزانہ یو پی آئی کے ذریعے ادائیگی کرتے ہیں۔ نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا (NPCI) کے اعداد و شمار کے مطابق جولائی 2026 میں یو پی آئی کے ذریعے تقریباً 23.66 ارب لین دین ہوئے، جن کی مجموعی مالیت تقریباً 29.88 لاکھ کروڑ روپے رہی۔

یہ غیر معمولی وسعت اس بات کا ثبوت ہے کہ یو پی آئی محض ایک ادائیگی کا وسیلہ نہیں رہا بلکہ ہندوستان کی روزمرہ معاشی زندگی کا بنیادی جزو بن چکا ہے۔ چائے کی دکان سے لے کر بڑے تجارتی مراکز تک، رکشا والے سے لے کر آن لائن کاروبار کرنے والے تاجر تک، ہر سطح پر QR کوڈ کے ذریعے ادائیگی کا چلن عام ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یو پی آئی پر فیس یا چارجز سے متعلق معمولی سی خبر بھی کروڑوں صارفین کے لیے تشویش کا باعث بن جاتی ہے۔ گزشتہ کچھ عرصے سے یو پی آئی کے ذریعے ہونے والے لین دین پر فیس، مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (MDR)، انٹرچینج فیس اور ڈیجیٹل ادائیگی کے پورے معاشی ڈھانچے کے متعلق بحث جاری تھی۔ اب 15 ستمبر 2026 کو حکومت اور NPCI کی جانب سے سامنے آنے والی نئی تفصیلات نے اس بحث کو ایک واضح صورت دے دی ہے۔ تاہم اس معاملے کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے یہ فرق ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ صارف سے براہِ راست وصول کی جانے والی فیس اور مرچنٹ نظام میں عائد ہونے والا MDR ایک ہی چیز نہیں ہیں۔ نئی کے مطابق 15 اکتوبر 2026 سے 2,000 کے زیادہ کے بعض Person-to-Merchant یعنی شخص سے تاجر کو کیے جانے والے یو پی آئی لین دین پر 0.40 فیصد MDR نافذ ہوگا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ صارف جب کسی دکاندار کو 3,000 ادا کرے گا تو اس کے بینک اکاؤنٹ سے الگ سے 12 کاٹ لیے جائیں گے۔ سرکاری وضاحت کے مطابق MDR مرچنٹ ادائیگی کے نظام سے متعلق فیس ہے اور اسے صارف پر منتقل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

یہاں اصل حقیقت کو سمجھنا بے حد ضروری ہے کیونکہ سوشل میڈیا پر بعض اوقات یہ تاثر پیدا کیا جا رہا ہے کہ اب ہر یو پی آئی لین دین پر فیس وصول کی جائے گی۔ سرکاری وضاحت اس عمومی تاثر کی تائید نہیں کرتی۔ Person-to-Person یعنی ایک شخص سے دوسرے شخص کو بھیجی جانے والی رقم پر کوئی MDR عائد نہیں کیا گیا ہے۔ اسی طرح حکومت کے مطابق تقریباً 96 فیصد مرچنٹ ٹرانزیکشن بھی فیس سے مستثنیٰ رہیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے دوست، رشتہ دار یا کسی دوسرے فرد کے بینک اکاؤنٹ میں 5, 00010,000 یا اس سے زیادہ رقم یو

پی آئی کے ذریعے منتقل کرتا ہے تو محض رقم کی مقدار زیادہ ہونے کی وجہ سے اس P2P لین دین پر مذکورہ 0.40 فیصد MDR لاگو نہیں ہوگا۔ نئی فیس بنیادی طور پر مخصوص P2M یعنی تاجر کو کی جانے والی ادائیگیوں کے لیے مقرر کی گئی ہے۔

دوسری طرف 2, 000 تک کے یو پی آئی مرچنٹ لین دین کو بھی فیس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ حکومت نے اس کے ساتھ یہ بھی واضح کیا ہے کہ عام شہریوں سے یو پی آئی ادائیگی کے لیے کوئی صارف فیس وصول نہیں کی جائے گی۔ اگست 2026 میں وزارتِ خزانہ نے بھی واضح کیا تھا کہ عام صارفین کے لیے یو پی آئی لین دین مفت رہے گا اور مستقبل میں اگر MDR نافذ کیا جائے تو اسے مخصوص مرچنٹ لین دین تک محدود رکھا جائے گا۔ البتہ 2,000 سے زیادہ کے عام مرچنٹ لین دین میں 0.40 فیصد MDR کا نفاذ ایک اہم تبدیلی ضرور ہے۔ مثال کے طور پر 3,000 کی ادائیگی پر مقررہ شرح کے مطابق 12 MDR بنتا ہے جبکہ 10,000 کے لین دین پر یہ رقم 40 اور 20,000 پر 80 بنتی ہے۔ تاہم یہ رقم صارف کے یو پی آئی اکاؤنٹ سے بطور فیس وصول کیے جانے والی رقم نہیں بلکہ مرچنٹ ادائیگی کے نظام میں مقرر کردہ MDR ہے۔ 75,000 یا اس سے زیادہ کے مخصوص لین دین کے لیے MDR کی زیادہ سے زیادہ حد 300 مقرر کی گئی ہے۔ ضروری خدمات کے بعض شعبوں کے لیے الگ شرح بھی مقرر کی گئی ہے۔ ریلوے، ٹیلی کام، ایندھن اور بعض دیگر مخصوص شعبوں میں 2, 000 سے زیادہ کے لین دین پر 0.40 فیصد کے بجائے مقررہ 5 MDR کا نظام رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ چھوٹے تاجروں کو بھی اس نظام کے اثرات سے بڑی حد تک محفوظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سرکاری وضاحت کے مطابق مخصوص چھوٹے تاجروں کے لیے استثنا موجود ہے، جس کے باعث مجموعی مرچنٹ لین دین کا بڑا حصہ بدستور فیس سے محفوظ رہے گا۔ یہاں ایک اور پہلو بھی قابلِ توجہ ہے۔ یو پی آئی کے وسیع پیمانے پر استعمال میں PhonePe، Google Pay، Paytm اور دیگر تھرڈ پارٹی ایپلی کیشنز کا کردار نمایاں ہے۔ NPCI کے دستیاب اعداد و شمار میں PhonePe اور Google Pay کا حصہ خاصا بڑا دکھائی دیتا ہے، اور 2026 میں بھی یہی دونوں پلیٹ فارم یو پی آئی کے بڑے حصے کو سنبھال رہے ہیں لیکن یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ یو پی آئی کے ہر لین دین پر امریکی یا غیر ملکی کمپنی براہِ راست ہندوستانی صارف کی جیب سے رقم وصول کر رہی ہے۔ یو پی آئی کا پورا مالیاتی ڈھانچہ بینکوں، NPCI، ادائیگی کے سروس فراہم کنندگان، تھرڈ پارٹی ایپس اور مرچنٹ نظام کے مختلف کرداروں پر مشتمل ہے۔ MDR سے حاصل ہونے والی رقم بھی اسی ادائیگی کے ماحولیاتی نظام میں مختلف متعلقہ اداروں کے درمیان تقسیم ہوتی ہے۔ اس لیے کسی ایک غیر ملکی کمپنی کو ہر یو پی آئی لین دین سے حاصل ہونے والی رقم کا براہِ راست فائدہ اٹھانے والی واحد فریق قرار دینا معاملے کو غیر ضروری طور پر سادہ بنا دینا ہوگا۔

بعض ڈیجیٹل پلیٹ فارم اپنی مخصوص خدمات کے لیے الگ Platform Fee یا Service Fee وصول کرسکتے ہیں، لیکن اسے یو پی آئی کی بنیادی ٹرانزیکشن فیس سمجھنا درست نہیں۔ مثال کے طور پر Google Pay اپنی بعض موبائل ریچارج خدمات پر پلیٹ فارم فیس کے وجود کی وضاحت کرتا ہے، جبکہ وہ خود واضح کرتا ہے کہ یو پی آئی کے ذریعے موبائل ریچارج کی ادائیگی پر الگ Convenience Fee نہیں ہے۔ لہٰذا یو پی آئی فیس کے معاملے میں جذباتی یا سنسنی خیز دعووں کے بجائے اصل ساخت کو سمجھنا ضروری ہے۔ ایک طرف ہندوستان نے گزشتہ برسوں میں یو پی آئی کو اس قدر وسیع کیا کہ روزمرہ لین دین کا بڑا حصہ چند سیکنڈ میں موبائل فون کے ذریعے مکمل ہونے لگا، دوسری طرف اس پورے ڈیجیٹل ڈھانچے کو چلانے، محفوظ رکھنے، سرور، سائبر سکیورٹی، بینکاری نظام اور ادائیگی کے بنیادی ڈھانچے کو برقرار رکھنے کے اخراجات بھی موجود ہیں۔ حکومت اور ادائیگی کے اداروں کا مؤقف ہے کہ MDR کا مقصد اسی وسیع نظام کے لیے مالی استحکام پیدا کرنا ہے۔ مگر اس پالیسی کے ساتھ بنیادی سوال یہ بھی وابستہ ہے کہ اگر مرچنٹ پر فیس عائد ہوتی ہے تو بازار میں اس کا بالواسطہ اثر کس حد تک پڑے گا۔ حکومت نے بینکوں اور ادائیگی فراہم کرنے والوں کو صارفین پر MDR کا بوجھ منتقل نہ کرنے کی ہدایت دی ہے، اس لیے قانونی اور سرکاری سطح پر صارف سے براہِ راست اضافی رقم وصول کرنے کا راستہ بند رکھا گیا ہے۔ تاہم کاروباری دنیا میں کسی بھی اضافی لاگت کے بالواسطہ اثرات کا معاملہ الگ ہے، اور اس کے حقیقی اثرات کا اندازہ عملی نفاذ کے بعد ہی زیادہ واضح ہو سکے گا۔ سب سے اہم پہلو یہی ہے کہ یو پی آئی پر فیس لگ گئی اور ہر یو پی آئی صارف سے فیس وصول ہوگی دونوں جملے ایک معنی نہیں رکھتے۔ نئی پالیسی میں عام شخص سے شخص کے لین دین کو فیس سے آزاد رکھا گیا ہے، 2,000 تک کے بڑے حصے کو بھی تحفظ حاصل ہے، جبکہ 2, 000 سے زیادہ کے مخصوص مرچنٹ لین دین کے لیے MDR کا نیا نظام 15 اکتوبر 2026 سے نافذ ہونا ہے۔ لہٰذا یو پی آئی کے متعلق پھیلنے والی ہر خبر کو اسی تناظر میں دیکھنا چاہیے۔ ڈیجیٹل ہندوستان کی کامیابی صرف اس بات میں نہیں کہ موبائل سے چند لمحوں میں رقم منتقل ہو جائے، بلکہ اصل کامیابی اس وقت ہوگی جب یہ نظام عام آدمی کے لیے سہل، محفوظ، شفاف اور کم خرچ بھی برقرار رہے۔ حکومت کے سامنے چیلنج یہی ہے کہ ڈیجیٹل ادائیگیوں کے بڑھتے ہوئے حجم کے ساتھ اس پورے نظام کی مالی پائیداری بھی قائم رہے اور اس کی قیمت بالواسطہ طور پر عام صارف یا چھوٹے تاجر کے لیے ناقابلِ برداشت بوجھ نہ بن جائے۔

وزیر اعظم نریندر مودی کے نام: ایک تلخ حقیقت!

دنیش امین مٹو۔

کرناٹک معروف کنڑا صحافی، اپنی بے باک صحافت کے لیے پہچانے جاتے ہیں۔ موصوف کا ایک مضمون، نریندر مودی کے نام ایک مکتوب کے طور پر سوشل میڈیا میں گشت کر رہا ہے۔ اپنے اردو قارئین کی دلچسپی کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔۔ شرف الدین سید) پریہ نریندر مودی جی! تاخیر سے سالگرہ کی مبارک باد۔ زندگی میں کچھ لوگ ایسے ملتے ہیں جنہیں ہم اپنے تجربے کی روشنی میں اچھا، بھلا اور شریف انسان سمجھتے رہتے ہیں۔ پھر اچانک کسی دن ان کے وجود کا ایک ایسا رخ سامنے آتا ہے جو ہماری تمام سابقہ رائے کو جھٹکا دے دیتا ہے۔ حیرت ہوتی ہے، صدمہ پہنچتا ہے اور کبھی کبھی اپنے اندازۂ نظر پر بھی افسوس ہوتا ہے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے ہماری پہلی شناسائی ہی ان کے تاریک چہرے سے ہوتی ہے۔ ان کے بارے میں بعد میں نہ کوئی خاص حیرت ہوتی ہے، نہ مایوسی۔ مودی جی، میرے لیے آپ کا شمار اسی دوسرے گروہ میں ہوتا ہے۔ 2002ء کے گجرات فسادات کے دوران احمد آباد کے عالم شاہ کیمپ میں زخمی، بے بس اور درد سے کراہتے ہوئے بے گناہ لوگوں کے چہروں میں، میں نے پہلی مرتبہ آپ کو دیکھا تھا۔ اس وقت آپ اس ریاست کے وزیر اعلیٰ تھے۔ آپ تسلیم کریں یا نہ کریں، آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر آپ چاہتے تو گودھرا کے بعد پیش آنے والے ان سانحات کو روکا جا سکتا تھا۔ ان دنوں کے مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد آپ نے خواہ کتنی ہی کامیابیاں حاصل کی ہوں، کتنی ہی شہرت کمائی ہو اور دنیا بھر میں اپنا نام بنایا ہو، میرے لیے آپ کو تحسین اور عقیدت کی نگاہ سے دیکھنا ممکن نہیں۔

تقریباً دو ہزار بے گناہ انسانوں کی جان لینے والے اس قتلِ عام پر آج تک کم از کم افسوس کا اظہار بھی نہ کرنے والے شخص کو کوئی کیسے معاف کر سکتا ہے؟ آپ سے کئی برس پہلے معروف سیاسی ماہرِ نفسیات آشیش نندی نے آپ کا انٹرویو کیا تھا۔ انہوں نے اس وقت آپ کی شخصیت کی جو تصویر پیش کی، وہ آج بھی یاد آتی ہے۔ ان کے مطابق آپ ''فاشسٹ کا ایک کلاسک، کلینیکل کیس'' تھے۔ اس وقت مجھے محسوس ہوا تھا کہ شاید وہ آپ کی صلاحیتوں اور شخصیت کو ضرورت سے زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش کر رہے ہیں۔ لیکن بعد کے برسوں میں آپ نے ان کی رائے کو غلط ثابت ہونے کا موقع نہیں دیا۔ میں باقی تفصیلات میں نہیں جاؤں گا۔ صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ذاتی طور پر میں آپ کی اس قدر مخالفت کیوں کرتا ہوں کہ بعض اوقات یہ مخالفت نفرت کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ میری مخالفت صرف اس لیے نہیں کہ آپ پر فرقہ پرستی، بدعنوانی اور آمریت کے الزامات لگتے رہے ہیں۔ جواہر لال نہرو اور لال بہادر شاستری کے بعد اس ملک کے تقریباً تمام وزرائے اعظم کو کسی نہ کسی وقت ایسے الزامات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ کانگریس سے تعلق رکھنے والے وزرائے اعظم پر بھی فرقہ واریت کے معاملے میں سمجھوتے کرنے کے الزامات لگتے رہے ہیں۔ آپ

کی اپنی جماعت کے اٹل بہاری واجپائی بھی ایک خاص سیاسی و نظریاتی پس منظر رکھتے تھے، مگر اس کے باوجود ان کی مخالفت میرے اندر اس شدت سے پیدا نہیں ہوئی کہ میں ان سے نفرت کرنے لگوں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ بدعنوانی، فرقہ پرستی اور اقتدار پرستی کی شکل، رنگ اور انداز آپ کے دور میں بدل گئے ہیں، لیکن میں آپ کو ہندوستان کا پہلا بدعنوان، فرقہ پرست یا آمرانہ وزیر اعظم قرار نہیں دے سکتا۔ مجھے یہ یقین بھی نہیں کہ آنے والے دنوں میں ملک کو ایسے وزرائے اعظم ملیں گے جن پر ان تمام الزامات کا سایہ کبھی نہ پڑے۔

پھر آخر وہ کون سی چیز ہے جو آپ کے خلاف میری مخالفت کو اتنی ذاتی اور شدید بنا دیتی ہے؟ وہ انسانی رشتوں کو پہنچنے والا نقصان ہے، جسے میرے خیال میں آسانی سے درست نہیں کیا جا سکتا۔ میرا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ آپ نے سیاست کو انسان کے نجی رشتوں کی دہلیز تک پہنچا دیا۔ ماں اور بیٹے کے درمیان، بھائی اور بھائی کے درمیان، بہن اور بہن کے درمیان، ماموں اور بھانجے کے درمیان، دوستوں، سہیلیوں، محبت کرنے والوں اور بالآخر میاں بیوی کے درمیان بھی سیاست داخل ہو گئی اور رشتوں میں دراڑیں پڑ گئیں۔ شدت شاید آج کچھ کم ہو گئی ہو، لیکن اس کے اثرات اب بھی باقی ہیں۔ ایک زمانے میں ایک ہی گھر، خاندان یا گاؤں میں مختلف سیاسی جماعتوں کے حامی ہوا کرتے تھے۔ انتخابات کے دنوں میں وہ اپنے اپنے سیاسی مؤقف کے ساتھ کھڑے ہوتے، مگر انتخابات ختم ہوتے ہی پھر ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہو جاتے۔ سیاسی اختلاف رشتوں سے بڑا نہیں ہوتا تھا۔ 2014ء کے بعد پیدا ہونے والی ''مودی بھکتی'' نے اس صورتِ حال کو بدل دیا۔ نہ جانے کتنے گھروں میں تین دروازے کھل گئے، کتنے خاندان سیاسی صف بندیوں میں تقسیم ہو گئے اور کتنے گاؤں باہمی نفرت کے چھوٹے چھوٹے جزیروں میں بٹ گئے۔

میں نے اپنی آنکھوں سے ایسے بیٹے کو دیکھا ہے جو اپنی ماں کے سامنے کبھی زبان نہیں کھولتا تھا، لیکن آپ کا نام آتے ہی اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں اور وہ اپنی ہی ماں سے بحث اور تکرار پر اتر آتا تھا۔ میں نے بھائیوں کو آپ کی وجہ سے ایک دوسرے سے لڑتے دیکھا ہے۔ ایسے جگری دوستوں کو، جو ایک دوسرے کے لیے جان تک دینے کو تیار رہتے تھے، آپ کی وجہ سے اس حد تک باہم الجھتے دیکھا ہے کہ نوبت ہاتھ پاؤں توڑنے تک پہنچ گئی۔ محبت کے کتنے رشتے اسی سیاسی تقسیم کی نذر ہوئے، اس کا بھی میں گواہ ہوں۔ میں ان میں سے ہر واقعے کی کم از کم دس دس مثالیں پیش کر سکتا ہوں۔ اگر آپ صرف انسان کی عقل تک پہنچے ہوتے تو شاید آپ کو معاف کرنا آسان ہوتا۔ مگر آپ نے عقل کے ساتھ دل میں بھی جگہ بنائی۔ یہی وجہ ہے کہ عام لوگوں کو تو جانے دیجیے، میں نے ڈاکٹروں اور سائنس دانوں تک کو کورونا کے دنوں میں آپ کی اپیل پر تھالیاں بجاتے دیکھا۔ انسان کی عقل اور دل تک پہنچنے کے لیے سوشل میڈیا کی دو دھاری تلوار کو آپ نے بڑی مہارت سے استعمال کیا۔ واٹس ایپ گروپ، فیس بک، ٹوئٹر، انسٹاگرام اور دوسرے سوشل میڈیا پلیٹ فارم، جو کبھی سالگرہ، شادی کی سالگرہ اور تہواروں کی مبارک باد اور روزمرہ رابطے کا ذریعہ ہوا کرتے تھے، آپ کے سیاسی عروج کے بعد آپ کی حمایت اور مخالفت کے میدان بن گئے۔ بات صرف آن لائن بحث اور گالم گلوچ تک نہیں رہی۔ اس نے گھروں کی دہلیز پار کی اور حقیقی زندگی کے تعلقات کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ خاندانوں، اپارٹمنٹس اور رہائشی بستیوں کے واٹس ایپ گروپوں میں کبھی جھانک کر دیکھیے، آپ کو محسوس ہوگا کہ پورا معاشرہ ایک ایسے بڑے ذہنی انتشار میں مبتلا ہے جہاں معمولی اختلاف بھی دشمنی کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جب تک میں ''پرجاوانی'' (کنڑا روزنامہ) میں تھا، میرے کالموں، رپورٹوں اور تحریروں کی وجہ سے ذات، مذہب اور سیاسی وابستگی کی تفریق سے بالاتر ہو کر بہت سے لوگ مجھ سے محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ 2002ء کے گجرات فسادات کی عینی رپورٹنگ کرنے والا میں کنڑا صحافت کا واحد رپورٹر تھا۔ اس وقت بھی مجھے کسی نے گالی نہیں دی، نفرت کا خط نہیں لکھا، دھمکی نہیں دی۔ یہاں تک کہ خود کو سادہ اور شریف سیاست دان سمجھنے والے سریش کمار بھی آپ کے سیاسی عروج سے پہلے میرے کالموں کے مداح تھے۔ مگر گزشتہ گیارہ بارہ برسوں میں سب کچھ بدل گیا ہے۔ اب تو کبھی کبھی کسی ایسے ڈاکٹر کے پاس جانے سے بھی خوف محسوس ہوتا ہے جس سے پہلے کوئی واقفیت نہ ہو۔

چند ماہ قبل گلے میں درد کے باعث ایک ڈاکٹر کے پاس گیا۔ اس نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا اور فوراً مودی جی کی تعریفیں شروع کر دیں۔ اس کے بعد سدرامیا پر طنز کے تیر چلانے لگا۔ میں خاموشی سے اٹھ کر واپس آ گیا۔ آخر کس اعتماد کے ساتھ میں ایسے شخص سے اپنا علاج کرا سکتا ہوں؟ جب بھی کسی اجنبی سے معاملہ کرنے جاتا ہوں، دل کے کسی کونے میں یہی اندیشہ سر اٹھاتا ہے کہ کہیں ہماری ملاقات بھی سیاسی شناخت کی کسوٹی پر نہ پرکھی جانے لگے۔ مودی جی، آپ بھی ابدی نہیں ہیں۔ ایک دن ایسا بھی آ سکتا ہے جب آپ کسی انتخاب میں شکست سے دوچار ہوں۔ اقتدار آتا جاتا رہتا ہے، حکومتیں بنتی اور گرتی رہتی ہیں، سیاسی مقبولیت کا گراف بھی ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا۔ لیکن ایک سوال اپنی جگہ باقی رہے گا: آپ کے سیاسی عروج کے دوران انسانی رشتوں کے درمیان جو خلیج پیدا ہوئی، کیا وہ بھی اقتدار کے ساتھ ختم ہو جائے گی؟ رشتوں کی ڈور بہت نازک ہوتی ہے۔ ایک بار ٹوٹ جائے تو اسے دوبارہ جوڑا جا سکتا ہے، لیکن جوڑنے کے بعد بھی اس پر ایک گرہ باقی رہتی ہے۔ وقت اس گرہ کو چھپا سکتا ہے، مٹا نہیں سکتا۔ شاید تاریخ کے صفحات پر آپ کی سب سے نمایاں شناخت یہی ہوگی کہ آپ ایک ایسے دور کے معمار تھے جس نے ہندوستانی معاشرے کے انسانی رشتوں میں ایک ایسی گرہ ڈال دی جسے کھولنا آسان نہیں ہوگا۔

غزل

چلو صبرِ غمِ الفت کا پھر سے امتحاں کر لیں
لہو کے گھونٹ ہم پی لیں، ان اشکوں کو نہاں کر لیں
کہ اب اظہارِ الفت کر ہی لیں ان سے تو اچھا ہے
جوانی کے حسیں لمحات مت یوں ہی زیاں کر لیں
بہار آئی ہے، ہر سو گل کھلے ہیں، شادمانی کے
دلوں میں پیار کی خواہش جو پنہاں ہے عیاں کر لیں
بڑی میٹھی، بڑی اچھی، بڑی دلکش ہے یہ اردو
اسے اپنی زباں کر لیں، جو دل میں ہے بیاں کر لیں
بڑی خوشحال ہے جنتا، وہ کہتا ہے تو کہنے دیں
کبھی ہم اپنی بربادی کا چرچا بھی یہاں کر لیں
ہمارے دل پہ کیا گزری ہے؟ ظالم! کیا خبر تجھ کو
اجازت دے کہ اپنی داستانِ غم بیاں کر لیں
سبب کیا ہے، تڑپنے کا، بھلا ہم کیا کہیں بسملؔ
ستائے ہم انہیں کے ہیں، وہ چاہے جو گماں کر لیں

پریم ناتھ بسمل

محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی زندگی ہمیں کیا سکھاتی ہے؟

شیخ مصطفی الرحمن

اسلامی تاریخ میں بعض شخصیات ایسی گزری ہیں جن کی عظمت صرف ان کے زمانے تک محدود نہیں رہتی، بلکہ صدیوں بعد بھی ان کی زندگی، علم، تقویٰ، عبادت، کردار اور اصلاحی خدمات لوگوں کے لیے مشعلِ راہ بنی رہتی ہیں۔ انہی جلیل القدر شخصیات میں حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا نام نہایت نمایاں ہے۔ برصغیر کے مسلمان محبت و عقیدت سے انہیں غوثِ اعظم، غوثِ پاک، محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ ان کی شخصیت کو صرف کرامات کے تذکروں تک محدود کر دینا ان کے مقام کو سمجھنے کے لیے کافی نہیں۔ ان کی اصل عظمت اس بات میں ہے کہ انہوں نے علم کو عمل سے، شریعت کو طریقت سے، عبادت کو اخلاق سے، اور روحانیت کو معاشرتی اصلاح سے جوڑ دیا۔ ان کی زندگی ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اللہ کا ولی بننے کا راستہ محض دعوے، لباس، ظاہری نسبت یا کسی بزرگ سے تعلق کا نام نہیں، بلکہ ایمان، علم، تقویٰ، اخلاص، عبادت، اتباعِ سنت، حقوق العباد اور مسلسل مجاہدۂ نفس کا نام ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بغداد میں علم و وعظ اور اصلاح کے ایک بڑے مرکز بنے۔ معتبر تذکروں میں ان کی فقہ، حدیث، وعظ اور تدریس سے وابستگی کا ذکر ملتا ہے اور 561ھ میں بغداد ہی میں ان کا وصال بیان کیا جاتا ہے۔ غوثِ اعظمؒ کی عظمت کا اصل راز کیا تھا؟: آج جب ہم حضرت غوثِ اعظمؒ کا ذکر کرتے ہیں تو عموماً سب سے پہلے ان کی کرامات ہمارے ذہن میں آتی ہیں۔ بے شک اولیائے کرام کی کرامات اہلِ سنت کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی عطا سے ممکن ہیں، لیکن کسی ولی کی عظمت کا سب سے مضبوط اور قابلِ تقلید پہلو اس کی استقامت، تقویٰ، علم اور اتباعِ شریعت ہے۔ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ علمِ دین کے بڑے عالم، واعظ، مدرس اور مصلح تھے۔ ان کی مشہور کتاب الغنیۃ لطالبی طریق الحق ان کی طرف منسوب ہے اور ان کی تعلیمات میں شریعت، عبادت، اخلاق اور روحانی تربیت ایک دوسرے سے جدا نہیں بلکہ ایک ہی دینی زندگی کے مختلف پہلو ہیں۔ یہی وہ نقطہ ہے جسے آج ہمیں سب سے زیادہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی شخص غوثِ اعظمؒ سے محبت کا دعویٰ کرے لیکن نماز میں سستی کرے، حرام سے نہ بچے، جھوٹ بولے، والدین کی نافرمانی کرے، لوگوں کے حقوق پامال کرے اور دل میں تکبر رکھے تو اسے حضرت غوثِ اعظمؒ کی زندگی سے دوبارہ اپنا تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ولی اللہ کی محبت کا سب سے خوبصورت ثبوت یہ ہے کہ انسان ولی کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی کوشش کرے۔ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی زندگی سے ہمارے لیے سب سے اہم پیغام عبادت اور خصوصاً نماز کی پابندی کا ہے۔ اولیائے اللہ کی پوری زندگی اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کی جدوجہد سے عبارت ہوتی ہے۔ نماز محض ایک مذہبی رسم نہیں بلکہ بندے اور اللہ کے درمیان تعلق کی سب سے بڑی عملی علامت ہے۔ قرآن مجید بار بار نماز قائم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز کو دین کے اہم ترین اعمال میں شمار فرمایا۔ اس لیے اگر ہم گیارھویں شریف میں حضرت غوثِ اعظمؒ کا ذکر کریں، ان کے لیے ایصالِ ثواب کریں، ان کی سیرت بیان کریں، مگر اپنی نمازوں کی حفاظت نہ کریں تو ہمیں اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہیے۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کی زندگی کا پیغام یہ نہیں کہ صرف ایک دن انہیں یاد کیا جائے؛ بلکہ یہ ہے کہ اللہ کو ہر دن یاد کیا جائے۔ فجر کی نماز سے دن کا آغاز ہو، ظہر و عصر میں دنیا کے مشاغل کے باوجود اللہ کا حق ادا کیا جائے، مغرب و عشاء میں دن کا اختتام عبادت سے ہو، قرآن سے تعلق قائم رکھا جائے اور انسان اپنے ہر کام میں حلال و حرام کی فکر کرے۔ یہی وہ روح ہے جو کسی انسان کو اللہ کے قریب کرتی ہے۔ ولی اللہ کون ہوتا ہے؟: قرآن مجید نے اولیاء اللہ کی بنیادی پہچان بیان کرتے ہوئے فرمایا: أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ یعنی اللہ کے دوست وہ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کرتے رہے۔ اس آیت میں ایک نہایت اہم حقیقت موجود ہے: ولایت کا معیار ایمان اور تقویٰ ہے۔ اس لیے کسی بزرگ کی ولایت کو سمجھنے کے لیے صرف کرامات کے واقعات تلاش کرنا کافی نہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ اس شخص کی زندگی اللہ کی اطاعت، رسول اللہ ﷺ کی اتباع، شریعت کی پابندی، اخلاق، اخلاص اور تقویٰ سے کتنی معمور تھی۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کی مقبولیت کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ ان کی شخصیت علم و روحانیت دونوں کا حسین امتزاج تھی۔ ان کے وعظ میں صرف روحانی کیفیت نہیں بلکہ اصلاحِ معاشرہ، حلال و حرام، اخلاق، توبہ، اخلاص اور اللہ کی طرف رجوع کی دعوت بھی تھی۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کی زندگی کا ایک بڑا سبق تقویٰ ہے۔ تقویٰ کا مطلب صرف یہ نہیں کہ انسان چند مخصوص عبادات کرے، بلکہ تقویٰ یہ ہے کہ انسان تنہائی میں بھی اللہ کو حاضر و ناظر سمجھے۔ وہ حرام مال سے بچے، زبان کو جھوٹ اور غیبت سے محفوظ رکھے، نگاہ کی حفاظت کرے، دل کو تکبر اور حسد سے پاک کرنے کی کوشش کرے اور لوگوں کے حقوق ادا کرے۔ آج ہمارے معاشرے میں روحانیت کی بات بہت ہوتی ہے، لیکن روحانیت کا اصل امتحان بازار، گھر، کاروبار، ملازمت، سوشل میڈیا اور معاملاتِ زندگی میں ہوتا ہے۔ اگر ذکر کے بعد زبان سے کسی کی عزت مجروح ہو، نماز کے بعد کسی کا حق مارا جائے، محفلِ نعت کے بعد گھر میں والدین کو تکلیف دی جائے، تو ہمیں سمجھنا چاہیے کہ ابھی عبادت کی روح ہمارے کردار میں پوری طرح نہیں اتری۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کی زندگی ہمیں ظاہری عبادت کے ساتھ باطنی اصلاح بھی سکھاتی ہے۔ پیر و مرشد کی حقیقت: تصوف کی دنیا میں پیر و مرشد کا تصور اصلاحِ نفس اور روحانی تربیت سے وابستہ ہے۔ ایک صالح اور صاحبِ علم مرشد انسان کو اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہے، اس کے اخلاق کی اصلاح کرتا ہے، اس کی کمزوریوں کی نشاندہی کرتا ہے اور شریعت و سنت پر چلنے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ لیکن ایک بنیادی حقیقت ہمیشہ سامنے رہنی چاہیے: سچا مرشد اپنے مرید کو اپنی ذات کا غلام نہیں بناتا بلکہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا پابند بناتا ہے۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کی نسبت کا سب سے خوبصورت تقاضا یہی ہے کہ انسان اللہ سے اپنا تعلق مضبوط کرے۔ اگر کسی پیر کی صحبت سے نماز بڑھتی ہے، قرآن سے تعلق مضبوط ہوتا ہے، گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے، اخلاق بہتر ہوتے ہیں اور لوگوں کے حقوق ادا کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے تو یہ روحانی تربیت کا مثبت اثر ہے۔ لیکن اگر کسی نسبت کے نام پر شریعت کے واضح احکام چھوڑ دیے جائیں یا کسی انسان کو ایسے اختیارات دیے جائیں جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں تو یہ غوثِ اعظمؒ کی تعلیمات کی روح نہیں ہو سکتی۔ گیارھویں شریف: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا وصال 11 ربیع الآخر 561ھ میں بغداد میں ہوا۔ اسی نسبت سے ربیع الآخر کی گیارھویں تاریخ کو ان کی یاد اور ایصالِ ثواب کے لیے برصغیر میں گیارھویں شریف کے نام سے مجالس منعقد کرنے کی روایت مشہور ہوئی۔ گیارھویں شریف کی اصل روح کو سمجھنے کے لیے دو باتوں کو الگ الگ سمجھنا ضروری ہے۔ ایک طرف ایصالِ ثواب، دعا، صدقہ، قرآن خوانی، ذکر، نعت، وعظ اور صالحین کا تذکرہ جیسے اعمال ہیں جن کی اپنی اپنی شرعی اصل موجود ہے۔ دوسری طرف گیارہ ربیع الآخر کو حضرت غوثِ اعظمؒ کی یاد میں خصوصی اجتماع کرنا ایک روایتی و تعظیمی صورت ہے۔ قرآن مجید میں پہلے گزرنے والے اہلِ ایمان کے لیے دعا کا ذکر موجود ہے: رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ یعنی اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان میں ہم سے پہلے گزر گئے۔ اسی طرح احادیث میں بھی میت کی طرف سے صدقہ اور بعض نیک اعمال کے نفع کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ ایصالِ ثواب کی اصل کو اسلامی روایت میں ایک معروف دینی عمل کے طور پر سمجھا گیا ہے۔ برصغیر کے بعض اکابر، خصوصاً حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کی تصانیف اور ان سے متعلق روایات میں گیارھویں شریف کے رواج کا ذکر بھی ملتا ہے۔ (جاری)

ملک پر سسٹم کا قبضہ ہے، جس کے ٹاپ پر ۶ لوگ بیٹھے ہیں: راہل گاندھی

دوسرے مقام پر امت شاہ کا ذکر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ وہ ملک کو بھڑکاتے ہیں اور اسٹوڈنٹس کی پٹائی کرواتے ہیں۔

اندور میں 'چھاتروں کی گونج' پروگرام کے دوران راہل گاندھی نے برسر اقتدار طبقہ پر سنگین الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ ''ملک پر سسٹم کا قبضہ ہے، جس کے ٹاپ پر 6 لوگ بیٹھے ہیں۔ انھوں نے ان 6 لوگوں کی تفصیل بھی بیان کی اور بتایا کہ سب سے پہلے مقام پر نریندر مودی ہیں، جو سسٹم کو چلاتے ہیں۔ دوسرے مقام پر امت شاہ کا ذکر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ وہ ملک کو بھڑکاتے ہیں اور اسٹوڈنٹس کی پٹائی کرواتے ہیں۔ اجیت ڈووال سے متعلق انھوں نے کہا کہ وہ نریندر مودی اور امت شاہ کو ہر طرح کی جانکاری دیتے ہیں۔ چوتھے مقام پر انھوں نے آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کا نام لیا، جو نظریات کی باتیں کرتے ہیں۔ پانچویں اور چھٹے مقام پر اڈانی-امبانی کا نام لیا، جن کے بارے میں کہا کہ وہ پورے سسٹم کو فائنانس کرتے ہیں۔ راہل گاندھی نے اندور کے 'بھارت جوڑو میدان' میں جمع ہزاروں نوجوانوں کی بھیڑ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سسٹم کو اسٹوڈنٹس سے خطرہ ہے، کیونکہ وہ سوال پوچھتا ہے۔ اسٹوڈنٹس پوچھتا ہے کہ امت شاہ کے بیٹے آئی سی سی کے چیئرمین کیسے بن گئے؟ ملک کے پورے بزنس کو 2 لوگوں نے کیسے کیپچر کرلیا؟ عدلیہ سمیت باقی ادارے اپنا کام کیوں نہیں کررہے؟ الیکشن کمیشن اپنا کام کیوں نہیں کررہا ہے؟ اندور میں ایک طالبہ نے راہل گاندھی کے سامنے اسٹوڈنٹس کے مسائل سامنے رکھنے کے ساتھ ساتھ سرکاری عہدوں پر تقرری روکے جانے کا سنگین مسئلہ بھی اٹھایا۔ انھوں نے مدھیہ پردیش کی بی جے پی حکومت میں سسٹم کی زبردست ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ''راہل گاندھی جی، آپ انصاف کے جنگجو ہیں۔ آپ مدھیہ پردیش کے اسٹوڈنٹس کو بھی انصاف دلائیں۔'' راہل گاندھی نے کہا کہ امتحان کے دوران کچھ امیدواروں سے بھی غلطیاں ہوئی ہیں، لیکن کہیں نہ کہیں ان کا سسٹم پر بھروسہ ختم ہوگیا ہے۔ یہ سن کر تقریب میں موجود کچھ طلبا نے کہا کہ ''سر، ہم سسٹم سے ہار گئے۔'' طلبا کی بات سننے کے بعد راہل گاندھی کہتے ہیں کہ ''سسٹم کے اندر بیٹھے کچھ لوگ بدعنوان ہوجاتے ہیں۔ پیسوں کے لالچ میں پیپر لیک کردیتے ہیں اور لاکھوں طلبا کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہیں۔'' انھوں نے مزید کہا کہ اگر بدعنوان لوگ امتحان سسٹم کا حصہ بنے رہیں گے اور امتحان کا طریقہ ہی بدعنوانی پر مبنی ہوگا تو اس کا نقصان طلبا کو اٹھانا پڑے گا۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی 'بھارت جوڑو میدان' پہنچ چکے ہیں، اور ہزاروں طلبا کی بھیڑ نے زوردار نعروں کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ راہل گاندھی نے اسٹیج پر پہنچنے کے بعد طلبا اور نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''آپ نے میرا جس طرح استقبال کیا، اس کے لیے شکریہ۔ میں یہاں آکر بہت خوش ہوں۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''ہم ہر شہر میں پروگرام کے دوران طلبا سے جڑے ایشوز اور ان کے مستقبل کو لے کر سوال اٹھائے جاتے ہیں۔ ان میں پیپر لیک، تنظیمی ناکامی، انفراسٹرکچر کی کمی، تعلیم کے بڑھتے خرچ اور بیکاری جیسے ایشوز شامل ہیں۔'' راہل گاندھی نے اندور کے پروگرام کا موضوع ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ''اندور میں ہم نے طے کیا ہے کہ آج کا موضوع 'سسٹم بنام اسٹوڈنٹس' ہوگا۔ طلبا بتائیں گے کہ سسٹم کیا ہے، وہ طلبا کو کس طرح متاثر کررہا ہے اور ان کے مستقبل کے سامنے کس طرح کے چیلنجز کھڑے ہو رہے ہیں۔'' راہل گاندھی یہ بھی کہتے ہیں کہ پروگرام میں کئی نوجوان اسٹیج پر پہنچ کر اپنی بات بے باکی کے ساتھ رکھیں گے۔ اندور کے 'بھارت جوڑو میدان' میں راہل گاندھی 7 بجے پہنچیں گے، جہاں 'چھاتروں کی گونج' پروگرام سے وہ خطاب کرنے والے ہیں۔ ان کی آمد سے گھنٹوں قبل ہزاروں نوجوانوں کی بھیڑ تقریب کے مقام پر پہنچ چکی ہے اور وہ راہل گاندھی کا بے صبری سے انتظار کررہی ہے۔ ایک ویڈیو سامنے آئی ہے، جو تقریباً 5 بجے کی ہے، جس میں طلبا اور نوجوانوں کی بڑی تعداد ایک بڑے سے پنڈال کے اندر دکھائی دے رہی ہے۔ یہ ہزاروں افراد راہل گاندھی کی ایک جھلک دیکھنے جمع نہیں ہوئے ہیں، بلکہ ملک میں تعلیمی نظام کی خراب صورت حال کو بہتر بنانے کی امید لے کر پہنچے ہیں۔ کچھ ہی دیر میں راہل گاندھی اندور میں 'چھاتروں کی گونج' سے خطاب کرنے والے ہیں۔ اس پروگرام کو لے کر طلبا اور نوجوانوں میں زبردست جوش دیکھنے کو مل رہا ہے۔ ایک یو پی ایس سی امیدوار تشار گپتا نے راہل گاندھی کی اس مہم سے متعلق خوشی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ''نریندر مودی نے ہر سال 2 کروڑ ملازمت دینے کا وعدہ کیا، لیکن اگنی ویر جیسا منصوبہ لے آئے۔ زبردست مہنگائی کی مار ہم جیسے طلبا پر بھی پڑ رہی ہے۔

ہندوستان نے نیپال کو امدادی سامان کی تازہ تازہ کھیپ بھیجی

نئی دہلی: ہندوستان نے سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ سے متاثرہ نیپال کے لیے انسانی امداد کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ہفتہ کو مزید 11 ٹن امدادی سامان روانہ کیا۔ اس میں ادویات، فرانزک سامان، خیمے، حفظانِ صحت کی کٹس، سلیپنگ بیگ اور دیگر ضروری اشیا شامل ہیں۔ پڑوسی ملک نیپال ان تباہ کن سیلابوں اور لینڈ سلائیڈنگ کے بعد بڑے پیمانے پر راحت اور بچاؤ کی کارروائیوں میں مصروف ہے۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ہندوستان نیپال کی بحالی میں تعاون کے لیے مسلسل پرعزم ہے۔ انہوں نے تازہ امدادی کھیپ کے بارے میں بتایا کہ نیپال کے لیے مزید 11 ٹن امدادی سامان روانہ کیا گیا ہے، جس میں ادویات، فرانزک سامان، خیمے، حفظانِ صحت کی کٹس، سلیپنگ بیگ اور دیگر ضروری اشیا شامل ہیں۔ ہندوستان نیپال کی بحالی میں مسلسل تعاون کررہا ہے۔ یہ تازہ امداد ایسے وقت میں بھیجی گئی ہے جب نیپال کے کئی متاثرہ اضلاع میں بڑے پیمانے پر تلاش، بچاؤ اور راحت کا کام جاری ہے۔ نیپال کی نیشنل ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن اینڈ مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی آر آر ایم اے) کی 18 ستمبر کو شام 7 بجے جاری کردہ معلومات کے مطابق قدرتی آفت میں ہلاکتوں کی تعداد 1410 ہوگئی ہے، جن میں 525 انسانی باقیات بھی شامل ہیں۔ سب سے زیادہ ہلاکتیں چتوان میں ہوئی ہیں، جہاں 364 افراد جان سے گئے۔ اس کے بعد نوال پرسی ایسٹ میں 232، نوال پرسی ویسٹ میں 222، نواکوٹ میں 202 اور راسوا میں 199 ہلاکتیں ہوئی ہیں۔ این ڈی آر آر ایم اے کے مطابق 6055 افراد اب بھی لاپتہ ہیں، جبکہ 13756 افراد کو بچایا جاچکا ہے۔ اس وقت 18 افراد چھ اسپتالوں میں زیر علاج ہیں، جبکہ مختلف سکیورٹی فورسز نے 9984 افراد کو طبی امداد فراہم کی ہے۔ نیپال کی سکیورٹی فورسز کے 20929 اہلکار امدادی کارروائیوں میں تعینات ہیں۔ دشوار گزار علاقوں تک پہنچنے کے لیے ہیلی کاپٹروں کی مدد بھی مسلسل لی جارہی ہے۔ نیپال کی ڈیزاسٹر اتھارٹی کے مطابق نیپالی فوج اب تک 1651 ہیلی کاپٹر پروازیں کرچکی ہے، جن میں 18 ستمبر کو کی جانے والی 17 پروازیں بھی شامل ہیں۔ مسلح پولیس فورس نے بھی متاثرہ علاقوں کے لیے 320 ہیلی کاپٹر پروازیں کی ہیں۔ سیلاب کے اگست کے آخر میں آنے کے بعد سے ہندوستان نے فضائی راستے سے امدادی سامان کی کئی کھیپیں نیپال بھیجی ہیں۔ 9 ستمبر کو ہندوستان کی آٹھویں امدادی پرواز 35 ٹن امدادی اور بچاؤ کا سامان لے کر کھٹمنڈو پہنچی تھی۔ نیپال میں ہندوستان کے سفیر نوین سریواستو نے بتایا تھا کہ اس کھیپ میں سرنگوں میں بچاؤ کی کارروائیوں کے لیے ضروری سامان اور فرانزک مواد بھی شامل تھا۔ انہوں نے ایکس پر لکھا کہ ہندوستان کی آٹھویں پرواز امدادی اور بچاؤ کے سامان، سرنگ میں ریسکیو کے لیے ضروری آلات اور فرانزک سامان کے ساتھ کھٹمنڈو پہنچی اور یہ سامان سائنس واختراع کے وزیر مہاویر پون کے حوالے کیا گیا۔

اجیت ڈوبھال نے آئی آئی ٹی کے فارغ التحصیل

افراد کو ایک ہزار سال کی خوش قسمت ترین نسل قرار دیا

ہری دوار۔ 19 ستمبر۔ ایم این این۔ قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال نے ہفتہ کے روز ہندوستانی ٹیکنالوجی ادارہ روڑکی کے جلسۂ تقسیم اسناد میں بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی۔ انہوں نے فارغ التحصیل طلبہ کو گزشتہ ایک ہزار برس کی خوش نصیب ترین نسل قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ ایسے دور میں قدم رکھ رہے ہیں جہاں غیر معمولی مواقع اور تیز رفتار تکنیکی ترقی نے دنیا کو تبدیل کر دیا ہے۔ ہندوستانی ٹیکنالوجی ادارہ روڑکی کی دو روزہ تقریب میں 2701 طلبہ کو اسناد دی گئیں۔ چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل این ایس راجا سبرامنی مہمان اعزازی کے طور پر شریک ہوئے۔ اپنے خطاب میں اجیت ڈوبھال نے کہا کہ موجودہ نسل کو وہ مواقع حاصل ہیں جن کا تصور گزشتہ نسلیں بھی نہیں کرسکتی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ شاید طلبہ اس بات سے پوری طرح واقف نہ ہوں کہ گزشتہ ایک ہزار برس میں وہ ایسی نسل ہیں جو سب سے زیادہ مواقع کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ ان سے پہلے کی نسلیں غلامی اور مختلف پابندیوں کے دور میں جدوجہد کرتی رہی ہیں۔ آج نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں حالات تبدیل ہوئے ہیں اور ان تبدیلیوں نے نوجوانوں کے لیے ترقی کے نئے راستے کھولے ہیں۔ اجیت ڈوبھال نے اپنے انٹیلی جنس شعبے کے ابتدائی دنوں کا ایک اہم واقعہ بھی طلبہ کے ساتھ شیئر کیا۔ انہوں نے سکم کے ہندوستان کے ساتھ انضمام کے زمانے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اس وقت بیس برس کی عمر میں ایک نوجوان آئی پی ایس افسر تھے اور سکم میں انٹیلی جنس کی ذمہ داری سنبھال رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت سکم ہندوستان کا حصہ نہیں تھا اور ہندوستان کے ساتھ اس کے انضمام کا عمل جاری تھا۔ ان کی ذمہ داریوں میں سرحدی علاقوں کی نگرانی کے ساتھ چینی فوج کی نقل وحرکت اور سرگرمیوں سے متعلق معلومات جمع کرنا بھی شامل تھا۔ اجیت ڈوبھال نے ایک خفیہ کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک مرتبہ انٹیلی جنس اہلکاروں کی ایک ٹیم سرحدی علاقے میں بھیجی گئی۔ اسے تقریباً آٹھ دن بعد واپس آنا تھا لیکن پانچ دن گزر گئے پھر دس دن اور اس کے بعد تقریباً پندرہ دن گزر گئے۔ ٹیم کی کوئی اطلاع نہ ملنے پر انہیں نہ صرف پیشہ ورانہ اعتبار سے بلکہ انسانی طور پر بھی شدید تشویش لاحق ہوئی کیونکہ انہیں معلوم نہیں تھا کہ ٹیم کے ارکان زندہ ہیں یا نہیں اور ان کے ساتھ کیا ہوا ہے۔

ہندوستان کے نوجوان یہیں سے کوالکوم، انٹیل جیسی کمپنیاں کھڑی کریں گے

انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ ہندوستان کے نوجوانوں کی قیادت میں چلنے والے اسٹارٹ اپ ملک میں ہی کوالکوم اور انٹیل جیسی کمپنیاں قائم کریں گے

نئی دہلی: اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے وزیر اشونی ویشنو نے ہفتہ کو کہا کہ تجارتی سطح پر پانچ سیمی کنڈکٹر یونٹس میں پیداوار شروع ہونے اور عالمی کمپنیوں کے نئے سرمایہ کاری کے لیے آگے آنے کے ساتھ ہندوستان کی چپ حکمت عملی پر ابتدائی سوالات اب اعتماد میں بدل رہے ہیں۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ ہندوستان کے نوجوانوں کی قیادت میں چلنے والے اسٹارٹ اپ ملک میں ہی کوالکوم اور انٹیل جیسی کمپنیاں قائم کریں گے۔ خبر رساں ایجنسی کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں ویشنو نے کہا کہ کئی ممالک ہندوستان کو ایک قابل اعتماد شراکت دار کے طور پر دیکھتے ہیں۔ تاہم انہوں نے خبردار کیا کہ سیمی کنڈکٹر صنعت اور گہری ٹیکنالوجی سے وابستہ اسٹارٹ اپس کو ممکنہ سائبر حملوں، مختلف خطرات اور ان عناصر کی جانب سے پیدا کی جانے والی رکاوٹوں سے محتاط رہنا ہوگا جو عالمی سیمی کنڈکٹر ویلیو چین میں ہندوستان کے ابھرنے میں رکاوٹ ڈالنا چاہتے ہیں۔ ویشنو نے کہا کہ گزشتہ چار پانچ برسوں میں ہندوستان کی مینوفیکچرنگ صلاحیتوں کے بارے میں عالمی سطح پر سوچ میں بنیادی تبدیلی آئی ہے۔ ان کے مطابق ابتدا میں اٹھائے جانے والے سوالات اب بڑی حد تک ختم ہوگئے ہیں اور منصوبوں کی تعمیر سے لے کر تجرباتی پیداوار اور پھر بڑے پیمانے پر تجارتی پیداوار تک پہنچنے کے ساتھ ہندوستان پر اعتماد بڑھا ہے۔ اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے وزیر نے کہا کہ عالمی کمپنیوں کے چیف ایگزیکٹو افسر اب ہندوستان میں سرمایہ کاری کی تیاری کررہے ہیں اور کئی کمپنیاں مقامی شراکت داری اور اپنے پلانٹس کے لیے جگہ طے کرنے کے مرحلے میں ہیں۔ ویشنو نے بتایا کہ ایک کمپنی کے سی ای او نے ان سے بات چیت کے دوران کہا کہ اس کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے ہندوستان میں سیمی کنڈکٹر منصوبوں کے لیے اتنی سرمایہ کاری کی منظوری دی ہے، جتنی ان کی ٹیم حقیقت میں خرچ کرسکتی ہے۔ انہوں نے کہا، ''اس طرح کا ردعمل ہماری کوششوں کی پذیرائی ہے، لیکن میں اب بھی کہتا ہوں کہ یہ صرف پہلا قدم ہے۔ یہ ایک بنیاد ہے۔ ابھی بہت کچھ کیا جانا باقی ہے، کیونکہ سیمی کنڈکٹر جیسی مشکل اور پیچیدہ صنعت قائم کرنے کے لیے عزم، صبر اور ہر سطح پر باریک بینی سے کام کرنا ضروری ہے۔'' ویشنو نے کہا کہ سیمی کنڈکٹر کے شعبے میں ہندوستان کی طویل مدتی کامیابی صرف موجودہ مارکیٹ میں دستیاب مصنوعات پر توجہ دینے سے حاصل نہیں ہوگی، بلکہ اپنی الگ شناخت رکھنے والی مصنوعات تیار کرنے پر منحصر ہوگی۔ انہوں نے نوجوان اختراع کاروں سے اپیل کی کہ وہ اپنی ڈیزائن صلاحیتوں کا مظاہرہ کریں، تاکہ مینوفیکچررز ہندوستانی سپلائی چین کو اختیار کرنے کے لیے راغب ہوں۔ انہوں نے کہا، ''مجھے یقین ہے کہ آنے والے برسوں میں ہندوستان سے کوالکوم اور انٹیل جیسی کمپنیاں سامنے آئیں گی، کیونکہ نوجوان نسل اچھی مصنوعات تیار کرنے کی ذمہ داری سنبھالے گی۔''

آئی این ایس ترشول کا مصر کے شہر اسکندریہ کا دورہ

نئی دہلی: اپنی تعیناتی کے سلسلے میں، بھارتی بحریہ کے گائیڈڈ میزائل فریگیٹ آئی این ایس ترشول نے 14 سے 17 ستمبر 2026 تک مصر کے شہر اسکندریہ کی بندرگاہ کا دورہ کیا۔ اسکندریہ ہاربر پر آمد پر جہاز کا پرتپاک استقبال کیا گیا اور مصری بحریہ کے جہاز القدیر نے اسے بندرگاہ تک پہنچنے میں رہنمائی (ایسکارٹ) فراہم کی۔ آئی این ایس ترشول کے کمانڈنگ آفیسر اور عملے نے چاٹبی وار میموریل پر دونوں عالمی جنگوں کے بہادر سپاہیوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس یادگار میں 12 افراد کی تدفین کی گئی ہے اور یہاں ان 19 بھارتی فوجیوں کے نام درج ہیں جو مشرقی بحیرہ روم میں ڈوبنے والے جہازوں میں ہلاک ہوئے تھے۔ مصر میں بھارت کے سفیر، جناب سریش کے ریڈی نے آئی این ایس ترشول کا دورہ کیا اور جہاز کے عملے سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران، انہوں نے خطے میں بھارتی بحریہ کی موجودگی کی اہمیت پر زور دیا۔ آئی این ایس ترشول نے مصری بحریہ کے جہاز ای این ایس برنیس کے ساتھ پیسیکس یعنی مشترکہ بحری مشق میں حصہ لیا۔ اس مشق میں مربوط حرکت وپیش قدمی، مواصلاتی مشقیں اور سمندر میں رسد کی فراہمی کے طریقہ کار شامل تھے، جس سے دونوں بحری افواج کے اہلکاروں کو پیشہ ورانہ مہارتوں کے تبادلے اور باہمی آپریشنل ہم آہنگی کو بہتر بنانے کا موقع ملا۔ بندرگاہ کا یہ دورہ اور مشترکہ مشق ارتی بحریہ اور مصری بحریہ کے درمیان دیرینہ تعلقات کی توثیق کرتے ہیں اور دونوں دوست ممالک کے درمیان سمندری تعاون کو مضبوط بنانے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

بھارت کی جی ڈی پی ۲۰ سالوں میں بڑھ کر

۳۸ ٹریلین امریکی ڈالر ہو جائے گی: ڈوبھال

رُڑکی: قومی سلامتی کے مشیر (این ایس اے) اجیت ڈوبھال نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستان کی جی ڈی پی موجودہ 4.015 ٹریلین امریکی ڈالر سے اگلے 20 سالوں میں بڑھ کر 38 ٹریلین امریکی ڈالر ہوجائے گی۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی (IIT) روڑکی کے کانووکیشن کی تقریب سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے، ڈوبھال نے کہا کہ طلباء خوش قسمت ہیں کہ وہ ایک تبدیلی کے دور میں رہ رہے ہیں جہاں ان کا مستقبل بہت بڑا وعدہ رکھتا ہے۔ بھگوان رام کی مثال دیتے ہوئے، این ایس اے نے طلباء پر زور دیا کہ وہ اپنی زندگی میں ہمت پیدا کریں۔ انہوں نے کہا کہ باباوشوامتر نے اپنی جرات مندانہ فطرت کی وجہ سے راکشسوں کو ختم کرنے کے لئے بھگوان رام کا انتخاب کیا۔ این ایس اے نے کہا، بھارت میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں ہو رہی ہیں، اور ملک ایک شاندار مستقبل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جیسا کہ وزیر اعظم نے 2047 تک کے دور کو امرت کال قرار دیا ہے، یہ واقعی ایک شاندار امرت کال ہے۔ ہندوستان کی موجودہ جی ڈی پی 4.015 ٹریلین ڈالر ہے، اور یہ اگلے 20 سالوں میں 38 ٹریلین ڈالر تک پہنچ جائے گی۔ ڈوبھال نے سکم میں پوسٹ کرتے ہوئے اپنے ابتدائی کیریئر کے دنوں کا ایک قصہ بھی شیئر کیا، یہ بتاتے ہوئے کہ انہوں نے کس طرح ایک شیرپا سے زندگی میں کامیابی کے لیے تین منتر سیکھے۔ ڈوبھال نے وضاحت کی کہ پہلا منتر یہ جاننا ہے کہ کوئی نقشے پر کہاں کھڑا ہے۔ دوسرا یہ جاننا ہے کہ کہاں جانا ہے۔ اور تیسرا وہاں جانے اور واپس آنے کا راستہ جاننا ہے۔

سال کے اختتام تک بھارت کے ساتھ تجارتی مذاکرات مکمل ہوجائیں گے

ممبئی: کینیڈا کے وزیر برائے بین الاقوامی تجارت نے ہفتے کے روز کہا کہ کینیڈا کو امید ہے کہ سال کے اختتام تک بھارت کے ساتھ جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے (CEPA) پر مذاکرات مکمل کر لیے جائیں گے۔ کینیڈین وزیر اعظم نے اس سے قبل مارچ میں نئی دہلی کے دورے کے دوران کہا تھا کہ دونوں ممالک سال کے آخر تک آزادانہ تجارت کے معاہدے پر اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ بھارت کے مالیاتی مرکز ممبئی کے دورے کے دوران رائٹرز کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کینیڈا کے وزیر تجارت منیند رسدھو نے کہا، ''میں بہت زیادہ پرامید اور پرعزم ہوں کہ ہم آنے والے مہینوں میں اسے پایہ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں۔'' سدھو نے بتایا کہ توقع ہے کہ بھارتی تجارتی مذاکرات کار اگلے ماہ کینیڈا کا دورہ کریں گے اور دونوں ممالک کے رہنماؤں کی دسمبر میں جی-20 اجلاس کے موقع پر ملاقات کا امکان ہے۔ مذاکرات کا ایک اہم شعبہ توانائی کا سیکٹر ہے۔ گزشتہ سال کینیڈا (میں شیل) کی قیادت میں ایل این جی برآمد کرنے کی ایک تنصیب کا آغاز کیا گیا تھا اور ملک میں مزید پانچ منصوبے ترقی کے مختلف مراحل میں ہیں۔ سدھو نے مزید تفصیلات بتائے بغیر کہا، ''ہم بھارتی کمپنیوں کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کررہے ہیں کہ وہ کس طرح ان منصوبوں تک رسائی حاصل کر سکتی ہیں، اور ساتھ ہی یہ بھی کہ وہ کس طرح ان منصوبوں میں سرمایہ کاری کر کے سپلائی کو یقینی بنا سکتی ہیں۔ مائع قدرتی گیس کے علاوہ، دونوں ممالک جوہری توانائی کے شعبے میں بھی تعاون بڑھانے پر غور کررہے ہیں، جہاں بھارت اپنی صلاحیت میں نمایاں اضافہ کرنے کا خواہاں ہے۔

بھارت ایک فیصلہ کن عالمی طاقت کے طور پر ابھر رہا ہے

برکس میں نئی دہلی کا کردار نمایاں

نئی دہلی: عالمی سیاست میں تیزی سے بدلتے طاقت کے توازن کے درمیان بھارت ایک ایسی اہم طاقت کے طور پر ابھر رہا ہے جو مختلف اور بعض اوقات متضاد عالمی قوتوں کے درمیان رابطے کا کردار ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ حالیہ برکس سربراہی اجلاس نے بھارت کی اسی سفارتی حکمت عملی کو نمایاں کیا، جہاں نئی دہلی نے چین، روس، ایران، خلیجی ممالک اور مغربی دنیا کے ساتھ اپنے تعلقات میں توازن برقرار رکھنے پر زور دیا۔ نئی دہلی میں منعقدہ برکس سربراہی اجلاس کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی کی روسی صدر ولادیمیر پوتن اور چینی صدر شی جن پنگ کے ساتھ ملاقاتوں کو بھارت کی مختلف طاقتوں کے درمیان پل بنانے کی سفارتی کوشش کے طور پر پیش کیا گیا۔ اجلاس میں بھارت اور چین نے ایک دوسرے کے بنیادی مفادات کے حوالے سے حساس رہنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ دہلی اعلامیے میں دہشت گردی کی تمام شکلوں کی مذمت کی گئی اور سرحد پار دہشت گردوں کی نقل وحرکت کا بھی ذکر کیا گیا۔ اعلامیے میں 22 اپریل 2025 کے پہلگام دہشت گرد حملے کا خصوصی حوالہ بھی شامل کیا گیا۔ مغربی ایشیا میں بھی بھارت اپنے سفارتی کردار کو وسعت دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ سربراہی اجلاس کے دوران ایرانی صدر مسعود پزشکیان اور متحدہ عرب امارات کی قیادت کے درمیان رابطوں کو خطے میں اختلافات کم کرنے کی کوششوں کے تناظر میں دیکھا گیا۔ فلسطین کے معاملے پر برکس اعلامیے نے دو ریاستی حل، فلسطینی ریاست اور غزہ سے فلسطینیوں کی جبری نقل مکانی کی مخالفت کی۔ اقتصادی محاذ پر برکس ممالک نے یکطرفہ پابندیوں، ثانوی پابندیوں اور اقتصادی دباؤ کے اقدامات کی مخالفت کرتے ہوئے باہمی تجارت کو زیادہ تیز، کم لاگت اور قابل رسائی بنانے پر زور دیا۔ اجلاس کے دوران بھارت اور روس نے روپے اور روبل میں ادائیگیوں سمیت سرمایہ کاری سے متعلق ایک معاہدہ بھی کیا۔ مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی بھی اجلاس کے اہم موضوعات میں شامل رہے۔ چین نے اوپن سورس ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل کرنسی اور نوجوان انجینئروں اور سائنس دانوں کی تربیت میں برکس تعاون بڑھانے پر زور دیا، جبکہ بھارت اور چین دونوں نے جدید ٹیکنالوجی کے اسٹریٹجک اور سلامتی سے متعلق استعمال پر تشویش ظاہر کی۔ مجموعی طور پر مضمون میں یہ موقف پیش کیا گیا ہے کہ بھارت کسی ایک عالمی طاقت کے کیمپ کا حصہ بننے کے بجائے مختلف مراکزِ طاقت کے ساتھ روابط برقرار رکھتے ہوئے ایک زیادہ خودمختار اور فعال سفارتی کردار تشکیل دے رہا ہے۔ برکس اجلاس کو اسی وسیع تر تبدیلی کی ایک اہم مثال قرار دیا گیا ہے۔

ہندوستان کی سیمی کنڈکٹر مارکیٹ کے 2035 تک

200 بلین امریکی ڈالر تک پہنچنے کا امکان ہے: رپورٹ

نئی دہلی: ہندوستان کی سیمی کنڈکٹر مارکیٹ 2026 میں تقریباً 64 بلین امریکی ڈالر سے 2035 تک 200 بلین ڈالر تک پہنچنے کا تخمینہ ہے، کیونکہ ملک ایک مربوط سیمی کنڈکٹر ایکو سسٹم کی ترقی کی طرف مینوفیکچرنگ کی صلاحیت سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ای وائی، سلیکٹرونکس اور سیڈ انڈیا کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان کی سیمی کنڈکٹر مارکیٹ 2021 میں تقریباً 27 بلین امریکی ڈالر سے بڑھ کر 2026 میں تقریباً 64 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ عالمی سپلائی چین کی دوبارہ ترتیب اور AI، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، نقل وحرکت اور جدید مینوفیکچرنگ میں سیمی کنڈکٹرز کی بڑھتی ہوئی مانگ کے ساتھ توسیع، ہندوستان کو سیمی کنڈکٹر کی قدر میں گہرا موقع فراہم کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ انڈیا سیمی کنڈکٹر مشن 1.0، جس کی لاگت 76,000 کروڑ روپے کے ساتھ شروع کی گئی ہے، اس کے نتیجے میں 12 سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ پروجیکٹوں کی منظوری دی گئی ہے، جس میں تقریباً 1.64 لاکھ کروڑ روپے کی مجموعی سرمایہ کاری شامل ہے۔ ان میں ایک سلکان فیب، دو کمپاؤنڈ سیمی کنڈکٹر فیبس اور نو پیکیجنگ کی سہولیات شامل ہیں۔ اس پروگرام کے نتیجے میں 23 چپ ٹیپ آؤٹ ہوئے ہیں، جبکہ تین سیمی کنڈکٹر یونٹس نے پیداوار اور برآمدات شروع کردی ہیں۔ ہندوستان اب عالمی سیمی کنڈکٹر ڈیزائن ٹیلنٹ پول کا تقریباً 20 فیصد حصہ بناتا ہے، جس سے ڈیزائن کے شعبے میں اپنی پوزیشن مضبوط ہوتی ہے۔ اس بنیاد پر، حکومت نے جولائی 2026 میں 1,27,500 کروڑ روپے کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے ساتھ سیمیکون انڈیا 2.0 کا آغاز کیا۔ دوسرے مرحلے میں ڈیزائن، سیمی کنڈکٹر مواد اور ساز وسامان، فیبریکیشن، جدید پیکیجنگ، تحقیق اور ترقی، اور ہنر کی تخلیق کا احاطہ کرنے والے چھ ستونوں کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سیمیکون 2.0 کا مقصد فیبس اور پیکیجنگ سے ہٹ کر سیمی کنڈکٹر گریڈ میٹریل، خاص کیمیکلز، گیسز، سبسٹریٹس، آلات، ٹیسٹنگ انفراسٹرکچر اور ڈیزائن کمرشلائزیشن جیسے شعبوں میں سپورٹ کو بڑھانا ہے۔ یہ آر اینڈ ڈی اور ہنر کی نشوونما کے لیے بھی مدد فراہم کرتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان کے سیمی کنڈکٹر سفر کا اگلا مرحلہ پالیسی کی رفتار کو مربوط ماحولیاتی نظام کی صلاحیتوں میں ترجمہ کرنے کی صلاحیت پر منحصر ہوگا، جس میں عمل درآمد، اختراع، لوکلائزیشن اور قابلیت کی ترقی کلیدی ترجیحات کے طور پر ابھرتی ہے۔

ہندوستان کو منشیات سے پاک صاف بنانے کا ہدف، تین سالہ منصوبہ تیار

مرکزی حکومت نے 2029 تک ہندوستان کو منشیات سے پاک بنانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔

شملہ: مرکزی حکومت نے 2029 تک ہندوستان کو منشیات سے پاک بنانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ اس مقصد کے لیے 2026 سے 2029 تک تین سالہ وقت مقررہ منصوبہ تیار کیا گیا ہے، جس کے تحت چار اہم ستون، 25 اجزا اور 200 سے زیادہ عملی اقدامات شامل کیے گئے ہیں۔ ان میں منشیات کے خلاف کارروائی، مصنوعی اور کیمیائی منشیات پر قابو، منشیات کی طلب میں کمی، نقصانات کو کم کرنا، صلاحیت سازی اور مختلف اداروں کے درمیان تال میل شامل ہیں۔ یہ روڈ میپ جمعہ کو شملہ میں وزارت داخلہ اور وزارت اطلاعات و نشریات کی جانب سے منعقدہ ''نشہ مکت بھارت ابھیان 2029'' کے میڈیا پروگرام میں پیش کیا گیا۔ پریس انفارمیشن بیورو کے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل اور وزارت داخلہ کے چیف میڈیا اینڈ کمیونیکیشن راج کمار اور نارکوٹکس کنٹرول بیورو کے شمالی زون کے زونل ڈائریکٹر امن جیت سنگھ نے پروگرام میں اہم خطاب کیا۔ حکام نے بتایا کہ اس مہم میں ''پوری حکومت'' اور ''پورا معاشرہ'' کے نقطۂ نظر کو اپنایا گیا ہے، جس کے تحت مرکزی اور ریاستی حکومتوں، قانون نافذ کرنے والے اداروں، سکیورٹی فورسز، تعلیمی اور طبی اداروں، نوجوانوں کی تنظیموں اور عام لوگوں کو ساتھ لایا جائے گا۔ راج کمار نے کہا کہ یہ مہم وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی اور مرکزی وزیر داخلہ وتعاون امت شاہ کی قیادت میں چلائی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا، ''ہندوستان کو 2029 تک منشیات سے پاک بنانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔'' انہوں نے بتایا کہ 2026 سے 2029 کے لیے جامع روڈ میپ اور ایکشن پلان تیار کیا گیا ہے، جس میں مرکزی وزارتوں، ریاستی حکومتوں اور دیگر متعلقہ فریقوں کی ذمہ داریاں، جواب دہی اور کام مکمل کرنے کی مدت واضح کی گئی ہے۔ ان کے مطابق یہ دستاویز ریاستی حکومتوں، متعلقہ اداروں اور مرکزی حکومت کی 35 سے زیادہ وزارتوں اور محکموں کے ساتھ وسیع مشاورت کے بعد تیار کی گئی ہے۔ راج کمار نے کہا کہ اس منصوبے پر عمل درآمد نیشنل کمیٹی فار کوآرڈی نیشن آف ڈرگ ٹریفکنگ یعنی این کورڈ (NCORD) کے ذریعے ہوگا۔ اس کی اعلیٰ سطحی کمیٹی کی سربراہی مرکزی وزیر داخلہ تعاون کریں گے۔ نارکوٹکس کنٹرول بیورو اس مہم میں اہم کردار ادا کرے گا اور اسے وزارت داخلہ، ریاستی حکومتوں، مقامی وضلعی پولیس، سکیورٹی فورسز، وزارت خارجہ اور دیگر متعلقہ اداروں کی حمایت حاصل ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت نے پہلے بائیں بازو کی انتہا پسندی کے خاتمے کو ترجیح دی اور اب منشیات کی اسمگلنگ اور نشہ آور اشیا کے استعمال سے نمٹنا ایک بڑی قومی ترجیح ہے۔ راج کمار کے مطابق، ''بائیں بازو کی انتہا پسندی کے خاتمے کے مقصد کے بعد اگلی بڑی ترجیح ملک کو منشیات سے پاک بنانا ہے۔'' انہوں نے تسلیم کیا کہ منشیات کے مسئلے کا مکمل خاتمہ ایک بڑا چیلنج ہے، تاہم حکومت نے اس کے لیے مقررہ مدت، متعلقہ اداروں کی ذمہ داریاں اور نگرانی کا نظام طے کیا ہے۔ منشیات کے خلاف کارروائی، مصنوعی (Synthetic) اور کیمیائی منشیات پر کنٹرول، مانگ میں کمی، نقصانات کو کم کرنا اور مختلف ایجنسیوں کے درمیان تال میل کو بہتر بنانا شامل ہے۔ اس منصوبے میں مجموعی طور پر 200 سے زیادہ عملی اقدامات شامل کیے گئے ہیں۔

امریکہ میں تبدیل شدہ ٹیرف قانون سے ہندوستان پر دباؤ

ٹیکسٹائل سے لے کر آئی ٹی سیکٹر تک ہوگا اثر انداز! امریکی صدر ٹرمپ نے 18 ستمبر کو روس اور ایران پر پابندیاں عائد کرنے سے متعلق قانون پر دستخط کیے

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو ہندوستانی سامان پر 100 فیصد تک ٹیرف لگانے کا اختیار دینے والا نیا امریکی قانون تشویش کا موضوع ہے۔ برآمد کنندگان کے مطابق اس سے دونوں ملکوں کے درمیان اب تک مضبوط رہے تجارتی تعلقات کو لے کر غیر یقینی میں اضافہ ہوا ہے اور اگر ایسا محصول لگایا جاتا ہے تو اس سے امریکہ کو ہونے والی ہندوستان کی برآمدات بری طرح متاثر ہوسکتی ہیں۔ تاہم ہندوستانی برآمدات پر اس کے ممکنہ اثرات کا اندازہ اسی وقت لگایا جا سکے گا، جب امریکہ محصول کی شرح، اس کے دائرے میں آنے والی مصنوعات اور اسے نافذ کرنے کی مدت کا اعلان کرے گا۔ برآمد کنندگان نے کہا کہ روس-یوکرین جنگ اور مغربی ایشیا کے بحران کی وجہ سے خام مال کی قیمتیں اور نقل و حمل کی لاگت پہلے ہی بڑھ چکی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ٹرمپ نے 18 ستمبر کو روس اور ایران پر پابندیاں عائد کرنے سے متعلق قانون پر دستخط کیے، جس کے تحت روس اور اس کے بڑے توانائی خریداروں پر بھاری ٹیرف عائد کیا جا سکتا ہے۔ یہ قانون صدر ٹرمپ کو روس سے تیل اور گیس خریدنے والے ممالک، جن میں ہندوستان اور چین شامل ہیں، پر 100 فیصد تک محصول لگانے کا اختیار دیتا ہے۔ قانون صدر کے دستخط کے 30 دن کے اندر نافذ ہوجائے گا اور اس کے تحت ان ممالک سے درآمد کیے جانے والے سامان پر 100 فیصد تک محصول عائد کرنا ہوگا، جو قانون نافذ ہونے سے پہلے کے 12 ماہ کے دوران مجموعی مقدار کی بنیاد پر روسی خام تیل یا قدرتی گیس کے 5 سب سے بڑے خریداروں میں شامل ہیں۔ ہندوستانی برآمدی تنظیموں کی فیڈریشن (فیو) کے صدر ایس سی رلہن نے کہا کہ ہم بہت فکر مند ہیں۔ اگر امریکہ بھاری ٹیرف عائد کرتا ہے تو اس سے امریکہ کو ہماری برآمدات مکمل طور پر رک جائیں گی۔ کوئی بھی درآمد کنندہ اتنا بھاری محصول برداشت نہیں کرسکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ انجینئرنگ شعبہ کے کئی برآمد کنندگان کا امریکہ میں اہم کاروبار ہے اور نئے محصول پر کوئی فیصلہ لینے سے پہلے امریکہ کو ان پہلوؤں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ ممبئی کے برآمد کنندہ اور ٹیکنو کرافٹ انڈسٹریز کے چیئرمین و منیجنگ ڈائریکٹر شرد صراف نے بھی اسی طرح کی تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ٹیرف سے زیادہ غیر یقینی صورت حال کا اثر پڑتا ہے۔ صراف نے کہا کہ اس کے واضح اثر کا اندازہ اسی وقت لگایا جا سکتا ہے جب ہمارے پاس مکمل معلومات ہوں۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ چین جیسے ہمارے حریف ممالک پر کتنا محصول عائد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نئے قانون کو لے کر کافی فکر مند ہیں، کیونکہ اس سے اب تک مضبوط رہے تجارتی تعلقات میں کافی غیر یقینی پیدا ہو رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ نومبر میں ہونے والے امریکی وسط مدتی انتخابات سے پہلے ٹرمپ انتظامیہ ہندوستان جیسے ممالک پر دباؤ بنانے کی حکمت عملی کے طور پر اس کا استعمال کرسکتی ہے۔ ٹریڈ پروموشن کونسل آف انڈیا (ٹی پی سی آئی) کے چیئرمین موہت سنگلا نے کہا کہ امریکی قدم ہندوستانی برآمد کنندگان کے لیے بڑی تشویش کا موضوع ہے۔ اگر اسے نافذ کیا جاتا ہے تو کچھ شعبوں پر اس کا سنگین اثر پڑ سکتا ہے۔ اس سے دونوں ملکوں کے تجارتی تعلقات میں خلل پیدا ہوگا۔ امریکی بازار میں بڑا کاروبار کرنے والے ایک دیگر برآمد کنندہ نے کہا کہ امریکی حکام کو یہ سمجھنا چاہیے کہ دنیا باہم مربوط ہے اور ممالک کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔ کسی بھی پالیسی پر مبنی فیصلے سے تجارتی توازن متاثر نہیں ہونا چاہیے۔ معروف چمڑا اور جوتا برآمد کنندہ اور فریدہ گروپ کے چیئرمین رفیق احمد نے کہا کہ ان کی کمپنی کی کل برآمدات کا 65 فیصد امریکہ کو جاتا ہے اور محصول میں کوئی بھی اضافی اضافہ ان برآمدی کھیپوں کو متاثر کرے گا۔ اقتصادی تحقیقی ادارے 'گلوبل ٹریڈ ریسرچ انیشیٹو' (جی ٹی آر آئی) نے کہا کہ نیا امریکی قانون ہندوستان کو 100 فیصد تک ٹیرف کے براہ راست خطرے میں ڈالتا ہے اور اس کا استعمال نئی دہلی پر روسی تیل کی خرید کم کرنے اور ممکنہ طور پر 6 فروری کے مشترکہ بیان میں پیش کی گئی 18 فیصد ٹیرف کی شرح بحال کرنے کے بدلے غیر مساوی دوطرفہ تجارتی معاہدہ قبول کرنے کے لیے دباؤ بنانے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ جی ٹی آر آئی کے بانی اجے شریواستو نے کہا کہ ہندوستان کو عارضی ٹیرف میں راحت کے لیے اپنی توانائی سلامتی سے سمجھوتہ نہیں کرنا چاہیے۔

بھارت کی خلا میں نئی آنکھ EOS-05

سیٹلائٹ سے نگرانی کی صلاحیت میں نمایاں اضافہ

نئی دہلی: بھارت نے EOS-05 سیٹلائٹ کی کامیاب تعیناتی کے ذریعے اپنی خلائی نگرانی اور انٹیلی جنس صلاحیتوں میں ایک اہم اضافہ کیا ہے۔ 4 ستمبر کو GSLV-F17 راکٹ کے ذریعے لانچ کیا گیا یہ بھارت کا پہلا ارتھ آبزرویشن سیٹلائٹ ہے جسے جیوسنکرونس مدار میں تعینات کیا گیا ہے، جہاں سے وہ برصغیر پر مسلسل نظر رکھنے کی صلاحیت فراہم کرے گا۔ سیٹلائٹ تقریباً 35 ہزار کلومیٹر کی بلندی سے کام کرے گا۔ اسرو کے چیئرمین وی نارائنن کے مطابق EOS-05 جیو مدار سے تصاویر فراہم کرنے والا بھارت کا پہلا مخصوص امیجنگ سیٹلائٹ ہوگا اور ملک کو اہم اسٹریٹجک معلومات فراہم کرے گا۔ EOS-05 بھارت کے وسیع تر انٹیلی جنس، نگرانی اور جاسوسی نظام کا حصہ ہے۔ مضمون کے مصنفین کے مطابق اس کی مسلسل نگرانی کی صلاحیت فوجی نقل و حرکت، بحری جہازوں، طیاروں اور دیگر اسٹریٹجک سرگرمیوں پر نظر رکھنے میں مدد دے سکتی ہے۔ تاہم یہ ممکنہ فوجی استعمال مصنفین کا تجزیہ ہے، نہ کہ اسرو کی جانب سے بیان کردہ کوئی مخصوص آپریشنل مشن۔ بھارت پہلے ہی مواصلات، نیوی گیشن اور نگرانی کے لیے متعدد سیٹلائٹس استعمال کرتا ہے۔ EOS-05 کی اہمیت یہ ہے کہ نچلے مدار میں موجود سیٹلائٹس کے برعکس یہ ایک مخصوص خطے پر زیادہ دیر تک مسلسل نظر رکھ سکتا ہے، جس سے معلومات حاصل کرنے کے درمیان وقفہ کم کیا جاسکتا ہے۔ یہ پیش رفت بھارت کے اسپیس بیسڈ سرویلانس فیز-III منصوبے کے تناظر میں بھی اہم ہے۔ 2024 میں منظور کیے گئے اس پروگرام کے تحت مجموعی طور پر 52 دفاعی سیٹلائٹس تعینات کرنے کا منصوبہ ہے، جن میں 21 اسرو جبکہ 31 نجی شعبہ تیار کرے گا۔ مضمون میں یہ بھی دلیل دی گئی ہے کہ زیادہ مؤثر خلائی نگرانی بھارت کو بحران کے دوران بہتر صورتحال سے آگاہی اور دفاعی تیاری فراہم کرسکتی ہے۔ دوسری جانب مصنفین کے مطابق بھارت اور پاکستان کے درمیان پہلے ہی مختصر فیصلہ سازی کے وقت کے باعث ایسی صلاحیتیں خطے میں فوجی منصوبہ بندی اور بحران کے دوران ردعمل کے طریقوں کو بھی متاثر کر سکتی ہیں۔ مجموعی طور پر EOS-05 بھارت کی خلائی نگرانی میں وقفے وقفے سے حاصل ہونے والی تصاویر سے مسلسل نگرانی کی جانب ایک اہم قدم کی نمائندگی کرتا ہے اور ملک کے تیزی سے وسعت پاتے خلائی سلامتی کے نظام میں ایک نئی صلاحیت کا اضافہ کرتا ہے۔ بھارتی خلائی تحقیقی ادارے ISRO نے 4 ستمبر 2026 کو اپنے جدید ترین جیوامیجنگ سیٹلائٹ EOS-05 کو GSLV-F17 راکٹ کے ذریعے کامیابی سے خلا میں روانہ کیا ہے۔ اس سیٹلائٹ کو "خلا میں" بھارت کی نئی آنکھ قرار دیا جا رہا ہے، جس نے ملک کی دفاعی نگرانی، سیکیورٹی اور قدرتی آفات سے نمٹنے کی صلاحیتوں کو ایک نئی بلندی دی ہے۔

بھارت کی شمسی صلاحیت ۱۲ سالوں میں ۲ گیگاواٹ سے بڑھ کر ۱۶۰ گیگاواٹ ہوگئی

ہندوستان کی شمسی توانائی کی صلاحیت تقریباً ۲ گیگاواٹ تھی، آج یہ صلاحیت 160 گیگاواٹ سے تجاوز کرگئی ہے

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز صاف توانائی میں ہندوستان کی توسیع پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ملک کی شمسی توانائی کی صلاحیت 12 سال پہلے تقریباً 2 گیگاواٹ سے بڑھ کر آج 160 گیگاواٹ سے زیادہ ہوگئی ہے۔ دہلی میں ماحول اور آب و ہوا کی حرکیات کا مستقبل کے موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، وزیراعظم مودی نے کہا کہ ہندوستان نے کاربن کے اخراج کو کم کرنے کی اپنی کوششوں کے حصے کے طور پر چھتوں پر شمسی، سولر پمپ، ایل ای ڈی بلب اور دیگر توانائی کی بچت والی ٹیکنالوجیز کے استعمال کو بھی بڑھایا ہے۔ بارہ سال پہلے، ہندوستان کی شمسی توانائی کی صلاحیت تقریباً 2 گیگاواٹ تھی، آج یہ صلاحیت 160 گیگاواٹ سے تجاوز کرگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے گھرانوں کو شمسی توانائی سے بجلی پیدا کرنے کے مرکز میں تبدیل کرنے کے لئے پی ایم سوریہ گھر مفت بجلی یوجنا شروع کیا ہے، انہوں نے مزید کہا کہ اس اسکیم کے تحت 50 لاکھ سے زیادہ گھروں میں چھتوں پر سولر پینل لگائے گئے ہیں۔ حالیہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، اگست 2026 تک 50 لاکھ سے زیادہ گھرانوں نے چھتوں پر شمسی تنصیبات سے استفادہ کیا تھا، جس میں 14.8 گیگاواٹ چھت کی شمسی صلاحیت شروع کی گئی تھی۔ وزیراعظم مودی نے کہا کہ حکومت نے اس اسکیم کے تحت تقریباً 80,000 روپے فی گھرانہ تک کی مالی مدد فراہم کی ہے۔ انہوں نے پردھان منتری کسان توانائی تحفظ ایوام اُتھان مہابھیان (پی ایم-کُسم) پر بھی روشنی ڈالی، کہا کہ تقریباً 30 لاکھ کسانوں کے کھیتوں پر سولر پمپ لگائے گئے ہیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ ہندوستان نے ایک قوم، ایک گرڈ منصوبہ بھی مکمل کیا ہے اور توانائی کی کارکردگی کو فروغ دینے کے لیے لاکھوں گھرانوں میں ایل ای ڈی بلب تقسیم کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صرف شمسی توانائی کے ذریعے ہی ہندوستان نے تقریباً 20 کروڑ ٹن کاربن کے اخراج کو کامیابی سے روکا ہے۔ پی ایم مودی نے کہا کہ ہندوستان کی صاف توانائی کی توسیع صرف شمسی توانائی تک محدود نہیں ہے اور دیگر شعبوں میں ترقی کو نمایاں کیا ہے۔ "شمسی توانائی کے ساتھ ساتھ، ہندوستان نے صاف توانائی کے دیگر شعبوں میں بھی اہم سنگ میل حاصل کیے ہیں۔ گزشتہ 12 سالوں میں، ملک کی ہوا سے توانائی کی صلاحیت تین گنا بڑھ گئی ہے۔ ہائیڈرو انرجی کی صلاحیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے، اور ملک اب تیزی سے اپنی جوہری توانائی کی پیداوار کو آگے بڑھا رہا ہے۔ انہوں نے ٹکنالوجیوں کی ترقی کا بھی حوالہ دیا جس کا مقصد موجودہ توانائی کے وسائل بشمول کول گیسیفیکیشن کے صاف ستھرے استعمال کو ممکن بنانا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ ہندوستان ہائیڈروجن پر مبنی نقل و حرکت کو بھی آگے بڑھا رہا ہے، ملک کی پہلی ہائیڈروجن ٹرین کے آغاز کو نوٹ کرتے ہوئے، جسے انہوں نے صاف نقل و حرکت کے ایک نئے مرحلے کے طور پر بیان کیا۔ انہوں نے ملک میں الیکٹرک گاڑیوں کی ترقی پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ گزشتہ 12 سالوں میں ان کی تعداد میں تقریباً 950 گنا اضافہ ہوا ہے۔

ہندوستانی طلبہ کے لیے نیوزی لینڈ میں

تعلیم اور روزگار کے نئے مواقع: وزیر تجارت

ویلنگٹن: نیوزی لینڈ کے وزیر تجارت ٹوڈ مک کلی نے کہا ہے کہ ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کے تحت ہندوستانی طلبہ کے لیے تعلیم کے ساتھ کام کرنے اور تعلیم مکمل کرنے کے بعد روزگار کے مزید مواقع پیدا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کرنے والے ہندوستانی طلبہ نیوزی لینڈ میں طویل مدت تک کام کرسکیں گے۔ مک کلی نے یہ بھی کہا کہ انہیں امید ہے کہ تقریباً ایک سال کے اندر ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان براہ راست پروازیں شروع ہوسکتی ہیں۔ اے این آئی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں مک کلی نے کہا کہ اعلیٰ تعلیم کے لیے نیوزی لینڈ آنے والے ہندوستانی طلبہ کو تعلیم کے دوران کام کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اس کے علاوہ ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کے طلبہ کو تعلیم مکمل کرنے کے بعد بھی زیادہ عرصے تک کام کرنے کے مواقع ملیں گے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ ایف ٹی اے سے ہندوستانی طلبہ، پیشہ ور افراد اور ہنرمند کارکنوں کو کیا فائدہ ہوگا تو مک کلی نے کہا کہ نیوزی لینڈ ہندوستانی طلبہ کو وہاں تعلیم حاصل کرنے کے لیے مسلسل حوصلہ افزائی کرتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے طلبہ نیوزی لینڈ میں تعلیم اور تجربہ حاصل کرنے کے بعد یہ صلاحیتیں ہندوستان واپس لے جاسکتے ہیں، جہاں معیشت ترقی کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا، "ہندوستان سے بہت سے لوگ نیوزی لینڈ میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں اور ہم انہیں مستقبل میں بھی اس کے لیے حوصلہ افزائی کرتے رہیں گے۔ ہم نے ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کرنے کے خواہش مند طلبہ کے لیے کچھ ایسے انتظامات کیے ہیں جن کے تحت وہ نیوزی لینڈ آنے کے بعد زیادہ عرصے تک کام کرسکیں گے۔" مک کلی نے کہا کہ ہندوستانی طلبہ کو نیوزی لینڈ میں تعلیم کے دوران کام کرنے کا حق بھی حاصل ہوگا۔ ان کے بقول ایسے طلبہ کو اچھی تعلیم اور عملی تجربہ حاصل کرنے کے بعد ان مہارتوں کو ہندوستان لے جانے کا موقع ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان اسی طرح کا تعاون سب سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگا۔ ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے پر 27 اپریل 2026 کو دستخط ہوئے تھے۔ اس معاہدے میں خدمات اور افراد کی نقل و حرکت سے متعلق کئی سہولتیں شامل ہیں، جن میں ہندوستانی طلبہ اور پیشہ ور افراد کے لیے خصوصی مواقع بھی شامل ہیں۔ معاہدے کے تحت نیوزی لینڈ نے خدمات کے 118 شعبوں میں ہندوستان کو یقینی مارکیٹ رسائی دینے اور 139 شعبوں میں سب سے زیادہ ترجیح یافتہ ملک کا درجہ دینے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ معاہدے میں ہندوستانی طلبہ کی تعداد پر موجود عددی پابندیاں ختم کردی گئی ہیں اور تعلیم کے دوران ہر ہفتے کم از کم 20 گھنٹے کام کرنے کی ضمانت دی گئی ہے۔

بھارتی فرم کو کارنیا کیلئے انسولین کے آئی ڈراپس کیلئے پیٹنٹ مل گیا

ہندوستانی فارماسیوٹیکل کمپنی نے اپنے اہم انسولین آئی ڈراپس کیلئے پیٹنٹ دینے کا اعلان کیا ہے

نئی دہلی: ہندوستانی فارماسیوٹیکل کمپنی نے اپنے اہم انسولین آئی ڈراپس کے لیے پیٹنٹ دینے کا اعلان کیا ہے، جو کہ دیسی دوا سازی کی تحقیق اور امراض چشم میں اختراعات کو آگے بڑھانے کے لیے ایک اہم سنگ میل ہے۔ فی الحال ترقی کے قبل از طبی مرحلے میں، پیٹنٹ شدہ انسولین کے آنکھوں کے قطروں کی تحقیقات آنکھوں کی دیکھ بھال میں غیر پوری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک ممکنہ نئے علاج کے طریقہ کار کے طور پر کی جا رہی ہیں۔ چونکہ ہندوستان کی دواسازی کی صنعت تیزی سے اپنی توجہ کو جنرک سے آگے اصل تحقیق، دانشورانہ املاک کی تخلیق اور منشیات کی نئی ترقی کی طرف بڑھا رہی ہے، اس طرح کی پیشرفتیں مضبوط گھریلو تحقیقی صلاحیتوں کی تعمیر کی اہمیت کو واضح کرتی ہیں۔ پیٹنٹ شدہ ٹیکنالوجی مسلسل سائنسی تحقیق اور ترقی کا نتیجہ ہے جس کا مقصد امراض چشم میں نئے علاج کے راستے تلاش کرنا ہے۔ اس کی حفاظت، افادیت اور ممکنہ طبی ایپلی کیشنز کو قائم کرنے کے لیے مزید پری کلینیکل اور کلینیکل تحقیق کی ضرورت ہوگی۔ نکھل کے مسور کر کے مطابق، جو انٹوڈ فارماسیوٹیکلز کے سی ای او ہیں، نے کہا، یہ پیٹنٹ صرف ایک سائنسی کامیابی نہیں ہے، بلکہ اصل فارماسیوٹیکل اختراعات پیدا کرنے کی ہندوستان کی بڑھتی ہوئی صلاحیت کا بھی ثبوت ہے۔ ہماری آر اینڈ ڈی ٹیم نے علاج کے طریقہ کار کو تلاش کرنے کے لیے انتھک محنت کی ہے جو کہ ممکنہ طور پر نئے علاج کے لیے پرعزم ہے۔ ہندوستان، ہندوستان کے لیے، گلوبل ساؤتھ کے لیے اور بالآخر دنیا کے لیے تحقیق کی حدود۔ تحقیق یہ بھی بتاتی ہے کہ یہ قرنیہ اعصاب کی صحت کی حمایت کرسکتی ہے۔ اس کے اثرات بنیادی طور پر مقامی ہیں، بغیر نظاماتی خون میں گلوکوز کی سطح پر کوئی خاص اثر نہیں ڈالتے۔ ڈاکٹر پی وجیا لکشمی، ایسوسی ایٹ پروفیسر، کارنیا، موتیا بند اور اضطراری سرجری، سروجنی دیوی آئی ہاسپٹل، حیدرآباد، نے نوول آفتھلمک تھراپیز میں مسلسل تحقیق کی سائنسی اہمیت پر کہا، انسولین زیادہ تر لوگ ذیابیطس کے علاج کے لیے ایک ضروری علاج کے طور پر واقف ہیں، لیکن اس نے شوگر کا ایک اہم کردار بنا دیا ہے۔ آنکھوں کے قطرے کے ذریعے اس کی صلاحیت کو دریافت کرنا آنکھوں کی تحقیق کے لیے ایک جدید اور دلکش سمت ہے جو کہ ایک مکمل طور پر مختلف راستے سے سائنسی تفہیم کے لیے ممکنہ طور پر نئی راہیں کھول سکتی ہے، جبکہ اس کی حفاظت اور علاج کی قدر کو سخت تحقیق کے ذریعے قائم کرنے کی ضرورت ہوگی۔

صرف آٹھ ماہ میں ۱۰۰ سے زائد نئے عالمی مراکز

بھارت گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز کا بڑا مرکز بن گیا

نئی دہلی: بھارت نے 2026 کے پہلے آٹھ ماہ کے دوران 100 سے زائد نئے گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز (GCCs) کو اپنی جانب متوجہ کیا ہے، جو عالمی کمپنیوں کے لیے ٹیکنالوجی، تحقیق، مصنوعی ذہانت اور اعلیٰ مہارت پر مبنی کام کے اہم مرکز کے طور پر ملک کی بڑھتی ہوئی حیثیت کو ظاہر کرتا ہے۔ رواں سال کی پہلی ششماہی میں ہی 95 سے زیادہ نئے مراکز اور توسیعی منصوبے ریکارڈ کیے گئے تھے۔ گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز دراصل بڑی بین الاقوامی کمپنیوں کے وہ خصوصی مراکز ہیں جہاں ٹیکنالوجی، تحقیق و ترقی، ڈیٹا اینالیٹکس، انجینئرنگ، فنانس اور مصنوعی ذہانت جیسے اہم شعبوں میں کام کیا جاتا ہے۔ بھارت میں یہ مراکز اب روایتی بیک آفس ماڈل سے آگے بڑھ کر عالمی کمپنیوں کے لیے جدت اور اعلیٰ قدر والے کام کے مراکز بنتے جارہے ہیں۔ بھارت میں جی سی سی شعبہ پہلے ہی ایک بڑی صنعت بن چکا ہے۔ مالی سال 2026 کے اختتام تک ملک میں تقریباً 117,2 گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز موجود تھے، جن میں تقریباً 23.6 لاکھ افراد کام کر رہے تھے۔ اس شعبے کی مجموعی آمدنی تقریباً 98.4 ارب ڈالر تک پہنچ چکی تھی۔ مصنوعی ذہانت اس توسیع کا ایک اہم محرک بن رہی ہے۔ حالیہ برسوں میں قائم ہونے والے تقریباً نصف جی سی سی میں ابتدا ہی سے مصنوعی ذہانت کو بنیادی توجہ حاصل رہی ہے، جبکہ عالمی کمپنیاں بھارت میں موجود انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی صلاحیتوں کو تحقیق، مصنوعات کی تیاری اور جدید ڈیجیٹل نظاموں کے لیے استعمال کر رہی ہیں۔ بنگلورو، حیدرآباد، پونے اور قومی دارالحکومت خطہ اس توسیع کے اہم مراکز میں شامل ہیں، جبکہ نئی سرمایہ کاری دوسرے بھارتی شہروں تک بھی پھیل رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق جی سی سی کی مسلسل بڑھتی تعداد اس بات کا اشارہ ہے کہ بھارت عالمی کمپنیوں کے لیے صرف کم لاگت خدمات فراہم کرنے والا ملک نہیں رہا بلکہ ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت اور عالمی کاروباری جدت کے اہم مراکز میں تبدیل ہو رہا ہے۔

جیو ہوم کے صارفین کو ملے گا ایمزون پرائم لائٹ ایک سال مفت

ممبئی: جیو ہوم کے 30 اور 100 ایم بی پی ایس پلانس کے صارفین کو اب ایمیزون پرائم لائٹ کا ایک سال کیلئے مفت ملے گا۔ یہ فائدہ جیو ہو مکے تھری ان ون ٹی وی پلس او ٹی ٹی پلس وائی فائی پلانکے نئے اور موجودہ دونوں صارفین کو بغیر کسی اضافی قیمت کے پیش کیا جائے گا۔ یہ نئی پیشکش جیو کی 10 ویں سالگرہ کے موقع پر پیش کی جا رہی ہے۔ ایک سال کی ایمیزون پرائم لائٹ کی رکنیت صارفین کو پرائم ویڈیو پر فلمیں اور شو دیکھنے کی اجازت دے گی۔ مزید برآں، وہ ایمیزون پر اہل آرڈرز پر مفت اور تیز ترسیل سے بھی مستفید ہوں گے۔ یہ پیشکش مرحلہ وار 19 ستمبر سے شروع کی جائے گی اور اگلے دو ہفتوں میں ان پلانز کے تمام صارفین تک پہنچ جائے گی۔ ایمیزون پرائم لائٹ آفر بینر MyJio ایپ کے ہوم پیج پر ظاہر ہوگا۔ بس بینر پر ٹیپ کریں اور ایک سال کی مفت رکنیت چالو ہوجائے گی۔ 12 ماہ کی گنتی ایکٹیویشن کے دن سے شروع ہوگی۔ وہیں 888 روپے اور 1,199 اور 150 ایم بی پی ایس یا اس سے زیادہ کی رفتار والے صارفین کو 24 ماہ کا ایمیزون پرائم لائٹ فائدہ ملتا رہے گا جو وہ پہلے ہی حاصل کر رہے ہیں۔ یہ بدستور برقرار ہے۔

سرکاری اسکولوں میں ششماہی امتحان پُرسکون ماحول میں اختتام پذیر

حاجی پور: عادل شاہ پوری: سرکاری اسکولوں میں درجہ اول سے نہم تک کے طلبہ و طالبات کے لیے 15 ستمبر 2026 سے جاری ششماہی امتحان آج 19 ستمبر 2026 کو پُرسکون اور خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوگیا۔ امتحان میں بڑی تعداد میں طلبہ و طالبات نے شرکت کی اور مختلف مضامین کے امتحانات میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ امتحان کے اختتام کے بعد اب طلبہ و طالبات کی جوابی کاپیوں کی جانچ کا مرحلہ شروع ہوگا۔ موصولہ معلومات کے مطابق جوابی کاپیوں کی جانچ آنے والے دنوں میں متعلقہ سی آر سی سینٹر پر کی جائے گی، جہاں مختلف مضامین کے اساتذہ موجود رہ کر اپنی ذمہداریاں انجام دیں گے۔ جانچ کے بعد طلبہ کے حاصل کردہ نمبرات کو جماعت وار اور مضمون وار مرتب کرکے فہرست تیار کی جائے گی، جس کے بعد اسکولوں میں طلبہ و طالبات کو ان کے نتائج سے آگاہ کیا جائے گا۔ ششماہی امتحان کا مقصد صرف طلبہ کی تعلیمی کارکردگی کا جائزہ لینا ہی نہیں بلکہ ان کی کمزوریوں کی نشاندہی کرکے انہیں دور کرنے کے لیے مؤثر تعلیمی حکمت عملی تیار کرنا بھی ہے۔ امتحان کے نتائج کی بنیاد پر کمزور طلبہ و طالبات کی شناخت کی جائے گی اور ان کے لیے خصوصی تعلیمی تیاری اور اضافی رہنمائی کا اہتمام کیا جائے گا، تاکہ وہ آئندہ امتحانات میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرسکیں۔ ساتھ ہی ہائی اسکول شاہ پورخرد میں صفائی مہم پر ایک پروگرام کا بھی انعقاد کیا گیا اور اس کی اہمیت و افادیت بھی بتائی گئی۔

بھارت اور جنوبی افریقہ نے دفاعی تعاون کو گہرا کرنے کے لیے پہلی آرمی ٹو آرمی اسٹاف بات چیت کی

نئی دہلی: ہندوستان اور جنوبی افریقہ نے نئی دہلی میں آرمی ٹو آرمی اسٹاف کے درمیان اپنی افتتاحی بات چیت کا انعقاد کیا، جس میں تربیت کے تبادلے اور باہمی تعاون کے ساتھ صلاحیت سازی کے فریم ورک کے ذریعے دوطرفہ دفاعی شراکت داری کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ مصروفیت کی تفصیلات فراہم کرتے ہوئے، ہندوستانی فوج نے بتایا کہ سفر کے پروگرام کے دوران، دورہ کرنے والے جنوبی افریقہ کے وفد نے 505 آرمی بیس ورکشاپ کے دورے کے ساتھ ہندوستانی فوج کے مصنوعی ذہانت کے انفیوژن پروجیکٹس کا معائنہ کیا، جس میں فرسٹ ہینڈ تکنیکی جدید کاری اور مقامی دفاعی مینوفیکچرنگ کی صلاحیتوں کا مشاہدہ کیا۔ عملے کی یہ مصروفیات نئی دہلی میں 18 ویں برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر وزیراعظم نریندر مودی اور جنوبی افریقہ کے صدر سیرل رامافوسا کے درمیان ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کے بعد ہوئیں، جہاں دونوں رہنماؤں نے مشترکہ اہمیت کے بین الاقوامی معاملات کے ساتھ ساتھ باہمی تعلقات کا جائزہ لیا۔ دونوں معززین نے متعدد ڈومینز میں پیش رفت کا تجزیہ کیا، جس سے دونوں ممالک کو پابند کرنے والی جامع اسٹریٹجک شراکت داری کی تصدیق کی گئی۔ تاریخی تعلقات کو اجاگر کرتے ہوئے، وزارت خارجہ نے نوٹ کیا" انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان قریبی اور دیرینہ تعلقات مشترکہ تاریخی جدوجہد، مضبوط ثقافتی وابستگیوں، مضبوط اقتصادی تعلقات اور عوام کے درمیان گہرے روابط پر مبنی ہیں۔ مستقبل کے تعاون پر زور دیتے ہوئے، پی ایم مودی نے اس بات پر زور دیا کہ دونوں ممالک براعظمی ترقی کو آگے بڑھانے، گلوبل ساؤتھ کی ترجیحات کو آگے بڑھانے اور ایک زیادہ متوازن بین الاقوامی فن تعمیر کو فروغ دینے کے لیے قریبی تعاون کریں گے۔

بھارتی بحریہ کی آبدوز ریسکیو صلاحیت میں بڑا اضافہ، آئی این ایس نِپُن کی بھارتی بحریہ میں شمولیت

بھارتی بحریہ نے جدید آئی این ایس نِپُن کی شمولیت کے ساتھ اپنی آبدوزوں کو ہنگامی حالات میں بچانے کی صلاحیت میں نمایاں اضافہ کیا ہے

نئی دہلی: بھارتی بحریہ نے جدید آئی این ایس نپن کی شمولیت کے ساتھ اپنی آبدوزوں کو ہنگامی حالات میں بچانے کی صلاحیت میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ 31 اگست کو کمیشن ہونے والا نپن بھارت کا دوسرا خصوصی ڈائیونگ سپورٹ ویسل (DSV) ہے اور گہرے سمندر میں آبدوز ریسکیو آپریشنز کے لیے مدر شپ کے طور پر کام کر سکتا ہے۔ بھارتی بحریہ کے پاس دو ڈیپ سمرجنس ریسکیو وہیکلز موجود ہیں، جو 650 میٹر تک کی گہرائی میں جاسکتے ہیں اور ایک مرتبہ میں 14 افراد کو متاثرہ آبدوز سے نکالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کے سونار اور ریموٹلی آپریٹڈ وہیکلز ایک ہزار میٹر تک کی گہرائی میں آبدوز کا پتہ لگانے میں مدد دے سکتے ہیں۔ تقریباً 10 ہزار ٹن وزنی اور 118 میٹر سے زیادہ طویل آئی این ایس نپن 60 دن تک سمندر میں رہ سکتا ہے۔ جہاز میں جدید ڈائیونگ کمپلیکس، ڈائنامک پوزیشننگ سسٹم، 15 ٹن کی زیر آب کرین، ڈائیونگ بیل، ریموٹلی آپریٹڈ وہیکلز، سائڈ اسکین سونار، کمپریشن چیمبرز اور ہائپربیرک لائف بوٹ جیسی سہولیات موجود ہیں۔ اس سے قبل جولائی 2025 میں پہلا جدید ڈائیونگ سپورٹ ویسل آئی این ایس نستار بحریہ میں شامل کیا گیا تھا۔ نستار اور نپن کی دستیابی سے بھارت کے مشرقی اور مغربی ساحلوں پر آبدوز حادثات کی صورت میں تیز رفتار ریسکیو آپریشن کی صلاحیت مضبوط ہوئی ہے۔ یہ صلاحیت صرف بھارتی آبدوزوں تک محدود نہیں رہے گی۔ بھارت سنگاپور، جنوبی افریقہ، آسٹریلیا اور ویتنام کے ساتھ آبدوز سرچ اینڈ ریسکیو تعاون کے معاہدے کر چکا ہے، جبکہ بھارتی بحریہ بین الاقوامی آبدوز ریسکیو نظام ISMERLO کے ساتھ بھی تعاون کرتی ہے۔ بھارتی بحریہ کے سربراہ ایڈمرل کرشنا سوامی ناتھن کے مطابق نپن کی شمولیت کسی بھارتی یا شراکت دار ملک کی آبدوز کے حادثے کی صورت میں ردعمل کی صلاحیت کو نمایاں طور پر بڑھاتی ہے اور بھارت کو خطے میں آبدوز ریسکیو کے ایک اہم شراکت دار کے طور پر کردار ادا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ بھارتی بحریہ نے 31 اگست 2026 کو اپنے دوسرے دیسی ساختہ ڈائیونگ سپورٹ ویسل (DSV) آئی این ایس نپن کو باقاعدہ طور پر بحری بیڑے میں شامل کرلیا ہے۔ اس جہاز کی شمولیت سے بھارت کی گہرے سمندر میں آبدوزوں کے بچاؤ اور غوطہ خوری کی آپریشنل صلاحیتوں میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ یہ جہاز سیچوریشن ڈائیونگ، گہرے سمندر میں آپریشنز اور ریموٹلی آپریٹڈ وہیکلز (ROVs) چلانے کی جدید ترین سہولیات سے لیس ہے۔ اس سے قبل جولائی 2025 میں اس کلاس کا پہلا جہاز آئی این ایس نستار بحریہ میں شامل کیا گیا تھا۔ اب نستار اور نپن دونوں کی موجودگی سے بھارت کے مشرقی اور مغربی دونوں ساحلوں پر کسی بھی آبدوز حادثے کی صورت میں فوری ردعمل ممکن ہو سکے گا۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ایشین گیمز 2026 کا شاندار آغاز: منو بھاکر اور پون سہراوت نے تھاما ترنگا، افتتاحی تقریب میں نظر آئی ملک کی طاقت

ہندوستان اس بار گزشتہ ایشین گیمز میں اپنی ریکارڈ کارکردگی کو آگے بڑھانے کی کوشش کرے گا۔ ہانگزو میں

ہندوستان نے مجموعی طور پر 107 تمغے جیتے تھے، جن میں 28 گولڈ، 38 سلور اور 41 کانسے کے تمغے تھے۔ آیچی-ناگویا میں ایشین گیمز 2026 کا شاندار آغاز ہو گیا ہے۔ پالومہ میزوہو اسٹیڈیم میں منعقدہ شاندار افتتاحی تقریب میں پورے ایشیا کے کھلاڑی اور عہدیداران ایک پلیٹ فارم پر نظر آئے۔ اسی دوران ہندوستانی دستے نے بھی پورے جوش اور فخر کے ساتھ مارچ کیا۔ 2 اولمپک تمغے جیت چکیں ہندوستانی شوٹر منو بھاکر اور اسٹار کبڈی کھلاڑی پون سہراوت ہاتھوں میں ترنگا تھامے ہندوستانی دستے کی قیادت کرتے نظر آئے۔ ان کے پیچھے ہندوستانی کھلاڑیوں کا بڑا دستہ شان سے اسٹیڈیم میں پہنچا اور اس خاص لمحے کا گواہ بنا۔ ہندوستانی دستے کی انٹری افتتاحی تقریب کے سب سے خاص لمحات میں شامل رہی۔ منو بھاکر اور پون سہراوت ہاتھوں میں ترنگا لے کر سب سے آگے رہے۔ ان کے پیچھے ہندوستانی کھلاڑی اور عہدیدار پورے جوش وخروش کے ساتھ مارچ کرتے ہوئے اسٹیڈیم میں پہنچے۔ ترنگے کے ساتھ ہندوستانی دستے کی یہ تصویر ایشین گیمز کے پلیٹ فارم پر ملک کی موجودگی کو خاص بنانے والی رہی۔ منو بھاکر کے لیے یہ ایشین گیمز میں تیسری شرکت ہے، وہ پیرس اولمپک میں 2 تمغے جیت چکی ہیں۔ دوسری جانب پون سہراوت 2023 ہانگزو ایشین گیمز میں گولڈ میڈل جیتنے والی ہندوستانی کبڈی ٹیم کا حصہ رہے تھے۔ شروعات میں مردوں کے فلیگ بیئرر کے طور پر شاٹ پٹ اسٹار تجندر پال سنگھ تور کا نام تھا، لیکن تقریب کی کٹ سے متعلق تکنیکی مسئلے کی وجہ سے انہیں آخری وقت میں بدل دیا گیا۔ ان کی جگہ پون سہراوت نے ہندوستانی دستے کی قیادت کی۔ حالانکہ تجندر پال ایشین گیمز میں ہندوستان کے لیے تمغہ جیتنے کی امیدوں کا اہم حصہ ہیں۔ وہ پچھلی دفع کی طرح اس بار بھی شاٹ پٹ میں اپنی کارکردگی سے ہندوستان کے لیے گولڈ میڈل کی دعویداری پیش کریں گے۔ واضح رہے کہ افتتاحی تقریب کے دوران جاپان کے شہنشاہ ناروہیتو نے 20 ویں ایشین گیمز کے باضابطہ افتتاح کا اعلان کیا۔ اس کے ساتھ ہی آیچی-ناگویا ایشین گیمز کا باضابطہ آغاز ہو گیا اور اب پورے ایشیا سے پہنچے کھلاڑی تمغوں کے لیے میدان میں اتریں گے۔ شاندار افتتاحی تقریب میں 45 ممالک اور خطوں سے آئے کھلاڑی اور عہدیداران موجود

'میں ابھی ٹھیک نہیں ہوں'، چوٹ کے باعث ایشین گیمز 2026 سے

باہر ہونے پر نیرج چوپڑا نے 'لنکڈ ان' پر لکھا جذباتی پوسٹ

نیرج چوپڑا نے 'لنکڈ ان' پر لکھا کہ 'میں اس بار ایشین گیمز 2026 میں حصہ نہیں لے پاؤں گا لیکن میں آپ سب کی حمایت کروں گا۔ میرے پاس بہت پیاری یادیں ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی ایسی ہی انمول یادیں بنائیں گے۔' ہندوستان کے اسٹار جویلن تھرو ور نیرج چوپڑا ایشین گیمز 2026 میں نہیں کھیل رہے ہیں۔ دراصل وہ ٹریننگ کے دوران زخمی ہو گئے تھے، کافی غور وخوض کے بعد انہوں نے ٹورنامنٹ میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب جبکہ مقابلوں کا آغاز ہو گیا تو تو نیرج چوپڑا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'لنکڈ ان' پر لکھا کہ یہ وقت ان کے لیے کتنا مشکل ہے۔ واضح رہے کہ انہوں نے 2018 (جکارتہ) اور 2023 (ہانگزو) ایشین گیمز میں گولڈ میڈل جیتے تھے، اس بار بھی وہ مضبوط دعویدار تھے لیکن چوٹ نے ان کی راہ میں رکاوٹ ڈال دی۔ نیرج چوپڑا 'لنکڈ ان' پر لکھتے ہیں کہ ''2018 ایشین گیمز (جکارتہ) میں 20 سال کی عمر میں ہندوستان کا پرچم لے کر چلنے والا کھلاڑی بن گیا تھا۔ جب میں پوڈیم کے سب سے اونچے مقام پر کھڑا ہوا، جو 1982 کے بعد سے جویلن تھرو میں ہندوستان کا پہلا گولڈ میڈل تھا تو مجھے احساس ہوا کہ پرچم اٹھانا اور ایک ارب لوگوں کی امیدوں کا بوجھ اٹھانا کیسا لگتا ہے۔ 5 سال بعد اس خطاب کا دفاع کرنے کے لیے واپس جانا میرے لیے بڑی اہمیت کا حامل تھا۔'' نیرج چوپڑا مزید لکھتے ہیں کہ ''ایشین گیمز نے مجھے سب سے بہترین لمحات دیے ہیں۔ اس بار ہندوستان کی نمائندگی نہ کر پانا مشکل ہے۔ میں ٹخنے کی کے لگامنٹ کی چوٹ سے دوچار ہوں۔ کافی سوچنے کے بعد مجھے تسلیم کرنا پڑا کہ میں مقابلے میں حصہ نہیں لے پاؤں گا۔ ملک کی امیدوں کو لے کر مقابلے میں جانا اعزاز کی بات ہے لیکن اس موقع کو گنوانا افسوسناک ہے۔ آپ کا اس پر کنٹرول نہیں ہوتا جو آپ کے ساتھ ہوتا ہے۔ آپ اب اس پر کیسے ردعمل کا اظہار کرنا ہے؟ اسے کنٹرول کر سکتے ہو۔ اس ردعمل کا ایک بڑا حصہ میرے آس پاس کے لوگ ہیں۔'' 'لنکڈ ان' پر نیرج چوپڑا نے یہ بھی لکھا کہ ''پریکٹس، سفر اور ٹورنامنٹ میں گھر سے دور بہت وقت گزارتا ہوں۔ ان سالوں میں میں نے محسوس کیا ہے کہ ایسے لوگوں کا آس پاس ہونا ضروری ہے جو آپ کو مثبت اور زمین سے جڑا ہوا رکھیں۔ مشکل وقت میں ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں ہوتی ہے جو آپ کو مشورے دیں یا چوٹ کیسے لگی؟ کب تک باہر رہوگے؟ یہ پوچھے۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ''کبھی کبھی آپ کو ایسے دوست کی ضرورت ہوتی ہے جو آپ سے کچھ اور بات کرے۔ میرے کچھ دوست ہیں جو جانتے ہیں کہ میں ابھی ٹھیک نہیں ہوں لیکن وہ فون پر میری چوٹ کے بارے میں نہیں پوچھتے۔ ہم بس دوسری باتیں کرتے ہیں اور ہنستے ہیں۔ اس سے مجھے یاد آتا ہے کہ زندگی میں اگلے مقابلے سے بھی بڑھ کر بہت کچھ ہے۔ اس سے جو مجھے مدد ملتی ہے، شاید انہیں اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہوگا۔'' نیرج چوپڑا نے پوسٹ کے آخر میں لکھا کہ ''میں اس بار ایشین گیمز 2026 میں حصہ نہیں لے پاؤں گا لیکن میں آپ سب کی حمایت کروں گا۔ میرے پاس بہت پیاری یادیں ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی ایسی ہی انمول یادیں بنائیں گے۔'' نیرج چوپڑا کو ٹریننگ کے دوران ٹخنے میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑا، جس کی وجہ سے وہ جاپان کے شہر ناگویا میں ہونے والے ایشین گیمز 2026 میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ اس انجری کی وجہ سے وہ برسلز میں ڈائمنڈ لیگ فائنلز اور بڈاپسٹ میں ہونے والی پہلی ورلڈ ایتھلیٹکس الٹی میٹ چیمپئن شپ سے بھی محروم ہو گئے ہیں۔ نیرج چوپڑا نے اپنی اس چوٹ، مایوسی اور سیزن کے اچانک اختتام کے بارے میں جذباتی پوسٹ لنکڈ ان پر نہیں، بلکہ اپنے آفیشل ایکس (ٹویٹر) اکاؤنٹ پر شیئر کی تھی۔ انہوں نے اپنے پیغام میں مداحوں کو اپنی صحت کی صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے مستقبل میں مضبوط واپسی کا عزم ظاہر کیا ہے۔

جواہر نوودیہ ودیالیہ وِیشالی میں خصوصی کھیلوں کی ورکشاپ کا انعقاد

بین الاقوامی کوچ رمیشوری شرما نے کھلاڑیوں کو زندگی اور کھیل میں کامیابی کے گُر سکھائے

حاجی پور بھگوان پور: پی ایم شری جواہر نوودیہ ودیالیہ، ویشالی میں باسکٹ بال کی خصوصی کھیلوں کی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ ورکشاپ میں بین الاقوامی اور قومی سطح کی کھلاڑیوں سے مزین مرکزی صنعتی حفاظتی فورس (CISF) کی خواتین باسکٹ بال ٹیم اور کوچ نے طالبات کو باسکٹ بال کے کھیل کی باریکیوں سے روشناس کرایا اور عملی تربیت فراہم کی۔ سی آئی ایس ایف کی بین الاقوامی کوچ رمیشوری شرما کی بہترین قیادت میں ٹیم کی اراکین ریتی ایم۔ کے۔ شکتی وائی۔ کے۔ (کرناٹک)، شری لکشمی سی، ارچنا ایس۔ (کیرالا)، مسکان، ودھی (ہریانہ)، سونیتا باگری، بھومیکا ورما (راجستھان)، کرشن پریت (پنجاب)، ساکشی دوبے (اتر پردیش)، گرلین اور جسلین (ہماچل پردیش) نے طالبات کو کھیل کی مختلف تکنیکوں اور ٹیم کی حکمت عملی کی عملی تربیت دی۔ این آئی ایس کوالیفائیڈ بین الاقوامی کوچ اور انسپکٹر رمیشوری شرما نے طالبات کو بہترین کھیلوں کی تربیت دینے کے بعد خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کھلاڑیوں کو کھیل میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے بہترین سروس، ریسیونگ، اسپائک، بلاکنگ، کورٹ میں پوزیشننگ، ٹیم کمیونیکیشن، متوازن غذا، وارم اَپ اور ذہنی مضبوطی پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ واضح رہے کہ بہار حکومت کی کھیلوں کی وزیر محترمہ شریسی سنگھ نے پٹنہ کے اسٹرینڈ روڈ واقع اپنی رہائش گاہ پر باسکٹ بال کی انہی باصلاحیت کھلاڑیوں سے ملاقات کی تھی اور ان بیٹیوں کی محنت، صلاحیت اور لگن کو قابلِ ترغیب قرار دیا تھا۔ اس موقع پر پٹنہ سینٹرل رینج کے آئی جی جیتیندر رانا بھی موجود تھے۔ ان ستاروں سے ملیں طالبات سی آئی ایس ایف ٹیم کی

اسٹار کھلاڑیوں نے طالبات کے ساتھ اپنے تجربات شیئر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح انہوں نے ایک چھوٹے سے گاؤں سے نکل کر سی آئی ایس ایف کی جرسی پہننے تک کا سفر طے کیا۔ انہوں نے کہا کہ زندگی کا کھیل بھی کافی حد تک باسکٹ بال کی طرح ہے۔ آپ کو اپنی مشکلات کا سامنا کرنا ہوتا ہے، اپنے خوف کو بلاک کرنا پڑتا ہے اور جب موقع ملے تو اپنا پوائنٹ اسکور کرنا ہوتا ہے۔ اس موقع پر اسکول کی نائب پرنسپل نیلیما ورما نے کہا کہ اسکول کھیلوں کی صلاحیتوں کو آگے بڑھانے کے لیے اس طرح کے ایکسپوژر پروگرام مسلسل منعقد کرتا رہے گا۔ اسکول کے کھیلوں کے کوچ شرد کمار نے کہا کہ ہماری کئی کھلاڑی ریاستی اور قومی سطح پر کھیل چکی ہیں، اب ہمارا ہدف بین الاقوامی سطح پر پہنچنا ہے۔ سی آئی ایس ایف ٹیم کی آمد ان طالبات کے لیے حوصلہ افزائی کا باعث ثابت ہوگی۔ پی جی ٹی ڈاکٹر چندر ماتھو نے سی آئی ایس ایف ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے پروگراموں کے ذریعے دیہی علاقوں کی باصلاحیت کھلاڑیوں کو قومی سطح کے کھلاڑیوں سے سیکھنے کا موقع ملا ہے۔ مشہور یوگ گرو ڈاکٹر مہندر پریہ درشی نے کہا کہ صحت مند جسم میں ہی صحت مند ذہن کا قیام ہوتا ہے اور کھلاڑیوں نے صحت مند جسم و ذہن کے ساتھ کھیل کر ویشالی کا نام روشن کیا ہے۔ طالبات نے جوش وخروش کے ساتھ لیا حصہ باسکٹ بال کھیلوں کی تربیتی ورکشاپ میں جے این وی ویشالی کی طالبات کومل راج، دیویا، انشو، ساکشی، آکانکشا، ریتیکا، انجلی، ادیتی، دیکشا، آرتی، سرشٹی، انکیتا اور کیرتی سمیت کئی ابھرتی ہوئی کھلاڑیوں نے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا اور کھیل سے متعلق کئی اہم نکات اور مفید تربیتی مشورے سیکھے۔

مجھے جسپال رانا سر کی بہت یاد آئی

ایشین گیمز 2026 کی افتتاحی تقریب کے بعد جذباتی ہوئیں منو بھاکر

ڈبل اولمپک میڈلسٹ منو بھاکر نے کہا، بھارتی دستے کی قیادت کرتے ہوئے ترنگا تھامنا جذباتی لمحہ تھا، مرحوم کوچ جسپال رانا کی یاد تازہ ہوگئی۔ ڈبل اولمپک میڈلسٹ منو بھاکر نے ایشین گیمز 2026 کی افتتاحی تقریب میں بھارتی دستے کی قیادت کرتے ہوئے ترنگا تھامنے کے تجربے کو جذباتی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس خاص موقع پر انہیں اپنے مرحوم کوچ اور مینٹور جسپال رانا کی بہت یاد آئی۔ ہفتہ کو ناگویا کے میزوہو پارک ایتھلیٹک اسٹیڈیم میں افتتاحی تقریب کے بعد اپنی پہلی ردعمل میں منو بھاکر نے کہا، ''یہ ایک جذباتی لمحہ تھا۔ مجھے جسپال رانا سر کی بہت یاد آئی۔'' ایشین گیمز کے باضابطہ آغاز کے موقع پر منو بھاکر نے کبڈی کھلاڑی پون سہراوت کے ساتھ بھارتی دستے کی قیادت کی۔ دونوں نے کھلاڑیوں کی پریڈ کے دوران بھارت کا ترنگا تھاما، جو بھارتی دستے کے لیے ایک یادگار لمحہ رہا۔ منو بھاکر کے لیے یہ موقع جسپال رانا کی یادوں کو تازہ کرنے والا بھی تھا۔ رانا نے ان کے کیریئر میں اہم کردار ادا کیا تھا اور ٹوکیو 2020 اولمپکس کی مایوسی کے بعد انہیں اپنی فارم اور اعتماد واپس حاصل کرنے میں مدد دی تھی۔ منو بھاکر کے کوچ جسپال رانا کا 11 جون 2026 کو 49 سال کی عمر میں اسٹنٹ کے بعد پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کے باعث انتقال ہو گیا تھا۔ رانا منو بھاکر کے لیے صرف کوچ یا مینٹور نہیں تھے بلکہ وہ ان کے لیڈر اور دوست بھی تھے۔ ان کی رہنمائی میں منو نے اعلیٰ سطح کے مقابلوں میں دوبارہ اپنی جگہ بنائی۔ رانا کی نگرانی میں منو بھاکر نے ٹوکیو اولمپکس کے بعد اپنا اعتماد بحال کیا اور 2024 کے پیرس اولمپکس میں تاریخ رقم کرتے ہوئے 2 کانسی کے تمغے جیتے۔ رانا کے انتقال کے بعد منو نے سوشل میڈیا پر اپنے غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے ایسا نقصان قرار دیا تھا جس کی تلافی ممکن نہیں۔ ایشین گیمز کی افتتاحی تقریب منو بھاکر کے لیے اس لیے بھی خاص تھی کیونکہ وہ اس براعظمی کھیلوں کے مقابلے کے اپنے تیسرے ایڈیشن میں حصہ لے رہی ہیں۔

انہوں نے پہلی مرتبہ 2018 میں جکارتہ اور پالم بنگ میں ہونے والے ایشین گیمز میں بھارت کی نمائندگی کی تھی۔ اس وقت منو کی عمر صرف 16 سال تھی۔ اس کے بعد انہوں نے 2022 کے ہانگزو ایشین گیمز میں بھی حصہ لیا، جہاں وہ بھارت کی طلائی تمغہ جیتنے والی خواتین کی 25 میٹر پسٹل ٹیم کا حصہ تھیں۔ ٹریننگ کیمپ کے لیے دہرادون میں قیام کے دوران منو بھاکر جسپال رانا کے گھر اور ان کی اکیڈمی بھی گئی تھیں اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا تھا۔ ناگویا کے میزوہو پارک ایتھلیٹک اسٹیڈیم میں شاندار افتتاحی تقریب کے ساتھ 20 ویں ایشین گیمز کا باضابطہ آغاز ہو گیا۔ جاپان کے شہنشاہ ناروہیتو نے اس براعظمی کھیلوں کے مقابلے کا باضابطہ افتتاح کیا۔ ابتدائی طور پر منو بھاکر کو بھارت کی خاتون پرچم بردار اور شاٹ پٹ کھلاڑی تیجندر پال سنگھ تور کو مرد پرچم بردار منتخب کیا گیا تھا۔

گیارہواں وائٹ سوان آرٹ فیسٹیول:

کتھک رقاصہ سنیہا مکھرجی نے مسحورکن پیشکش سے باندھا سماں

نئی دہلی: سنیہا مکھرجی نے کلیان ٹھاٹ میں رام استوتی اور راگ کلاوتی میں ترانہ پیش کیا، نوجوانوں کو ثقافتی جڑوں سے جڑے رہنے اور شہری ذمہ داریوں کا پیغام دیا۔ نئی دہلی میں منعقدہ 11 ویں وائٹ سوان ریسپانسبل آرٹ فیسٹیول کے پہلے روز معروف کتھک رقاصہ اور پشکلہ سنگیت مرکز کی بانی و ڈائریکٹر سنیہا مکھرجی نے اپنی شاندار کتھک پیشکش سے ناظرین کو مسحور کر دیا۔ انہوں نے کلیان ٹھاٹ میں رام استوتی کے ساتھ اپنی پیشکش کا آغاز کیا، جس کے بعد راگ کلاوتی میں پنڈت برجو بھاری مہاراج کی تخلیق کردہ ترانے کی خوبصورت پیشکش کی۔ سنیہا مکھرجی کتھک کے کالکا بندادین لکھنؤ گھرانے سے وابستہ ہیں اور انہوں نے گرو پنڈت رام بابو بھٹ کی رہنمائی میں کتھک کی تعلیم حاصل کی ہے۔ وہ تربیت یافتہ کتھک رقاصہ اور گلوکارہ ہونے کے ساتھ ساتھ فنونِ لطیفہ کی استاد، کوریوگرافر اور موسیقی کی سادھک کے طور پر بھی سرگرم ہیں۔ پشکلہ سنگیت مرکز کے ذریعے وہ ایک دہائی سے زائد عرصے سے فنون اور ثقافت کی تعلیم اور نئی صلاحیتوں کی تربیت کے لیے کام کر رہی ہیں۔ سنیہا مکھرجی نے اپنی پیشکش کا آغاز کلیان ٹھاٹ میں رام استوتی سے کیا۔ اس کے بعد خالص کتھک کی پیشکش میں راگ کلاوتی کا ترانہ پیش کیا گیا۔ ان کی پیشکش میں کتھک کی روایتی لے کاری، باریک جذباتی اظہار، رقص کی خوبصورتی اور کلاسیکی روایت کا خوبصورت امتزاج دیکھنے کو ملا۔ رام استوتی کے روحانی جذبات سے شروع ہونے والی پیشکش سے لے کر ترانے کی پیچیدہ لے کاری تک سنیہا مکھرجی نے کتھک کی روایتی جمالیاتی روایت کو مؤثر انداز میں اسٹیج پر پیش کیا۔ ان کی رقص پیشکش نے ہندوستانی کلاسیکی رقص کی مالا مال روایت اور اس کے روحانی پس منظر کو اجاگر کیا اور نوجوان نسل کو اپنی ثقافتی جڑوں سے جڑے رہنے کا پیغام دیا۔ پیشکش کے بعد طلبہ اور نوجوان ناظرین سے خطاب کرتے ہوئے سنیہا مکھرجی نے کہا کہ موسیقی محض تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ دل اور روح سے جڑنے اور جذبات کے اظہار کا ایک طاقتور وسیلہ ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے ہندوستانی موسیقی اور فنون کی مالا مال روایت کو سمجھنے، اپنی ثقافتی جڑوں سے جڑے رہنے اور اس ورثے کو آنے والی نسلوں تک پہنچانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ موسیقی کا اظہار چاہے جدید موسیقی، ہپ ہاپ یا کسی اور انداز میں ہو، اس کی بنیاد سات سروں پر ہی قائم ہے۔ اس لیے جدیدیت کو اپناتے ہوئے بھی اپنی ثقافت، موسیقی کی روایت اور فنکارانہ ورثے کو سمجھنا اور اس کا تحفظ کرنا ضروری ہے۔

بالی ووڈ کے مشہور جوڑے کے گھر ایک بار پھر ننھی پری کی آمد، دیپیکا نے کی خوشخبری

دیپیکا پڈوکون نے اپنے آفیشل انسٹاگرام اکاؤنٹ پر مداحوں کے ساتھ یہ خوشخبری شیئر کی۔ انہوں نے ایک خوبصورت پوسٹ شیئر کی

دیپیکا پڈوکون نے اپنے آفیشل انسٹاگرام اکاؤنٹ پر مداحوں کے ساتھ یہ خوشخبری شیئر کی۔ انہوں نے ایک خوبصورت پوسٹ شیئر کی، جس میں بچے کے ننھے قدموں کے نشانات بنے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ انہوں نے لکھا، ''ویلکم بیبی گرل'' کیپشن میں دیپیکا نے بری نظر سے بچانے والا 'ایول آئی' ایموجی بھی لگایا۔ بالی ووڈ کے مشہور جوڑے رنویر سنگھ اور دیپیکا پڈوکون کے گھر ایک بار پھر خوشیوں نے دستک دی ہے۔ دیپیکا نے ہفتہ کو اپنے دوسرے بچے کو جنم دیا، جس کے بعد یہ جوڑا دوسری بار بیٹی کے والدین بن گیا ہے۔ گھر میں ننھی پری کی آمد سے رنویر اور دیپیکا کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ دیپیکا پڈوکون نے اپنے آفیشل انسٹاگرام اکاؤنٹ پر مداحوں کے ساتھ یہ خوشخبری شیئر کی۔ انہوں نے ایک خوبصورت پوسٹ شیئر کی، جس میں بچے کے ننھے قدموں کے نشانات بنے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ انہوں نے لکھا، ''ویلکم بیبی گرل'' کیپشن میں دیپیکا نے بری نظر سے بچانے والا 'ایول آئی' ایموجی بھی لگایا۔ دیپیکا کی پوسٹ سامنے آتے ہی بالی ووڈ شخصیات اور مداحوں نے کمنٹ سیکشن میں مبارکبادوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اداکارہ کریتی سینن نے جوڑے کو مبارکباد دیتے ہوئے لکھا کہ دعا کو ایک چھوٹی بہن مل گئی ہے، اس سے بڑا آشیرواد اور کیا ہو سکتا ہے۔ مشہور گلوکارہ شریا گھوشال اور اداکارہ کریتی کھربندہ نے بھی دل والے ایموجیز کے ساتھ جوڑے کو مبارکباد دی۔ فیشن ڈیزائنر مسابا گپتا نے محبت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا، ''دو بیٹیاں، اور زندگی میں کیا چاہیے!'' اس کے علاوہ فلم انڈسٹری کی کئی دیگر شخصیات نے بھی نئے مہمان کا خیر مقدم کیا۔ اسی ماہ کے آغاز میں رنویر اور دیپیکا نے اپنی پہلی بیٹی دعا کے ساتھ کچھ خوبصورت بلیک اینڈ وائٹ خاندانی تصاویر شیئر کی تھیں۔ ان تصاویر کے ساتھ انہوں نے کیپشن میں لکھا تھا، ''تبھی دعا اور ہمارے دل بڑے ہو رہے ہیں۔'' رنویر اور دیپیکا نے رواں سال اپریل میں دوسری بار والدین بننے کا اعلان کیا تھا۔ دونوں نے ایک مشترکہ پوسٹ کے ذریعے یہ خوشخبری دی تھی، جس میں دعا کے ہاتھ میں ایک پریگنینسی ٹیسٹ کٹ دکھائی گئی تھی اور اس پر مثبت نتیجہ درج تھا۔ رنویر سنگھ اور دیپیکا پڈوکون کی محبت کی کہانی بھی کسی فلمی داستان سے کم نہیں۔ دونوں نے نومبر 2018 میں اٹلی کے خوبصورت لیک کومو میں خاندان اور قریبی دوستوں کی موجودگی میں شادی کی تھی۔ اس کے بعد 8 ستمبر 2024 کو دونوں پہلی بار والدین بنے اور ان کے گھر بیٹی 'دعا' کی پیدائش ہوئی۔ اب دوسری بیٹی کی آمد کے ساتھ ان کا خاندان مزید بڑا ہو گیا ہے۔

پروٹین پاؤڈر میں کیڑا ملنے کا بپاشا باسو کا دعویٰ، تکارام منڈھے سے مدد کی اپیل

بالی ووڈ اداکارہ بپاشا باسو نے پروٹین پاؤڈر کے معیار اور فوڈ سیفٹی پر سنگین تشویش کا اظہار کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ انہیں ایک نئے کھولے گئے جار میں چھوٹے چھوٹے کیڑے نظر آئے۔

بالی ووڈ اداکارہ بپاشا باسو نے پروٹین پاؤڈر کے معیار اور فوڈ سیفٹی پر سنگین تشویش کا اظہار کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ انہیں ایک نئے کھولے گئے جار میں چھوٹے چھوٹے کیڑے نظر آئے۔ اداکارہ نے اس واقعے کی ویڈیو اپنے انسٹاگرام اسٹوریز پر شیئر کی اور معاملے میں مداخلت کے لیے مہاراشٹر کے فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) کمشنر تکارام منڈھے کو ٹیگ کیا۔ بالی ووڈ اداکارہ بپاشا باسو نے پروٹین پاؤڈر کے معیار اور فوڈ سیفٹی پر سنگین تشویش کا اظہار کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ انہیں ایک نئے کھولے گئے جار میں چھوٹے چھوٹے کیڑے نظر آئے۔ اداکارہ نے اس واقعے کی ویڈیو اپنے انسٹاگرام اسٹوریز پر شیئر کی اور معاملے میں مداخلت کے لیے مہاراشٹر کے فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) کمشنر تکارام منڈھے کو ٹیگ کیا۔ رپورٹس کے مطابق بپاشا نے جس پروڈکٹ کی ویڈیو شیئر کی، وہ آئسو پیور پروٹین تھا۔ ویڈیو میں انہوں نے پروٹین پاؤڈر کے اندر موجود ایک انتہائی چھوٹے کیڑے کو انگلی پر دکھاتے ہوئے کہا کہ نیا جار کھولنے کے بعد انہیں اس میں کئی چھوٹے کیڑے نظر آئے۔ تاہم اس دعوے کی آزادانہ طور پر تصدیق ابھی نہیں ہوئی ہے اور متعلقہ پروڈکٹ یا حکام کی جانب سے حتمی رپورٹ سامنے نہیں آئی۔ بپاشا نے اپنی انسٹاگرام اسٹوری میں تکارام منڈھے کو ٹیگ کرتے ہوئے لکھا کہ ''آپ ہی ہماری واحد امید ہیں'' تاکہ صارفین کو خریدی جانے والی اشیا میں خراب یا ملاوٹ شدہ مصنوعات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ان کی اس پوسٹ نے سوشل میڈیا پر فوڈ سیفٹی، خاص طور پر ہیلتھ اور نیوٹریشن مصنوعات کے معیار پر بحث کو دوبارہ تیز کر دیا ہے۔ مہاراشٹر ایف ڈی اے کمشنر منڈھے حالیہ دنوں میں کھانے پینے کی اشیا میں مبینہ ملاوٹ اور معیار کی خلاف ورزیوں کے خلاف کارروائیوں کی وجہ سے خبروں میں ہیں۔ ان کی نگرانی میں ریاست کے مختلف ہوٹلوں، ریسٹورنٹس اور دیگر فوڈ بزنسز کا معائنہ کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے بپاشا سمیت بعض دیگر مشہور شخصیات نے بھی صارفین کے مسائل ان تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ بپاشا باسو سے قبل اداکارہ شویتا تیواری نے بھی ایک آن لائن گروسری آرڈر میں مبینہ طور پر کاکروچ ملنے کی شکایت سوشل میڈیا پر شیئر کی تھی اور تاجر کم مونڈھے سے کارروائی کی اپیل کی تھی۔ اداکارہ پریتی زنٹا اور ٹوئنکل کھنہ سمیت کچھ دیگر شخصیات نے بھی مونڈھے کی فوڈ سیفٹی مہم اور کارروائیوں پر اپنی حمایت کا اظہار کیا ہے۔ پروٹین پاؤڈر اور دیگر ہیلتھ سپلیمنٹس کا استعمال صحت اور فٹنس کے لیے تیزی سے بڑھ رہا ہے، ایسے میں کسی پروڈکٹ میں مبینہ آلودگی یا کیڑے ملنے کا دعویٰ صارفین کے لیے تشویش کا باعث بن سکتا ہے۔ بپاشا کی شکایت نے ایک بار پھر اس بات پر توجہ مرکوز کر دی ہے کہ غذائی اور نیوٹریشن مصنوعات کے معیار، پیکنگ، اسٹوریج اور سپلائی چین کی مؤثر نگرانی کتنی ضروری ہے۔ فی الحال یہ واضح نہیں ہے کہ بپاشا کے دعوے کے بعد متعلقہ حکام یا کمپنی کی جانب سے کیا کارروائی کی جاتی ہے۔ تاہم اداکارہ کی شکایت نے فوڈ سیفٹی اور صارفین کو فراہم کی جانے والی نیوٹریشن مصنوعات کے معیار کے حوالے سے ایک اہم بحث ضرور چھیڑ دی ہے۔

جینیفر لارنس کی انسٹاگرام پر دھماکے دار انٹری

بالی ووڈ کی معروف اور آسکر ایوارڈ یافتہ اداکارہ جینیفر لارنس نے بالآخر سوشل میڈیا پلیٹ فارم انسٹاگرام پر اپنا باضابطہ اکاؤنٹ بنا لیا ہے۔ اداکارہ نے کئی برس تک عوامی سوشل میڈیا اکاؤنٹ سے دور رہنے کے بعد ۹/ ستمبر ۲۰۲۶ء کو انسٹاگرام پر قدم رکھا، جہاں انہوں نے jlaw کے نام سے اپنا ویریفائیڈ اکاؤنٹ لانچ کیا۔ بالی ووڈ کی معروف اور آسکر ایوارڈ یافتہ اداکارہ جینیفر لارنس نے بالآخر سوشل میڈیا پلیٹ فارم انسٹاگرام پر اپنا باضابطہ اکاؤنٹ بنا لیا ہے۔ اداکارہ نے کئی برس تک عوامی سوشل میڈیا اکاؤنٹ سے دور رہنے کے بعد ۹/ستمبر ۲۰۲۶ء کو انسٹاگرام پر قدم رکھا، جہاں انہوں نے jlaw کے نام سے اپنا ویریفائیڈ اکاؤنٹ لانچ کیا۔ جینیفر لارنس نے اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ کی بائیو میں انتہائی دلچسپ انداز میں یہ بھی واضح کیا کہ انہوں نے اپنا مکمل نام jenniferlawrence بطور یوزرنیم کیوں استعمال نہیں کیا۔ اداکارہ نے بائیو میں لکھا ''jenniferlawrence was taken'' یعنی یہ نام پہلے ہی کسی اور نے لے رکھا تھا۔ اسی وجہ سے انہیں مختصر اور سادہ یوزرنیم jlaw اختیار کرنا پڑا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ انسٹاگرام پر آمد کے باوجود جینیفر لارنس نے ابھی تک اپنے گرڈ پر کوئی باقاعدہ تصویر یا ویڈیو شیئر نہیں کی ہے، لیکن ان کے اکاؤنٹ نے بہت کم وقت میں لاکھوں لوگوں کی توجہ حاصل کر لی۔ تازہ رپورٹس کے مطابق ان کے فالوورز کی تعداد چند ہی گھنٹوں میں ۳/لاکھ ۸۰/ہزار سے تجاوز کر گئی تھی اور مسلسل بڑھ رہی تھی۔ جینیفر لارنس گزشتہ ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے عوامی سوشل میڈیا سے دور رہی ہیں۔ ماضی میں وہ ٹیکنالوجی اور فون کے زیادہ استعمال سے اپنی عدم دلچسپی کا اظہار بھی کر چکی ہیں۔ ۲۰۱۴ء میں ایک انٹرویو کے دوران انہوں نے خود کو فون اور ٹیکنالوجی کے معاملے میں زیادہ ماہر نہ ہونے کا اعتراف کیا تھا۔ اب انسٹاگرام پر ان کی آمد کو مداحوں کے لیے خاصا بڑا سرپرائز قرار دیا جا رہا ہے۔ ان کے فالو کیے جانے والے اکاؤنٹس کی فہرست میں لیونارڈو ڈی کیپریو، مارٹن اسکورسیزی، جوش ہچرسن، ڈکوٹا جانسن، سوکی واٹر ہاؤس، ڈینئیل کلویا، کیکے پامر، ایمی پوہلر، ایمی شمر اور کارڈیشین-جینر خاندان کے متعدد افراد شامل ہیں۔ جینیفر لارنس اس وقت بھی اپنے فلمی کریئر کے حوالے سے خبروں میں ہیں۔ ''دی ہنگر گیمز'' کی اسٹار کے طور پر دنیا بھر میں شہرت حاصل کرنے والی اداکارہ کی انسٹاگرام پر اچانک آمد نے مداحوں میں تجسس بڑھا دیا ہے کہ وہ مستقبل میں اس پلیٹ فارم کو اپنی آنے والی فلموں اور ذاتی جھلکیوں کے لیے کس انداز میں استعمال کریں گی۔ ان کی پہلی پوسٹ کا مداحوں کو بے صبری سے انتظار ہے۔